يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور فروعِ کافی

(فروعِ کافی، قرآن کی بارگاہ میں)

تحقیق و تدوین

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

ابتدائیہ

فروع کافی کا مطالعہ تکمیل کو پہنچا۔ میں نے اس کتاب کو بہت معلوماتی پایا۔ اس میں بہت سی باتیں ہیں جن سے میرا کامل اتفاق ہے اور بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جن میں میرا موقف مختلف ہے، دوران مطالعہ میں ان دونوں قسم کی باتوں کے نوٹس لکھتا رہا اور آج جب میں یہ کتاب پڑھ چکا ہوں تو میرے پاس میرے نوٹس پر مشتمل دو کتابیں مکمل ہو چکی ہیں ،ایک وہ جس میں فروع کافی کی وہ تمام روایتیں ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں اور دوسری وہ کہ جس میں تمام ایسی روایتیں جمع ہو گئیں جو میری تحقیق کے مطابق قرآن سے متصادم ہیں۔ زیر نظر کتاب ذکر ثانی سے متعلقہ ہے۔ یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ میرا تعلق سنی و شیعہ سمیت کسی فرقہ سے نہیں ہے، میں مسلمانوں کے اندر فرقہ بندی کو قرآن کی ہدایت کی روشنی میں درست نہیں مانتا، اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور اسے شرک قرار دیا ہے۔ میرے پاس کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کی کوئی اتھارٹی نہیں، میں اتحاد بین المسلمین کا قائل ہوں۔ زیر نظر کتاب کی دونوں جلدیں (موافق و متصادم کتاب اللہ) آنے والے محققین کیلئے بطور ہدیہ پیش خدمت ہیں اس وضاحت کے ساتھ کہ میری کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں، اس کتاب میں جو درست لکھا گیا وہ میرے اللہ کا فضل ہے اور جہاں کوئی لغزش دیکھیں اسے میری کم علمی سمجھ کر مجھے آگاہ کریں تاکہ میں اسے درست کر لوں۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ دعا ہے کہ اللہ کریم حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

فہرست

صفحہ نمبر	تفصیل	باب نمبر
7	یہود و نصاریٰ کے عبادت خانے	1
9	مریض کو موزوں پر مسح کی اجازت نہیں۔	2
11	زنا کی سزا	3
16	نابالغ لڑکی سے شادی کرنا درست ہے	4
19	موت	5
25	حضور ﷺ موت کے بعد زندہ ہو گئے تھے	6
37	ملائکہ	7
38	شیطان	8
41	قبر کے سوالات	9
44	ارواح	10
49	قبلہ اوّل	11
53	مسجد میں تھوکنا	12
56	شہید	13
58	تقیہ	14
60	قرآن	15
62	درود	16
64	حالت اضطرار میں اجازت	17
67	حضور ﷺ کے متعلق عائشہؓ کا گمان	18
69	لباس کا رنگ	19
71	کرامت	20
72	جو اسلام قبول نہ کرے اسے قتل کردو	21
77	زکوٰۃ	22
82	ختم نبوت	23
83	موت کا وقت مقرر	24
84	شفاعت	25

87	شب قدر	26
90	اعتکاف	27
92	تسبیح	28
94	بدھ	29
95	حج بدل جائز ہے۔	30
101	تقدیر	31
106	متعہ	32
107	غلام لونڈیوں کے مسائل	33
119	داؤد کا گناہ بنی اسرائیل پر	34
122	قرض	35
124	حکم عدولی	36
127	حضرت معاویہؓ	37
128	لوگوں کے اعمال ایک نہر میں ڈالے جاتے ہیں	38
130	بادشاہ کا (چوری شدہ) مال خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	39
131	جنت کیسے ملتی ہے؟	40
156	پانی پاک ہے	41
161	آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔	42
163	کون سی حدیث درست ہے؟	43
171	بخار	44
174	اذان	45
186	طلوع وغروب کا نظام	46
188	رمضان	47
197	حجر اسود کی کہانیاں	48
203	طواف	49
207	کعبہ	50
215	حضرت اسماعیلؑ کی شادی	51
218	آب زم زم کا کنواں	52

223	احرام اور محرم	53
238	پچھنے	54
242	گانا	55
244	بحری سفر	56
246	تصاویر	57
275	ٹڈی دریائی شکار ہے	58
277	دس ہزار کا لشکر چار ہزار کے لشکر پر غالب نہیں آسکتا۔	59
278	مہنگائی	60
279	بیوی سے مباشرت ایک کھیل ہے	61
280	فضلہ بیچنا جائز ہے	62
281	مومن	63
282	وضو	64
287	رفع حاجت	65
289	استنجا	66
291	مجامعت کے مسائل	67
293	لباس	68
295	شرمگاہ کے مسئلے	69
297	نماز	70
303	جمعہ	71
304	معراج	72
325	صدقہ	73
327	حج	74
331	سب سے بڑی عید	75
332	حضرت علیؑ	76
333	زیارت قبور	77
335	ذخیرہ اندوزی	78
336	حضرت رقیہؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	79

339	غسل	80
341	احتلام	81
343	گدھا	82
344	نماز جنازہ	83
350	قبر	84
354	دفن	85
355	سجدہ	86
356	نماز چاشت	87
357	سکینہ	88
358	اسماعیلؑ کا ذبیحہ اور مینڈھا	89
360	گندم، آٹا اور روٹی کی خرید کا مسئلہ	90
362	دھوبی کی چوری کا مسئلہ	91
363	دو دینار کی کہانی	92
365	ماتم	93
366	مقام حدیث	94
367	باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے کھا سکتا ہے لیکن ماں کو اس کی اجازت نہیں۔	95
368	متفرق	96

باب نمبر۔1

یہود و نصاریٰ کے عبادت خانے

فرمانِ خُداوندی ہے :

غیر مسلموں کے عبادت خانوں کی حفاظت کرنی چاہیے :

قرآن:

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ؕ (40/22)

ترجمہ: ” اگراللہ دفع (منع) نہ کرتالوگوں کوایک دوسرے سے، توصومعے (راہبوں کے خلوت خانے)اور (نصاریٰ کے) گرجے اور (یہود کے)عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کانام بکثرت لیاجاتا ہے۔“

{سورۃ الحج سورہ نمبر22آیت نمبر40}

دشمن کے ساتھ بھی اِنصاف کرو :

قرآن:

وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ۙ (8/5)

ترجمہ:” کسی قوم کی دشمنی تمہیں اِس پر نہ اُبھارے کہ اِنصاف نہ کرو، اِنصاف کرو، یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے۔“

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر8}

غیر مسلموں کے خُداؤں کو گالی بھی مت دو :

قرآن:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ (108/6)

ترجمہ: ” غیر مسلموں کے خُدائوں کو گالی مت دو، وہ جہالت میں تمہارے خُدا کو گالی دیں گے۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 108}

قرآن کے موقف کے برعکس فروع کافی کا موقف ملاحظہ کیجئے:

یہودیوں اور نصرانیوں کے عبادت خانے ڈھا کر مسجد بنانا درست ہے۔

میں نے کہا یہودیوں اور نصرانیوں کے عبادت خانے ڈھا کر مسجد بنانا درست ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔160)

باب نمبر۔2

مریض کو موزوں پر مسح کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حالت اضطرار میں حرام کھانے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے، ملاحظہ کیجئے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔173)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی کہ پاسوں سے قسمت معلوم کرو یہ سب گناہ (کے کام) ہیں آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو (اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔3)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ

اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھیرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں (بے شک ان کو نہیں کھانا چاہیے) مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے لیے ناچار ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں کو جو (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔

(سورۃ الانعام 6،آیت نمبر۔119)

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الانعام 6،آیت نمبر۔145)

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر مردار اور لہو اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے (اس کو بھی) ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ النحل 16،آیت نمبر۔115)

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود فروع کافی کا موقف ملاحظہ کیجئے:

"میں نے پوچھا کیا مریض کے موزہ پر مسح کرنے کی اجازت ہے، فرمایا نہیں۔"

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔68)

باب نمبر۔3

زنا کی سزا

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد وعورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ:"زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو،اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ،اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو،اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت"۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں،اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد وعورت زِنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ملاحظہ کیجیے:

زنا کی سزا سنگساری

میں نے پوچھا مرد اور عورت پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟ فرمایا جب دخول ہو جائے اور مہر واجب ہوتا ہے اور بصورت زنا سنگساری بھی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔90)

شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے، مانع زکوٰۃ کی سزا قتل ہے۔

اباان بن تغلب سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے اسلام میں دو خون حلال کئے ہیں، ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کرے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد کا ظہور ہو گا۔جب ظہور ہو گا تو آپ بحکم خدا بغیر شہادت

طلب کئے حکم صادر فرمائیں گے، زن شوہر دار سے زنا کرنے والے کو سنگسار کریں گے اور مانع زکوٰۃ کی گردن ماریں گے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔28)

حدیث کی دِیگر کُتب میں یہ اِضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجم کی یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی: الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ۔

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ: مَا أَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ وَقَدْ قَرَأْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ".

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ جب زمانہ زیادہ گزر جائے گا تو کہنے والا یہ کہے گا کہ میں کتاب اللہ میں رجم (کا حکم) نہیں پاتا، اور اس طرح لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک فریضے کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں، واضح رہے کہ رجم حق ہے، جب کہ آدمی شادی شدہ ہو گواہی قائم ہو، یا حمل ٹھہر جائے، یا زنا کا اعتراف کر لے، اور میں نے رجم کی یہ آیت پڑھی ہے: «الشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموهما البتة» ”جب بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت زنا کریں تو ان دونوں کو ضرور رجم کرو...“ ؎ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔

{سنن ابن ماجہ جلد دوم ابواب الحدود حدیث نمبر 326 صفحہ نمبر 106، انٹرنیشنل نمبر 2553}

{موطا امام مالک کتاب الحدود حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 718}

قارئین کرام! اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے:

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (3/24)

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ: '' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو(100) کوڑے مقرر کی ہے(2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

رجم گمراہ قوموں کا عمل :

☆حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

قرآن:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰاِبْرٰهِیْمُ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا(46/19)

ترجمہ:" اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تُو ہمارے معبودوں سے رُو گردانی کر رہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کر دوں گا، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔" (سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46)

☆اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوْۤا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ (18/36)

ترجمہ:" اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔"(سورۃ یاسین 36 آیت نمبر 18)

☆اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

قرآن:

وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ط قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ط قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ط فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا (20-19/18)

ترجمہ:" اور ہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ

خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملت میں اور اس صورت میں تم ہر گز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔" (سورۃ الکہف 18 آیت نمبر 19 تا 20)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر۔4

نابالغ لڑکی سے شادی کرنا درست ہے

قرآن نے شادی کیلئے بلوغت کی عمر کو ضروری قرار دیا ہے:

دلیل نمبر۔1

قرآنِ حکیم کی رُو سے نکاح کی عمر بلوغت ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ج
(6/4)

ترجمہ:" اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر اُن میں صلاحیت (عقل کی پختگی) پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو۔"(سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر6)

قرآن:

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ج (152/6)

ترجمہ:" اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔"

{سورۃ الانعام سورہ نمبر6 آیت نمبر152}

قرآن:

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ص (34/17)

ترجمہ:" اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر17 آیت نمبر34}

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ نکاح کی عمر جوانی ہے، لہٰذا قرآن کی رُو سے نابالغ بچے یا بچی کی شادی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہُوا نہیں ہوتا۔

دلیل نمبر۔2

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ نکاح کیلئے مرد اور عورت کا راضی ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا :

مرد کی رضامندی ضروری ہے

قرآن:

فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ (3/4)

ترجمہ:" ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3}

اور عورت کی رضامندی ضروری ہے

قرآن:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ؕ (19/4)

ترجمہ:" اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔"(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کیلئے مرد و عورت کا راضی ہونا ضروری ہے۔ کیا نابالغ بچی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ نکاح کیلئے راضی ہے؟ درج ذیل روایت میں نابالغ بچی کی شادی کو سرے سے جرم تسلیم ہی نہیں کیا جا رہا، ملاحظہ کیجئے:

نابالغ لڑکی سے شادی جائز و درست ہے۔

خلف بن حماد نے بیان کیا کہ میرے ایک دوست نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے ابھی تک حیض نہیں آیا تھا جب اس نے ازالہ بکارت کیا تو خون جاری ہو گیا اور تقریباً دس روز تک جاری رہا۔ اس نے ڈاکٹروں اور دائیوں کو دکھایا۔ انہوں

نے اختلاف کیا، بعض نے کہا یہ خون حیض ہے، بعض نے کہا یہ خون بکارت ہے۔ پھر اس نے فقہا سے پوچھا جیسے ابو حنیفہؒ وغیرہ، انہوں نے کہا یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے، نماز چونکہ واجب ہے لہٰذا وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ جب تک خون بند نہ ہو شوہر اس کے پاس نہ جائے۔ اگر یہ خون حیض ہے تو نماز پڑھنا کوئی نقصان نہ دے گا اور اگر خون بکارت ہے تو نماز ادا کر ہی لے۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا، اسی سال میں حج کو گیا، جب ہم منیٰ میں پہنچے تو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آدمی بھیجا کہ ایک مشکل در پیش ہے اگر آپ اجازت دیں تو حاضر ہو کر دریافت کروں؟ آپ نے کہلا بھیجا جب لوگ ٹھہر جائیں اور آمد و رفت کم ہو جائے تو تم آجانا۔ میں رات کا انتظار کرتا رہا، جب آمد و رفت کم ہو گئی تو میں مذبح کی طرف چلا، جب قریب پہنچا تو ایک حبشی غلام کو وہاں بیٹھا پایا۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میرا نام خلف بن حماد ہے، اس نے کہا بے اجازت چلے آؤ۔ مجھے حضرت نے یہاں بیٹھنے کا حکم دیا ہے، جب میں حضرت کے پاس پہنچا تو سلام کیا۔ حضرت نے جواب سلام دیا۔ آپ خیمہ میں تنہا تھے۔ میں نے حضرت کا حال پوچھا، پھر حضرت نے میرا، میں نے کہا میرے دوستوں میں سے ایک نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے حیض ابھی تک نہ آیا تھا۔ جب اس نے اس سے جماع کیا تو خون بہہ نکلا اور ایسا بہا کہ دس دن تک بند نہ ہوا۔ دائیوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ خون حیض ہے یا بکارت۔ پس وہ کیا کرے؟ فرمایا اللہ سے ڈرے، اگر وہ خون حیض ہے تو نماز سے رک جائے جب تک طاہر نہ ہو۔ اس مدت میں اس کا شوہر اس کے پاس نہ جائے اور اگر خون ازالہ بکارت کا ہے تو وضو کر کے نماز پڑھے اور شوہر اگر چاہے تو اس کے پاس جا سکتا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیسے جانیں کہ وہ کون سا خون ہے؟ یہ سن کر حضرت نے خیمے میں داہنے بائیں دیکھا اس خوف سے کہ کوئی آپ کا کلام سن نہ لے (کیونکہ فقہا کے خلاف حکم دینے والا گردن زدنی تھا) پھر مجھ سے فرمایا اے خلف! یہ اللہ کا بھید ہے، اللہ کا بھید ہے، اسے شائع نہ کرو اور اس مخلوق کو دین خدا کی تعلیم نہ دو اور خاموش رہو۔ پھر فرمایا وہ روئی کو فرج میں داخل کرے اور کچھ دیر کیلئے چھوڑ دے پھر ہلکے سے باہر نکالے، اگر روئی پر حلقہ ہے تو خون بکارت ہے اور اگر روئی پر پھیلا ہوا ہے تو خون حیض ہے۔ خلف کہتا ہے کہ یہ سن کر میں خوش ہوا اور رونے لگا۔ جب میرا گریہ رکا تو فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں نے کہا آپ کے سوا کوئی اس مسئلہ کا جواب اس خوبی سے نہیں دے سکتا۔ آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا: واللہ جو میں نے بتایا ہے وہ رسول ﷺ سے اور انہوں نے جبریل علیہ السلام سے اور انہوں نے خدا سے خبر دی ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الحیض، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔153)

باب نمبر۔5

موت

قرآن میں ہے کہ جب جان نکالنے والے فرشتے آئیں گے تو وہ ایک سوال کریں گے کہ "وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے" لیکن اس کے برعکس فروع کافی میں بیان کئے گئے سوالات اس سے یکسر مختلف ہیں:

قران :

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے نمائندے فرشتے مدت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تو گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔37)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ

اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو خدا پر جھوٹا بہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہ کی گئی ہو اور (اس سے بڑا ظالم کون ہے) جو کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے ایسا میں بھی نازل کروں گا۔ (یعنی نازل کر سکتا ہوں) اے کاش! تم وہ منظر دیکھو جب کہ ظالم لوگ موت کے سکرات (سختیوں) میں ہوں گے اور موت والے فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے (اور کہیں گے) اپنی روحوں کو ان (سکرات) سے نکالو۔آج تمہیں ذلت آمیز عذاب کیا جائے گا تمہارے خدا کے بارے میں غلط باتیں کرنے اور اس کی آیتوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے کی پاداش میں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔93)

جب ملک الموت قبض روح کیلئے آتا ہے تو محمد ﷺ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ (پنجتن پاکؑ) بھی ساتھ آتے ہیں۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: کیا مومن پر قبض روح کے وقت سختی کی جاتی ہے؟ فرمایا نہیں، خدا کی قسم جب ملک الموت قبض روح کیلئے آتا ہے تو اس سے کہتا ہے: اے خدا کے دوست! بے چین نہ ہو، ڈر و مت، قسم ہے اس خدا کی جس نے محمد مصطفی ﷺ کو مبعوث بہ رسالت کیا۔ میں تیرے اوپر تیرے باپ سے زیادہ شفیق و مہربان ہوں جو اس وقت موجود ہوتا، اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ اس وقت رسول اللہ ﷺ، امیر المومنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اس کے سامنے ہوں گے اور اس سے کہا جائے گا یہ رسول خدا ﷺ، امیر المومنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور ائمہ طاہرینؑ تشریف فرما ہیں، پس وہ آنکھ کھولے گا اور دیکھے گا۔ پھر خدا کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا: اے محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کی طرف اطمینان رکھنے والے نفس! اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ، تیرے لئے ثواب ہے میرے خاص بندوں یعنی محمد و آل محمد میں داخل ہو میری جنت کے اندر، پس خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں کہ بندۂ مومن کی روح آسانی سے نکالی جائے اور منادی سے مل جائے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔198)

قبض روح کیلئے فرشتے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؑ بھی آئیں گے۔

پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب کہ بیچ میں سے کلام قطع ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اور جس کو اللہ چاہے اس کے پاس آئیں گے۔ حضرت داہنی طرف بیٹھیں گے اور حضرت علی علیہ السلام بائیں طرف، حضرت رسول خدا ﷺ اس سے فرمائیں گے کیا تو ان سے ملنے کی آرزو نہ رکھتا تھا؟ پس یہ تیرے امام ہیں اور جس عذاب سے تو ڈرتا تھا اس سے تجھے امان دی گئی۔ پھر اس کیلئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور رسول ﷺ فرمائیں گے یہ ہے جنت میں تیرا مقام تو چاہے تو ہم تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں اور وہاں سونا چاندی تیرے لئے فراہم کر دیں۔ وہ کہے گا: اب مجھے دنیا میں جانے کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا، پیشانی عرق آلود ہو جائے گی، ہونٹ سکڑ جائیں گے، نتھنے پھیل جائیں گے اور بائیں آنکھ میں آنسو آجائیں گے۔ اور جب روح بدن سے نکل جائے گی تو اس پر وہ چیز پیش کی جائے گی جیسے اس وقت پیش کی گئی تھی جب وہ جسم میں تھی۔ پس اب وہ آخرت کا ہو گا، غسل دینے والا اس کو غسل دے گا اور پلٹا

دینے والا پلٹائے گا اور جب کفن لپیٹا جائے گا اور جنازہ پر رکھا جائے گا تو اس کی روح لوگوں کے آگے آگے ہوگی اور ارواح مومنین اس سے ملاقات کریں گی اور سلام کر کے بشارت دیں گی اس چیز کی جو اللہ نے جنت کی نعمتوں سے اس کیلئے مہیا کی ہوگی۔ جب اسے قبر میں رکھا جائے گا تو روح لوٹائی جائے گی اس کے جسم میں، پھر اس سے سوال ہوگا اس چیز کا جس کو وہ جانتا ہے، جب وہ جواب دے دے گا تو جنت کا دروازہ اس پر کھولا جائے گا جو رسول اللہ ﷺ نے دکھایا تھا، پس وہ اس میں داخل ہوگا درآنحالیکہ اس میں نور ہوگا اور خنکی اور خوشبو۔ راوی نے پوچھا فشار قبر کیا ہے؟ فرمایا مومنین کا اس سے تعلق نہیں، اس کی قبر کی زمین یہ کہہ کر دوسری زمین پر فخر کرے گی میری پشت پر یہ مومن چلا تیری پشت پر نہیں، مرنے والے سے کہے گی: واللہ میں تجھ کو دوست رکھتی تھی جب تو میرے اوپر چلتا تھا، اب تجھ پر میرا تصرف ہے تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں، پس وہ اس کی حد نگاہ تک کشادہ ہو جائے گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔ 11، حدیث نمبر۔ 2، صفحہ نمبر۔ 201)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔ 11، حدیث نمبر۔ 3، صفحہ نمبر۔ 202)

قبض روح کے وقت رسول اللہ ﷺ، علیؑ، جبریلؑ اور ملک الموت آئیں گے۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا: تم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی توبہ قبول کی جائے گی اور اللہ بخش دے گا اور نہیں ہے تمہارے درمیان کوئی ایسا جس پر غبطہ کیا جائے اور خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھے مگر اس وقت جب روح یہاں پہنچے گی اور اشارہ کیا اپنی حلق کی طرف، پھر فرمایا اس کے احتصار کے وقت، حضرت رسول خدا ﷺ، حضرت علی علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آئیں گے اور ملک الموت علیہ السلام۔ حضرت علیؑ اس کے قریب ہوں گے اور فرمائیں گے: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا دوست ہے لہٰذا آپ بھی اسے دوست رکھیے۔ حضرت جبریلؑ فرمائیں گے: یہ اللہ، اس کے رسول اور آل رسول کو دوست رکھنے والا ہے لہٰذا تم بھی اسے دوست رکھو اور اس کے ساتھ نرمی کرو، پس ملک الموت اس کے پاس آکر کہے گا: اے بندۂ خدا! میں نے تیری گردن آزاد کی اور تیری برأت کا پروانہ لے لیا۔ تو نے زندگانی دنیا میں چونکہ صاحبان عصمت کبریٰ سے تمسک کیا تھا یہ اس کا اجر ہے وہ بہ توفیق کہے گا: وہ کیا ہے؟ فرشتہ کہے گا وہ ولایت علی ابن ابی طالبؑ ہے، وہ مومن کہے گا صحیح ہے۔ فرشتہ کہے گا جس عذاب آخرت سے تو ڈرا تا تھا اللہ نے تجھے اس سے امان دے دی اور جس چیز کی تجھے امید تھی تو نے پالی اور بشارت ہو رسول اللہ ﷺ اور علیؑ و فاطمہؑ کے ساتھ رہنے کی، پھر ہلکے سے اس کی جان نکالے گا اور پھر جنت سے کفن اور جنت سے مشک واذفر کا حنوط اس کیلئے لائے گا۔ پس اس کا کفن اسے دیا جائے گا اور اسی حنوط سے دفن کیا جائے گا۔ پھر اس کو جنت کا زرد لباس

پہنایا جائے گا، جب اس کو قبر میں رکھیں گے تو جنت کا ایک دروازہ اس پر کھل جائے گا اور بڑی راحت نصیب ہو گی۔ پھر اس کے سامنے اور دائیں بائیں ایک مہینہ مسافت کی زمین پھیلا دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا اب اپنے فرش پر دلہنوں کی طرح سورہ۔ بشارت ہو تجھے راحت و آرام کی اور نعمتوں سے بھری جنت کی، تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں، پھر وہ جنت میں آل محمد کی زیارت کرے گا، ان کے ساتھ کھائے گا اور ان کے ساتھ ان کا پانی پیے گا اور ان کی مجالس میں ان سے بات چیت کرے گا۔ ظہور قائم آل محمد تک یہی صورت رہے گی۔ جب حضرت ظہور فرمائیں گے تو یہ مومنین لبیک لبیک کہتے ہوئے حضرت کے پاس آئیں گے، اس وقت شک کرنے والے حیران رہ جائیں گے۔ مومنین کم ہوں گے اور موجود لوگ ہلاک ہوں گے اور مقرب لوگ نجات پائیں گے۔ حضرت رسول خدا ﷺ، حضرت علیؑ سے فرمائیں گے: تم میرے بھائی ہو اور تمہارے اور میرے درمیان وعدہ گاہ وادی السلام ہے۔ جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو حضرت رسول خدا ﷺ، حضرت علیؑ، جبریلؑ اور ملک الموت آتے ہیں، حضرت علیؑ کہتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہم سے دشمنی رکھتا تھا پس آپ بھی اس کو دشمن رکھیے۔ حضرت جبریلؑ سے فرماتے ہیں یہ وہ ہے جو بغض رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اہل بیت رسول سے پس جبریلؑ اس کو دشمن جانیں گے اور اس پر سختی کریں گے۔ ملک الموت اس کے پاس آ کر کہیں گے: اے بندہ خدا! میں نے تیری رہائی اور برائت کا پروانہ لے لیا ہے کیا تو نے صاحبان عصمت کبریٰ سے زندگانی دنیا میں تمسک کیا تھا؟ وہ کہے گا نہیں، ملک الموت کہیں گے: اے دشمن خدا! تجھے غضب خدا، عذاب خدا اور آتش جہنم کی بشارت ہو، جس عذاب سے تو ڈرتا تھا وہ آگیا، پھر سختی سے اس کی روح قبض کی جائے گی اور تین سو شیاطین کو اس پر مسلط کیا جائے گا کہ اس کے منہ پر تھوکیں گے اور اس کی روح کو اذیت دیں گے اور جب قبر میں جائے گا تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس پر کھول دیا جائے گا اور اس پر دوزخ کا دھواں اور شعلے لپکیں گے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔203)

حضرت علیؓ کا بیان کہ جو میری عداوت پر مرے گا وہ اپنی موت کے وقت مجھے دیکھنا برا سمجھے گا۔

راوی نے حضرت علیؑ سے سنا: واللہ! جو شخص میری عداوت پر مرے گا وہ اپنی موت کے وقت مجھے دیکھنا برا سمجھے گا اور جو میری محبت پر مرے گا وہ مجھے محبت کی نظر سے دیکھے گا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ داہنی طرف ہوں گے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔206)

مرتے وقت میت کی آنکھوں میں آنسو اس لئے آجاتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا ہے۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ مرتے وقت میت کی آنکھوں میں جو آنسو آجاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے، کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ جب آدمی کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے تو خوشی سے آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں اور ہنسنے لگتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔206)

مرتے وقت آدمی کا علیؓ سے مکالمہ۔

ابن یعفور کہتا ہے کہ خطاب جہنمی ہمارا شریک کار تھا اور پکا ناصبی تھا۔ بغض آل محمد میں اس کی صحبت تھی۔ نجدہ حروری ناصبی سے میں ایک روز بلحاظ میل جول اور تقیہ اس کے پاس گیا، وہ بحالت نزع بے ہوش تھا اور کہہ رہا تھا: اے علی! تمہارا اور میرا معاملہ کیسا سخت ہے، میں نے یہ واقعہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا، فرمایا رب کعبہ کی قسم اس نے ضرور علیؑ کو دیکھا، تین بار یہ ارشاد فرمایا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔207)

مرتے وقت آدمی کے پاس رسول اللہ ﷺ اور علیؓ موجود ہوتے ہیں۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: جب روح تم میں سے کسی کی کھنچ کر آئے گی تو کہا جائے گا تو دنیا کے جس رنج و غم سے ڈرتا تھا اس سے تجھے امان ملی اور کہا جائے گا رسول اللہ ﷺ اور علیؑ و فاطمہؑ تیرے سامنے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔208)

مرتے وقت مومن کا چہرہ سفید ہو جاتا ہے، پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کا چہرہ اس سے زیادہ سفید ہو جاتا ہے جو اس کا اصلی رنگ ہو اور پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور یہ وقت جان نکلنے کا ہوتا ہے اور کافر کی روح سختی سے نکلتی ہے اور اس کی باچھیں اونٹ کی طرح پھیل جاتی ہیں اور اونٹ کی طرح جان نکلتی ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔208)

مرتے وقت نبی ﷺ، علیؑ، جبریلؑ، اور ملک الموت آتے ہیں، علیؑ کی محبت کی بات خدا تک پہنچائی جاتی ہے۔

مرتے وقت نبی ﷺ، علیؑ، جبریلؑ، اور ملک الموت آتے ہیں، علیؑ کی محبت کی بات خدا تک پہنچائی جاتی ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔209)

جب کسی میت کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھیلتا ہے۔

فرمایا حضرت نے جب کسی میت کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھیلتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔214)

باب نمبر۔6

حضور ﷺ موت کے بعد زندہ ہو گئے تھے

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا :

قرآن:

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ ۔ ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ (15/23-16)

" تم اِس زندگی کے بعد مر جاؤ گے اور پھر قیامت کے دِن اُٹھائے جاؤ گے۔"

(سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت نمبر 15 تا 16)

اللہ نے قرآن میں حضور ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوایا: اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کیا جاتا ہے۔(50/6)(203/7)(15/10)(9/46)۔ جبکہ اوپر قرآن کی آیت میں فرمایا گیا ہے کہ انسان مرنے کے بعد قیامت کے دن اٹھایا جائے گا،اس لئے یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ نے قرآن سے متصادم بات کی ہو گی کہ میں مرنے کے فوراً بعد زندہ ہو جاؤں گا؟ مقام حیرت ہے کہ درج ذیل حدیث میں حضور ﷺ سے خلاف قرآن بات کو منسوب کیا جا رہا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے علیؑ سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل و کفن دے کر بٹھانا اور جو چاہے پوچھنا میں تمہاری ہر بات کا جواب دوں گا۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: کیا غسل کیلئے پانی کی کوئی مقدار ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو چھ مشک پانی غرس (مدینہ کا کنواں) کنویں سے لینا اور مجھے غسل دینا ،کفنانا اور حنوط کرنا،جب غسل و کفن سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بٹھا دینا اور جو چاہے پوچھنا، میں تمہاری ہر بات کا جواب دوں گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔230)

موت کے متعلق دیگر روایات

جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چالیس درھم وزنی حنوط لائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ اپنے لیے رکھا، ایک حضرت علیؑ کیلئے اور ایک فاطمۃ الزہراؑ کیلئے۔

فرمایا امام نے حنوط سنت میں زیادہ سے زیادہ ۱۳۔ ۳/۴ درہم ہے اور فرمایا جبریلؑ، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چالیس درہم وزنی حنوط لائے، حضرت نے تین حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ اپنے لئے رکھا، ایک حضرت علیؑ کیلئے اور ایک فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کیلئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔231)

مردہ دفناتے وقت ساتھ میں جریدہ رکھو، جب تک جریدہ تازہ رہے گا حساب کتاب رکا رہے گا۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یہ کیا بات ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے ساتھ جریدہ رکھا جاتا ہے؟ فرمایا جب تک وہ تازہ رہتا ہے اس سے حساب و عذاب رکا رہتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بڑا عذاب ایک دن اور ایک ساعت میں ہوتا ہے۔ جب مردہ قبر میں جاتا ہے اور لوگ بعد دفن واپس آتے ہیں تو ہم میت کی حفاظت کیلئے یہ سامان رکھتے ہیں کہ بعد خشک ہونے کے بھی انشااللہ عذاب نہ ہوگا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔233)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔234)

خدا نے کچھ فرشتے پیدا کیے ہیں، جب کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو ان کو حکم دیتا ہے وہ اس مٹی کو لاتے ہیں جس کا ذکر آیت میں ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ عبداللہ بن قیس الماصر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یہ بتایئے کہ میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے ؟ فرمایا میں تجھے نہیں بتاؤں گا، وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور ایک شیعہ سے مل کر کہنے لگا: اے گروہ شیعہ تم پر تعجب ہے، تم نے ایسے شخص کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اور اس کی اطاعت اس حد تک کرتے ہو کہ اگر وہ تم سے کہے کہ میری عبادت کرو تو ضرور کرنے لگو گے، میں نے ایک مسئلہ پوچھا تو جواب دیتے نہ بن پڑا۔ دوسرے سال وہ پھر حضرت کے پاس آیا اور وہی سوال کیا، حضرت نے پھر وہی فرمایا: میں تجھے نہ بتاؤں گا۔ عبداللہ ابن قیس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا: تو شیعوں کے پاس جا اور ان سے میل جول کر اور اپنی دوستی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ پر لعنت کر اور تبرا کر۔ جب موسم حج ہو تو میرے پاس آنا، میں تیری ضرورت کو پورا کروں گا۔ شیعہ دوستوں سے کہنا وہ تجھے محمد بن علی کے پاس لے جائیں اور جب ان کے پاس جانا تو ان سے پوچھنا میت کو غسل کیوں دیا جاتا ہے ؟ پس وہ شخص شیعوں کے پاس آیا اور حج کے زمانہ تک ان کے ساتھ رہا اور اس نے شیعوں کے مذہب پر غور کیا اور اسے قبول کر لیا مگر ابن قیس سے اس امر کو چھپائے رہا اس خوف سے کہ حج سے محروم نہ رہ جائے۔ جب حج کا زمانہ آیا تو وہ ابن قیس کے پاس آیا اور اس نے اس کو خرچ سفر دیا، پھر وہاں سے مدینہ کو چلا۔ اس کے شیعہ ساتھیوں نے کہا اپنا راستہ چھوڑ تا کہ ہم حضرت سے تیرا ذکر کریں اور تیری حاضری کیلئے اجازت حاصل کریں۔ جب وہ لوگ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہارا ساتھی کہاں ہے ؟، تم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا، انہوں نے کہا آپ نے کیسے جانا کہ اس کا معاملہ آپ کے موافق ہے ؟ حضرت نے ایک شخص سے کہا اسے بلاؤ۔ جب وہ آیا تو فرمایا مرحبا تم جس حالت میں پہلے تھے اور اب جس حالت میں، اس میں فرق دیکھا۔ اس نے کہا پہلی حالت تو کچھ بھی نہ تھی۔ فرمایا تم نے سچ کہا ۔ تمہاری پہلی عبادت اب کی عبادت سے ہلکی تھی، حق بات کو قبول ہی کیا جاتا ہے، شیطان ہمارے شیعوں پر مسلط ہے، رہے ان کے علاوہ اور لوگ، چونکہ وہ شیطان کی منشا کے مطابق کام کرتے ہیں لہٰذا ان کے اعمال کے بگاڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ میں تجھے بتائے دیتا ہوں جو تجھ سے قیس ماصر نے کہا ہے قبل اس کے کہ تو مجھ سے بیان کرے اور وہ ایسی صورت میں ہوگا گویا تو نے ہی بیان کیا۔ اگر تو چاہے تو بیان کروں ورنہ نہیں۔ خدا نے کچھ فرشتے پیدا کئے ہیں ۔ جب کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو ان کو حکم دیتا ہے، وہ اس مٹی کو لاتے ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے: اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر دوسری بار اسی سے تم کو نکالیں گے۔ پس نطفہ انسانی کا خمار اسی مٹی سے ہوتا ہے جس سے یہ پیدا ہوتا ہے، اس کے بعد یہ نطفہ رحم میں چالیس روز رہتا ہے، جب چار ماہ ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ کہتے ہیں: اے میرے رب! تو کیا پیدا کرنا چاہتا ہے، پس جو ارادہ رکھتا ہے اس کا حکم دیتا ہے، مذکر یا مونث ، سفید یا سیاہ، جب روح بدن سے نکلتی ہے تو یہ نطفہ بعینہ جس حالت میں ہوتا ہے خارج ہوتا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، مذکر ہو یا

مونث، یہ وجہ ہے کہ میت کو غسل جنابت دیا جاتا ہے۔اس نے کہا: یاابن رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں ابن ماصر کو یہ راز نہ بتاؤں گا، فرمایا: تجھے اختیار ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔247)

میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے؟ جس نطفہ سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے وہ انسان کے اندر ہی رہتا ہے، جب روح بدن سے نکلتی ہے تو نطفہ بعینہ جس حالت میں ہوتا ہے خارج ہوتا ہے، یہ وجہ ہے کہ میت کو غسل جنابت دیا جاتا ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ عبداللہ بن قیس الماصر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یہ بتایئے کہ میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے؟ فرمایا میں تجھے نہیں بتاؤں گا، وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور ایک شیعہ سے مل کر کہنے لگا: اے گروہ شیعہ تم پر تعجب ہے، تم نے ایسے شخص کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اور اس کی اطاعت اس حد تک کرتے ہو کہ اگر وہ تم سے کہے کہ میری عبادت کرو تو ضرور کرنے لگو گے، میں نے ایک مسئلہ پوچھا تو جواب دیتے نہ بن پڑا۔ دوسرے سال وہ پھر حضرت کے پاس آیا اور وہی سوال کیا، حضرت نے پھر وہی فرمایا: میں تجھے نہ بتاؤں گا۔ عبداللہ ابن قیس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا: تو شیعوں کے پاس جا اور ان سے میل جول کر اور اپنی دوستی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ پر لعنت کر اور تبرا کر۔ جب موسم حج ہو تو میرے پاس آنا، میں تیری ضرورت کو پورا کروں گا۔ شیعہ دوستوں سے کہنا وہ تجھے محمد بن علی کے پاس لے جائیں اور جب ان کے پاس جانا تو ان سے پوچھنا میت کو غسل کیوں دیا جاتا ہے؟ پس وہ شخص شیعوں کے پاس آیا اور حج کے زمانہ تک ان کے ساتھ رہا اور اس نے شیعوں کے مذہب پر غور کیا اور اسے قبول کر لیا مگر ابن قیس سے اس امر کو چھپائے رہا اس خوف سے کہ حج سے محروم نہ رہ جائے۔ جب حج کا زمانہ آیا تو وہ ابن قیس کے پاس آیا اور اس نے اس کو خرچ سفر دیا، پھر وہاں سے مدینہ کو چلا۔ اس کے شیعہ ساتھیوں نے کہا اپنا راستہ چھوڑ تاکہ ہم حضرت سے تیرا ذکر کریں اور تیری حاضری کیلئے اجازت حاصل کریں۔ جب وہ لوگ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہارا ساتھی کہاں ہے؟، تم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا، انہوں نے کہا آپ نے کیسے جانا کہ اس کا معاملہ آپ کے موافق ہے؟ حضرت نے ایک شخص سے کہا اسے بلاؤ۔ جب وہ آیا تو فرمایا مرحبا تم جس حالت میں پہلے تھے اور اب جس حالت میں، اس میں فرق دیکھا۔ اس نے کہا پہلی حالت تو کچھ بھی نہ تھی۔ فرمایا تم نے سچ کہا ۔ تمہاری پہلی عبادت اب کی عبادت سے ہلکی تھی، حق بات کو قبول ہی کیا جاتا ہے، شیطان ہمارے شیعوں پر مسلط ہے،

رہے ان کے علاوہ اور لوگ، چونکہ وہ شیطان کی منشا کے مطابق کام کرتے ہیں لہٰذا ان کے اعمال کے بگاڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ میں تجھے بتائے دیتا ہوں جو تجھ سے قیس ماصر نے کہا ہے قبل اس کے کہ تو مجھ سے بیان کرے اور وہ ایسی صورت میں ہوگا گویا تو نے ہی بیان کیا۔ اگر تو چاہے تو بیان کروں ورنہ نہیں۔ خدا نے کچھ فرشتے پیدا کئے ہیں ۔جب کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو ان کو حکم دیتا ہے، وہ اس مٹی کو لاتے ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے: اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر دوسری بار اسی سے تم کو نکالیں گے۔ پس نطفہ انسانی کا خمار اسی مٹی سے ہوتا ہے جس سے یہ پیدا ہوتا ہے، اس کے بعد یہ نطفہ رحم میں چالیس روز رہتا ہے، جب چار ماہ ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ کہتے ہیں: اے میرے رب! تو کیا پیدا کرنا چاہتا ہے، پس جو ارادہ رکھتا ہے اس کا حکم دیتا ہے، مذکر یا مونث ، سفید یا سیاہ، جب روح بدن سے نکلتی ہے تو یہ نطفہ بعینہ جس حالت میں ہوتا ہے خارج ہوتا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، مذکر ہو یا مونث، یہ وجہ ہے کہ میت کو غسل جنابت دیا جاتا ہے۔ اس نے کہا: یا ابن رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں ابن ماصر کو یہ راز نہ بتاؤں گا، فرمایا: تجھے اختیار ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔247)

فرمایا علی ابن الحسین علیہ السلام نے کوئی ذی روح نہیں مرتا جب تک وہ نطفہ خارج نہ ہو جس سے وہ پیدا ہوا ہے، خواہ منہ سے نکلے یا کہیں اور سے۔

فرمایا علی ابن الحسین علیہ السلام نے کوئی ذی روح نہیں مرتا جب تک وہ نطفہ خارج نہ ہو جس سے وہ پیدا ہوا ہے، خواہ منہ سے نکلے یا کہیں اور سے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔250)

رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو جبریل آئے اور کہا "ہر نفس کیلئے موت کا ذائقہ ہے"

فرمایا حضرت نے جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو جبریلؑ آئے درآنحالیکہ حضرت کو کفن دیا جا چکا تھا اور گھر میں اس وقت علیؑ و فاطمہؑ اور حسن و حسین تھے، انہوں نے کہا: اے اہل بیت! ہر نفس کیلئے موت کا ذائقہ ہے، تم صبر کا اجر روز قیامت پاؤ گے، پس جو نار جہنم سے بچ گیا اور داخل جنت ہوا وہ کامیاب ہو گیا۔ زندگانی دنیا تو متاع غرور ہے اور ہر

مصیبت میں صبر کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنے چاہیے اور ہر مرنے والا اس کی مخلوق ہے جو فوت ہو گیا ہے اسے پاؤ اللہ پر بھروسہ کرو اور اپنی ہر امید اسی سے وابستہ رکھو۔ ثواب سے محرومی سب سے بڑی مصیبت ہے، یہ میرا دنیا میں آخری آنا ہے، ہم نے آواز سنی اور اس کا وجود نہ دیکھا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔330)

رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو ایک تعزیت کرنے والا آیا جو نظر نہ آتا تھا اس نے کہا بے شک ہر ذی حیات مرنے والا ہے۔

فرمایا جب حضرت رسول خدا ﷺ کا انتقال ہوا تو ایک آنے والا تعزیت کیلئے آیا جس کی ہلکی آواز تو سنی گئی مگر وجود نظر نہ آیا، اس نے کہا: سلام ہو تم پر اے اہل بیت، اللہ کی رحمت ہو، بے شک ہر ذی حیات مرنے والا ہے، تم روز قیامت صبر کا اجر پاؤ گے، جو نار جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور ہے، پس مرضی خدا کیلئے ہر مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور احساس مافات میں اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، محروم ہے وہ جو ثواب سے محروم ہے ۔والسلام۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔331)

بعض نے کہا یہ آسمانی فرشتہ ہے، بعض نے کہا یہ خضر ہے جو تمہارے نبی کی تعزیت کیلئے آئے ہیں۔

فرمایا جب حضرت رسول خدا ﷺ کا انتقال ہوا تو ایک آنے والا تعزیت کیلئے آیا جس کی ہلکی آواز تو سنی گئی مگر وجود نظر نہ آیا، اس نے کہا: سلام ہو تم پر اے اہل بیت، اللہ کی رحمت ہو، بے شک ہر ذی حیات مرنے والا ہے، تم روز قیامت صبر کا اجر پاؤ گے، جو نار جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور ہے، پس مرضی خدا کیلئے ہر مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور احساس مافات میں اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، محروم ہے وہ جو ثواب سے محروم ہے ۔والسلام۔

بعض نے کہا یہ تعزیت کرنے والا کوئی فرشتہ آسمانی ہے جس کو اللہ نے تمہارے پاس تعزیت کو بھیجا ہے، بعض نے کہا کہ یہ خضر ہیں جو تمہارے نبی کی تعزیت کیلئے آئے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔332)

اگر فرشتہ قلب پر ہاتھ نہ پھیرتا تو فرط غم سے لوگ اپنی عورتوں کے پاس جاتے ہی نہیں

حضرت نے فرمایا جب کوئی مر جائے تو اللہ ایک فرشتہ کو اس کنبہ کے سب سے زیادہ غمناک کے پاس بھیجتا ہے، وہ اس کے قلب پر ہاتھ پھیرتا ہے جس سے غم کی سوزش مٹ جاتی ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا آباد ہی نہ رہتی یعنی فرط غم سے لوگ اپنی عورتوں کے پاس جاتے ہی نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔82، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔338)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔82، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔338)

جب کسی کے مرنے کا وقت آتا ہے تو ملک الموت اسے تسلی دیتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اپنی جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔

فرمایا حضرت نے جب کسی کے مرنے کا وقت آتا ہے تو ملک الموت اسے تسلی دیتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اپنی جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔373)

موت کا ذکر زیادہ کیا کرو، اس سے آدمی کا دل دنیا سے بیزار ہو جاتا ہے۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کوئی چیز ایسی بیان کیجئے جس سے مجھے فائدہ پہنچے، فرمایا موت کا ذکر زیادہ کیا کرو، اس سے آدمی کا دل دنیا سے بیزار ہو جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔381)

سب سے پہلے زمین والے سب مر جائیں گے پھر آسمان والے مر جائیں گے سوائے ملک الموت اور چند فرشتوں کے ،آخر میں ملک الموت بھی مر جائے گا پھر خدا زمین و آسمان کو لپیٹ دے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرا شریک دوسروں کو بتاتے تھے، کہاں ہیں وہ جو میرے سوا دوسروں کو اپنا معبود سمجھتے تھے۔(نوٹ: سب کچھ ختم ہونے کے بعد کیا ہو گا؟ یہ بھی مولوی کو علم ہے)

ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ان کے فرزند اسماعیل کی تعزیت کیلئے آئے، حضرت نے نزول کی دعا کے بعد فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو مرنے کی خبر دی، فرمایا تم بھی مرنے والے ہو اور لوگ بھی۔ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، اس کے بعد حضرت باتیں کرنے لگے، پھر فرمایا: سن اہل زمین مر جائیں گے، کوئی بھی باقی نہ رہے گا، پھر آسمان والے مریں گے سوائے ملک الموت، جبریل، میکائیل اور حاملان عرش کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ ملک الموت سے خدا پوچھے گا درآنحالیکہ وہ جانتا ہو گا کہ اب کون باقی ہے؟ وہ کہے گا سوائے ملک الموت و جبریل و میکائیل اور کوئی باقی نہیں ۔اس سے کہا جائے گا جبریل و میکائیل سے کہو تم بھی مر جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے یہ تو تیرے رسول و امین ہیں، خدا کہے گا : میں نے فیصلہ کر لیا ہے ہر ذی روح کو مارنے کا، پھر ملک الموت سے کہے گا: اب کون باقی ہے؟ وہ کہے گا ملک الموت اور حاملان عرش کے سوا کوئی باقی نہیں، خدا کہے گا: اے حاملان عرش تم بھی مر جاؤ۔ پھر ملک الموت رنجیدہ آئے گا اور نیچی نظر کئے ہوئے ہو گا۔ خدا پوچھے گا: اب کون باقی ہے؟ وہ کہے گا: صرف ملک الموت۔ خدا کہے گا اب تو بھی مر جا، وہ بھی مر جائے گا۔ پھر ید قدرت سے زمین و آسمان کو لپیٹ دے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو میرا شریک دوسروں کو بتاتے تھے، کہاں ہیں وہ جو میرے سوا دوسروں کو اپنا معبود سمجھتے تھے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر۔383)

ایک فرشتہ کی اللہ کے ہاں بڑی عزت تھی، ایک دن اللہ کو غصہ آیا تو اسے آسمان سے زمین پر اتار دیا، وہ حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ خدا کے ہاں بڑا مقام رکھتے ہیں براہ مہربانی خدا سے میری سفارش کی دعا کریں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے تین دن بے تکان نماز پڑھی اور دنوں کو پے در پے بغیر کھائے روزہ رکھا، وقت سحر فرشتہ کیلئے دعا کی۔ اور وہ کہنے لگا آپ کی دعا قبول ہوئی اور میرے بازو قوی ہو گئے، اب میں آپ کو کچھ عوض دینا چاہتا

ہوں پس آپ مجھ سے کچھ طلب کیجئے۔ادریس علیہ السلام نے کہا مجھے ملک الموت کو دکھادے تاکہ میں اس سے مانوس ہو جاؤں۔فرشتے نے اپنے پر پھیلا کر ان کو بٹھالیا اور پرواز کر گیا۔ملک الموت پہلے آسمان پر نہ ملے، دوسرے تیسرے پر بھی نہ ملے، کہا گیا اوپر جاؤ، چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی۔فرشتہ نے کہا اے ملک الموت! میں نے تم کو ہر جگہ تلاش کیا، انہوں نے کہا عرش الٰہی کے سایہ تلے رہتا ہوں، اب مجھے حکم ہوا ہے کہ ایک آدمی کی روح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کر لوں، ادریس علیہ السلام نے سنا اور ان کے پیٹ میں درد ہوا اور وہ فرشتے کے بازو سے گر گئے اور وہیں ان کی روح قبض ہو گئی۔خدا فرماتا ہے ہم نے ان کو ایک مقام پر اٹھالیا۔

فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے مجھے جبریلؑ نے خبر دی کہ ایک فرشتہ کی عنداللہ بڑی عظمت تھی۔اتفاقاً کسی بات پر وہ عتاب میں آگیا اور آسمان سے زمین پر اتار دیا گیا۔وہ حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کی پیش خدا بڑی منزلت ہے، آپ اپنے رب سے میری سفارش کیجئے۔انہوں نے تین رات بے تکان نماز پڑھی اور دنوں کو پے در پے بغیر کھائے روزے رکھے، وقت سحر فرشتہ کیلئے دعا کی اور کہنے لگا آپ کی دعا قبول ہوئی اور میرے بازو قوی ہو گئے، اب میں آپ کو کچھ عوض دینا چاہتا ہوں۔پس اب آپ مجھ سے کچھ طلب کیجئے۔ادریسؑ نے کہا: مجھے ملک الموت کو دکھا دے تاکہ میں اس سے مانوس ہو جاؤں کیونکہ اس کے ذکر کے بعد کوئی چیز مجھے پسند نہیں آتی۔فرشتہ نے اپنے پر پھیلا کر ان کو بٹھالیا اور پرواز کر گیا۔ملک الموت پہلے آسمان پر نہ ملے، کہا گیا اوپر جاؤ، چوتھے پانچویں آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی۔فرشتہ نے کہا: اے ملک الموت! میں نے تم کو ہر جگہ تلاش کیا۔انہوں نے کہا: عرش الٰہی کے سایہ تلے رہتا ہوں ، اب مجھے حکم ہوا ہے کہ ایک آدمی کی روح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کر لوں۔ادریسؑ نے سنا اور ان کے پیٹ میں درد ہوا اور وہ فرشتہ کے بازو سے گر گئے اور وہیں ان کی روح قبض ہو گئی۔خدا فرماتا ہے: ہم نے ان کو ایک مقام پر اٹھالیا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر۔384)

سابقہ زمانے میں ایک قوم نے اپنے نبی سے کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ موت کو ہم سے اٹھالے۔نبی نے دعا کی، اللہ نے موت کو ان سے اٹھالیا۔پس ان کی تعداد بڑھتی گئی، گھروں میں سمانے کی جگہ نہ رہی، نسل بڑھتی چلی گئی، یہ حال ہو گیا کہ ایک شخص پر لازم ہوا کھانا دینا ماں باپ، دادا دادی اور پردادا پردادی اور ان کی خبر داری کیلئے لوگوں سے کہنا سننا اور ان کی دیکھ بھال کیلئے لوگوں کو معین کرنا۔نتیجہ یہ ہوا کہ کسب معاش سے جاتے رہے، گھبرا کر نبی سے کہا کہ آپ دعا کریں کہ اللہ ہمیں پہلی حالت پہ لوٹادے چنانچہ نبی نے دعا کی اور ہم پہلی حالت پر لوٹا دیئے گئے۔

فرمایا حضرت نے زمانہ گزشتہ میں ایک قوم نے اپنے نبی سے کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ موت کو ہم سے اٹھالے۔ نبی نے دعا کی، اللہ نے موت کو ان سے اٹھالیا۔ پس ان کی تعداد اتنی بڑھی کہ گھروں میں سمانے کی جگہ نہ رہی۔ نسل بڑھتی ہی چلی گئی۔ اب حال یہ ہو گیا کہ ایک شخص پر لازم ہوا کھانا دینا اپنے ماں باپ، دادا دادی اور پردادی کو اور ان کی خبر داری کیلئے لوگوں سے کہنا سننا اور ان کی دیکھ بھال کیلئے لوگوں کو معین کرنا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کسب معاش سے جاتے رہے۔ گھبرا کر نبی سے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں پہلی حالت پر لوٹا دے۔ چنانچہ نبی نے دعا کی اور ہم پہلی حالت پر لوٹا دیئے گئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔33، صفحہ نمبر۔388)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یحیٰ بن زکریا علیہ السلام کی قبر پر آئے اور خدا سے دعا کی کہ وہ ان کو زندہ کر دے، خدا نے زندہ کر دیا، وہ قبر سے نکل آئے اور کہنے لگے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا وہی انس و محبت جو دنیا میں مجھ سے رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا اے عیسیٰ! ابھی موت کی حرارت بھی مجھ سے نہیں گئی ہے، اس کے بعد وہ اپنی قبر میں چلے گئے۔

فرمایا حضرت نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یحیٰ بن زکریا علیہ السلام کی قبر پر آئے اور خدا سے دعا کی کہ وہ ان کو زندہ کر دے، خدا نے زندہ کر دیا، وہ قبر سے نکل آئے اور کہنے لگے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا وہی انس و محبت جو دنیا میں مجھ سے رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا اے عیسیٰ! ابھی موت کی حرارت بھی مجھ سے نہیں گئی ہے، اس کے بعد وہ اپنی قبر میں چلے گئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔34، صفحہ نمبر۔389)

شاہان بنی اسرائیل میں کچھ جوان عبادت گزار تھے، ایک بار حصول عبرت کیلئے شہروں کی سیر کو نکلے، راستے میں ایک قبر دیکھی جس پر کسی نے پانی چھڑکا تھا، انہوں نے خدا سے دعا کی کہ صاحب قبر کو زندہ کر کے اٹھا دے تاکہ ہم پوچھیں کہ تو نے موت کو کیسے پایا؟ دعا قبول ہوئی، قبر سے ایک شخص نکلا جس کا سر اور داڑھی سفید تھی اور سر سے مٹی گر رہی تھی، کہنے لگا تمہارا اس قبر سے کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ تو نے موت کو کیسے پایا؟ اس نے کہا ۹۹ سال سے اس قبر میں ہوں ابھی تک موت کا کرب دور نہیں ہوا اور نہ موت کی تلخی گئی۔ انہوں نے کہا جب تم مرے تھے تو تمہارے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ جب میں نے ایک چیخ سنی کہ قبر سے باہر

نکل تو میری ہڈیاں میری روح کے ساتھ جمع ہو گئیں اور میں بصورت اصلی بن گیا، جب نکلا تو مجھ پر خوف طاری تھا اور میری پھٹی ہوئی آنکھیں پکارنے والے کی صورت دیکھنا چاہتی تھیں اس لئے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شاہان بنی اسرائیل میں کچھ جوان عبادت گزار تھے اور اولاد ملوک کی یہ عادت تھی کہ وہ ایک بار حصول عبرت کیلئے شہروں کی سیر کو نکلے، راستہ میں ایک قبر دیکھی جس پر کسی نے پانی چھڑکا تھا اور اس کا معمولی سا نشان باقی تھا، انہوں نے کہا ہم کو خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ اس صاحب قبر کو زندہ کر کے اٹھا دے تاکہ ہم پوچھیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا؟ پس انہوں نے خدا سے یوں دعا کی: یا اللہ تو ہمارا رب ہے، ہمارا معبود ہے، تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، تو نئی سے نئی چیزیں پیدا کرنے والا ہے، عالم ہے غافل نہیں، زندہ ہے مرنے والا نہیں، ہر روز تیری نئی شان ہے، تو بغیر کسی کی تعلیم کے ہر شے کا جاننے والا ہے، اپنی قدرت سے اس صاحب قبر کو زندہ کر دے۔ اس قبر سے ایک شخص نکلا جس کا سر اور داڑھی سفید تھی اور اس کے سر سے مٹی گر رہی تھی خوفزدہ آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ان سے کہنے لگا: تمہارا اس قبر سے کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا؟ اس نے کہا نانوے سال سے اس قبر میں ہوں، ابھی تک موت کا کرب دور نہیں ہوا اور نہ موت کی تلخی گئی۔ انہوں نے کہا مرے تو تم کبھی ہو کیا اس وقت سر اور داڑھی کے بال سفید تھے؟ اس نے کہا نہیں۔ بلکہ جب میں نے ایک چیخ سنی کہ قبر سے باہر نکل تو میری ہڈیاں میری روح کے ساتھ جمع ہوئیں اور میں بصورت اصلی بن گیا۔ جب نکلا تو مجھ پر خوف طاری تھا اور میری آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں، پکارنے والے کی صورت دیکھنا چاہتی تھیں، اس لئے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔35، صفحہ نمبر۔389)

اللہ تعالیٰ اولاد کو اس لئے موت دیتا ہے تاکہ والدین کو اجر دے سکے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کو ایک شخص نے اپنے بیٹے کے مرنے اور شدت غم کا حال لکھا۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کے مال اور اولاد سے جو زیادہ اچھا ہوتا ہے اسی کا انتخاب کرتا ہے تاکہ اس کیلئے باعث اجر ہو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔43، صفحہ نمبر۔393)

اللہ جس بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کے سب سے زیادہ محبوب بیٹے کو لے لیتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کے سب سے زیادہ محبوب بیٹے کو لے لیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔327)

باب نمبر۔7

ملائکہ

اگر اللہ کا حکم ہو جائے تو فرشتے ہر گھر میں داخل ہو جاتے ہیں خواہ اس گھر میں کتا ہو، مجسمہ یا تصویر ہو یا اس گھر میں پیشاب کیا جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ: لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ {6/66} " اللہ ان (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔" {سورۃ التحریم 66 آیت نمبر 6}

ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور جہاں کتا ہو اور جہاں انسانی مجسمہ ہو۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریلؑ میرے پاس آئے اور کہا: ہم ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں انسانی مجسمہ ہو اور نہ اس گھر میں جہاں کتا ہو یا جہاں پیشاب کیا جاتا ہو۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر۔196)

ملائکہ کو حائضہ عورت سے اذیت ہوتی ہے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی عورت مریض کے سرہانے بحالت حیض اس کی جان کنی کے وقت بیٹھی ہو تو کیا کیا جائے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر وہ مریض کی کوئی خدمت انجام دے رہی ہو لیکن اگر اس کی قربت سے کوئی خوف ہو تو اسے ہٹا دیا جائے کیونکہ ملائکہ کو ایسی عورت سے اذیت ہوتی ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔215)

باب نمبر۔8

شیطان

اللہ تعالیٰ نے سورج کے متعلق قرآن میں فرمایا کہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اپنے مدار میں تیر رہا ہے:

قرآن:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

وہ وہی خدا ہے جس نے رات دن اور آفتاب وماہتاب سب کو پیدا کیا ہے اور سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت 33)

قرآن:

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے....اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں

(سورۃ یاسین 36، آیت 40)

قرآن:

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز وعلیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے۔

(سورۃ یاسین 36، آیت 38)

لیکن فروع کافی میں سورج کے متعلق عجیب وغریب باتیں کی جا رہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

سورج شیطان کے دو سروں کے بیچ سے طلوع ہوتا ہے۔

فرمایاابو جعفر علیہ السلام نے آفتاب طلوع کرتا ہے شیطان کے دوسروں کے بیچ سے اور فرمایا جب سورج طلوع کرتا ہے تو شیطان اپنا تخت بچھاتا ہے آسمان وزمین کے درمیان اور جب لوگ سجدہ میں ہوتے ہیں اپنے شیاطین سے کہتا ہے یہ بنی آدم میرے لئے نماز پڑھ رہے ہیں کیونکہ میں اپنے وسواس ڈال کر ان کی نماز اپنے لئے بنارہا ہوں نہ کہ خدا کیلئے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔39)

سورج کے طلوع و غروب کے وقت شیطان حرکت میں آتا ہے۔

فرمایاامام علیہ السلام نے نماز جنازہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہے، ہاں سورج کے طلوع و غروب کے وقت پڑھنا مکروہ ہے، ان دونوں وقتوں میں شیطان حرکت میں آتا ہے اور لوگوں سے سورج کی پرستش کراتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔273)

بندے کو رات میں تین دفعہ جگایا جاتا ہے اگر اس پر بھی وہ نہیں اٹھتا تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ بندہ رات میں تین بار جگایا جاتا ہے، اگر اس پر بھی وہ نہیں اٹھتا تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا: وہ رات میں بہت کم سوتے ہیں، فرمایا: راتوں کے بہت کم حصے ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ عبادت نہ کرتے ہوں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔83، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر۔275)

ہر پُل کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے۔

فرمایاابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر پل کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے، پس جب تم آخری حد پر پہنچو تو کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس نے مجھے تجھ کو پار کرایا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔156)

جب کسی میت کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھیلتا ہے۔

فرمایا حضرت نے جب کسی میت کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھیلتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔214)

باب نمبر۔9

قبر کے سوالات

قرآن میں ہے کہ جب جان نکالنے والے فرشتے آئیں گے تو وہ ایک سوال کریں گے کہ "وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے" لیکن اس کے برعکس فروع کافی میں بیان کئے گئے سوالات اس سے یکسر مختلف ہیں:

قران :

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے نمائندے فرشتے مدت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تو گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔37)

قبر میں سوال ہو گا کہ تیرا امام کون ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا مومن سے قبر میں پوچھا جائے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا اللہ، پھر پوچھا جائے گا دین کیا ہے؟ وہ کہے گا اسلام، پھر پوچھا جائے گا نبی کون ہے؟ وہ کہے گا محمد ﷺ پھر سوال ہو گا امام کون ہے؟ وہ کہے گا فلاں، سوال ہو گا تو نے کیسے جانا؟ وہ کہے گا اللہ نے مجھے ہدایت کی اور ثابت قدم رکھا۔اس سے کہا جائے گا اب دلہنوں کا سا سونا سو رہو۔پھر اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جائے گا، وہ داخل ہو کر کہے گا: اے میرے رب! قیامت جلدی لا تا کہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹوں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔354)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔355)

قبر میں پانچ چیزوں کے متعلق سوال ہوگا نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور اہل بیت۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے قبر میں پانچ چیزوں سے سوال ہوگا، نماز زکوٰۃ، حج، روزہ اور ہم اہل بیت کی ولایت، ولایت قبر کی جانب سے ان چار سے کہے گی تم میں جو نقص ہوگا میں اسے پورا کرلوں گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔358)

قبر میں سوال ہوگا تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، تیرے نبی کون ہیں؟ (نوٹ: یہاں پنجتن پاک کے قبر میں آنے کی بات نہیں ہوئی)

جب قبر میں جائے گا تو قبر والے دونوں فرشتے آئیں گے اپنا لباس کھینچتے ہوئے، زمین کو اپنے قدموں سے دہلاتے ہوئے، ان کی آوازوں میں رعد کی سی گرج چمک ہوگی اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک، وہ کہیں گے بتا تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، تیرے نبی کون ہیں، وہ کہے اللہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں، وہ کہیں گے، اللہ ثابت قدم رکھے اس چیز پر جسے تو دوست رکھتا ہے دنیا و آخرت میں، پھر حد تک اس کی قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھولتے ہیں اور کہتے ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک کے ساتھ عیش و راحت والے جوان کی سی نیند سو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔85، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔344)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔352)

قبر میں حجت قائم یعنی امام کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کس امر کے متعلق سوال کیا جاتا ہے؟ فرمایا محض ایمان و محض کفر کے متعلق، میں نے کہا باقی باتوں کے متعلق کیا ہوتا ہے؟ فرمایا وہ چھوڑ دی جاتی ہیں، میں نے کہا اور کس امر کے متعلق پوچھا جاتا ہے؟ فرمایا حجت قائم کے متعلق مومن سے کہا جائے گا تیرا اعتقاد کیا ہے فلاں بن فلاں کے متعلق، وہ کہے گا وہ میرا امام ہے، پس اس سے کہا جائے گا سو رہو، اللہ تیری آنکھوں کو سلائے اور ایک دروازہ جنت کی طرف اس کیلئے کھول دیا جائے گا، اور روز قیامت تک اس کیلئے تحفے آئیں گے۔ اور اگر کافر ہے تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تو فلاں بن فلاں کے

بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا کہ میں نے سنا تو تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے، اس سے کہا جائے گا اچھا تو نہیں جانتا، پس اس کیلئے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی حرارت کے تحفے تا قیامت اس تک پہنچیں گے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔353)

باب نمبر۔10

ارواح

اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ روح کے متعلق تمہیں بہت قلیل علم دیا گیا ہے لیکن فروع کافی کے مصنف کو شاید کچھ زیادہ ہی علم حاصل ہے، ملاحظہ کیجئے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

اور یہ (کفّار) آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، فرمادیجئے: روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے،

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔85)

تمام مومنین کی روحیں وادی السلام جو کہ کوفہ کی پشت پر واقع ہے میں جمع ہوتی ہیں۔

حبہ عربی سے مروی ہے کہ وقت ظہر میں امیر المومنین کے ساتھ تھا آپ وادی السلام میں ٹھہرے گویا آپ لوگوں سے باتیں کررہے تھے، جب میں کھڑے کھڑے تھک گیا تو بیٹھ گیا اور جب بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تو پھر کھڑا ہو گیا مگر پھر وہی پہلی سی صورت پھر بیٹھا جب تھک گیا تو پھر کھڑا ہوا، آخر میں نے اپنی چادر بچھائی اور کہا: امیر المومنین! آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہوں گے، تھوڑی دیر آرام کر لیجئے۔ حضرت نے فرمایا: اے حبہ! یہ مومنوں سے بات چیت تھی یا ان سے موانست کہو۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! ایسا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم گروہ کے گروہ آپس میں محبت سے باتیں کرتے ہوئے پاؤ گے۔ میں نے کہا: یہ اجسام ہیں یا ارواح؟، فرمایا: ارواح، کوئی مومن جہاں کہیں مرتا ہے اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ وادی السلام میں چلی جا، وہ جنت کے مقاموں میں ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔88، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔362)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔88، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔362)

ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں، اپنا کھانا کھاتی ہیں اور پانی پیتی ہیں۔

حضرتؑ نے فرمایا: ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں، اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں: یارب! قیامت کو جلد لے آ اور جو وعدہ تو نے کیا ہے اسے پورا کر اور ہمارے آخر کو اوّل سے ملا دے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔363)

ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں۔

فرمایا حضرت نے روحیں اپنے جسموں کے ساتھ درخت جنت میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی اور سوال کرتی ہیں، جب کوئی روح دیگر ارواح کے پاس آتی ہے تو اس سے پوچھتی ہے فلاں نے کیا کہا؟ وہ کہتی ہے: میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تو خوش رہتی ہیں اور اگر کہتی ہے: فلاں ہلاک ہو گیا تو وہ کہتی ہیں ہلاک ہو گیا؟ ہلاک ہو گیا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔364)

ارواح جنت کے حجروں میں رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں۔

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پوچھا ارواح مومنین کے متعلق، فرمایا وہ جنت کے حجروں میں رہتی ہیں، اپنا کھانا کھاتی ہیں اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں: اے ہمارے رب! قیامت کو جلد لا اور اپنا وعدہ پورا کر اور ہمارے آخر کو اوّل سے ملا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔364)

کفار کی روحیں حضر موت میں جمع ہوتی ہیں۔

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے بدترین پانی برہوت کا ہے اور حضر موت میں ہے، جہاں کفار کی روحین ہوں گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔367)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔367)

اللہ نے ایک جنت مغرب میں پیدا کی جس سے دریائے فرات نکلتا ہے۔ ہر شام ارواح مومنین اپنی قبروں سے نکل کر وہاں پہنچتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں، آپس میں ایک دوسرے سے ملتی ہیں پھر صبح ہوتے ہی اپنی اپنی قبروں میں داخل ہو جاتی ہیں۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ دریائے فرات کا منبع جنت ہے، یہ کیسے ممکن ہے، یہ دریا تو مغرب سے آتا ہے اور اس میں چشمے اور دریا گرتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا اور میں یہ سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنت مغرب میں پیدا کی ہے اور اسی سے تمہاری یہ فرات نکلی ہے، ہر شام ارواح مومنین اپنی قبروں سے نکل کر وہاں پہنچتی ہیں اور جنت کے پھل کھا کر لذت اندوز ہوتی ہیں، وہ ایک دوسرے سے ملتی اور تعارف کرتی ہیں، صبح ہوتے ہیں جنت سے چل دیتی ہیں اور مابین آسمان و زمین ہوا میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کے پاس آتی جاتی ہیں اور پھر صبح ہوتے ہیں قبروں میں داخل ہو جاتی ہیں اور فرمایا اللہ نے مشرق میں ایک دوزخ کو پیدا کیا ہے جہاں ارواح کفار رہتی ہیں، وہ وہاں کڑوے پھل کھاتی اور گرم پانی پیتی ہیں، رات میں رہتی ہیں، صبح ہوتے ہی یمن کی وادی برموت میں چلی جاتی ہیں۔ برموت کی آگ دنیا کی ہر آگ سے تیز تر ہوتی ہے، یہ روحین ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور یہ قیامت تک جہنم کی آگ میں اسی طرح رہیں گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔91، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔368)

اطفال کیلئے فرمایا کہ روز قیامت ان کیلئے آگ روشن کی جائے گی اور حکم ہو گا کہ اپنے آپ کو اس میں ڈال دو، جو حکم مان لے گا ان پر آگ ٹھنڈی ہو جائے گی اور وہ جنتی ہوں گے جبکہ دوسرے دوزخ میں جائیں گے۔

اور حضرت سے سوال کیا گیا اطفال کے بارے میں، فرمایا روز قیامت ان کیلئے آگ روشن کی جائے گی اور کہا جائے گا تم اپنے کو اس میں ڈال دو، پس جو علم الٰہی میں سعید ہو گا وہ اپنے کو اس میں گرا دے گا اور آگ سرد ہو جائے گی اور اس کے علم میں شقی ہو گا وہ منع کر دے گا۔ خدا اس کیلئے آگ میں ڈالنے کا حکم دے گا، وہ کہیں گے اچھا تو ہمیں آگ میں ڈالنے کا حکم دے لیکن ہمارے لئے حکم کو جاری نہ کر۔ خدا کہے گا میں نے اپنے سامنے تم کو حکم دیا، تم نے میری اطاعت نہ کی ،پس اگر میں نے تمہارے پاس اپنے رسول کو بھیجا ہوتا تو کیا تم میری اطاعت کرتے؟

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔371)

ناقص العقل کو کہا جائے گا کہ آگ میں داخل ہو جاؤ، جو داخل ہو گا اس کیلئے آگ ٹھنڈی کر دی جائے گی۔

حضرت سے پوچھا گیا اس بارے میں جو زمانہ فترت (دو نبیوں کے درمیان) مرا ہوا اور عقل سے خالی ہو یا ناقص العقل ہو؟ فرمایا: ان پر حجت اس طرح تمام ہو گی کہ آگ روشن کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ، پس جو داخل ہو جائے گا اس پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا اس سے کہا جائے گا: میں نے تجھے حکم دیا تو نے نہ مانا لہٰذا تو داخل ہوا نہی اسناد کے ساتھ۔ فرمایا یہ حجت تین گروہ پر قائم ہو گی۔ گونگے بہرے بچے اور ان پر جو زمانہ فترت میں پیدا ہوئے آگ روشن کر کے ان سے داخلہ کیلئے کہا جائے گا، جو داخل ہو گا آگ اس پر ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا خدا اس سے کہے گا: میں نے تجھے حکم دیا، تو نے نافرمانی کی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔372)

مومن کی روح اپنے خاندان والوں کی زیارت کو آتی ہے، بعض جمعہ کو اور بعض دوسرے دنوں میں

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی روح اپنے خاندان والوں کی زیارت کو آتی ہے اس کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ چیزیں پوشیدہ رکھی جاتی ہیں جن کو برا جانتا ہے اور کافر کی روح بھی آتی ہے اسے دکھایا جاتا ہے جسے وہ دوست نہیں رکھتا اور چھپا لیا جاتا ہے ان چیزوں کو جنہیں وہ دوست رکھتا ہے۔ مردے بعض جمعہ کو آتے ہیں، بعض بقدر اپنے عمل کے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔342)

مردہ اپنے اہل کی زیارت کیلئے آتا ہے، بعض جمعہ کو بعض مہینہ کو۔ پرندے کی شکل میں جو ان کی دیواروں پر آکر بیٹھتا ہے، اگر ان کو نیکو کار پاتا ہے تو رنجیدہ ہوتا ہے

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا مردہ اپنے اہل کی زیارت کیلئے آتا ہے؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا کتنی بار؟ فرمایا جمعہ کو یا مہینہ اور سال میں بقدر اپنی منزلت کے۔ میں نے کہا کس صورت میں آتا ہے؟ فرمایا خوبصورت طائر کی شکل میں جوان کی دیواروں پر آکر بیٹھتا ہے، اگر ان کو نیکوکار پاتا ہے تو رنجیدہ ہوتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔343)

مردہ پرندے کی صورت میں آتا ہے، خدا سے اذن لے کر اور خدا اس کے ساتھ دو فرشتے بھیجتا ہے۔

فرمایا، ہاں مردہ خدا سے اذن لے کر آتا ہے، خدا دو فرشتے اس کے ساتھ بھیجتا ہے اور پرندے کی صورت میں آتا ہے اور ان کو دیکھتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔343)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔343)

مرنے والے کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ آتے ہیں۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا: لوگ ارواح مومنین کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عرش کے زیر سایہ سبز رنگ کے طیور کے پوٹوں میں رہتے ہیں۔ فرمایا: سبحان اللہ، مومن کی عزت عنداللہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کی روح پرندے کے پوٹے میں رکھے، اے یونس! جب کوئی مرنے والا ہوتا ہے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ملائکہ مقربین اس کے پاس آتے ہیں، موت کے بعد اس کی روح ایک جسم میں جاتی ہے جو اس کے دنیوی جسم کی مانند ہوتا ہے۔ وہ کھاتے پیتے ہیں اور اگر کوئی پاس آتا ہے تو اسے پہچانتے ہیں اسی صورت میں جو دنیا میں اس کی تھی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔365)

باب نمبر۔11

قبلہ اوّل

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (96/3)

ترجمہ: '' بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔''

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

قرآن:

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے،اِسی کو قبلہ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلہ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضعی احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرا دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آگیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرم کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا۔قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کر دی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آ رہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعدازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ”اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔ آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔“ (مفہوم القرآن)

قرآن:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: ” اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تاکہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔“ (مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کر آئے اس کا مرکز خانہ کعبہ تھا اور ہے جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

قرآن:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (2/144)

ترجمہ: ''ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔'' (مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصر اً ساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنالیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں کہا گیا ہے :

حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت نے فرمایا براءبن مغرور تمیمی مدینہ میں تھا اور رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے، جب وہ مر گیا تو اس وقت حضرت رسول اخدا ﷺ اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ براءنے وصیت کی کہ جب میں دفن کیا جاؤں تو میرا رخ رسول اللہ ﷺ کے قبلہ کی طرف کر دینا، یہی چیز سنت قرار پائی اور اس نے تہائی مال کے متعلق وصیت کی، اس کے متعلق آیت نازل ہوئی اور یہ چیز بھی سنت قرار پائی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔380)

حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔

میں نے حضرت سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی تھی؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا : کیا کعبہ کی طرف پشت کی؟ فرمایا جب تک مکہ میں رہے نہیں کی۔ ہاں جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو کی، تحویل قبلہ تک۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔33)

باب نمبر۔12

مسجد میں تھوکنا

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔ فرمانِ خُداوندی ہے :

قرآن :

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (125/2)

ترجمہ:" ہم نے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام اور اِسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف، اِعتکاف، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125)

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ :

قرآن :

وَّطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (26/22)

" میرے گھر کو طواف، قیام، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔"(سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 26)

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے،" اُنہیں بلند کرنے کا حکم"۔

قرآن :

فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (36/24)

ترجمہ:" اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔"(سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 36)

ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو اُنہیں بلند نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن :

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (114/2)

ترجمہ:" اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 114)

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ "ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو" {31/7} اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے {18/9} مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے {17/9}۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد فروع کافی کی حدیث ملاحظہ کیجیے :

مسجد میں اپنے بائیں جانب تھوکنے کی اجازت ہے۔

میں نے پوچھا ایک شخص کو جو مسجد میں ہے، اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا کرے؟ فرمایا اگر نماز میں ہے تو بائیں طرف تھوکے اور اگر نماز میں ہے تو قبلہ کی طرف نہ تھوکے داہنے بائیں تھوکے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔163)

امام باقر علیہ السلام نے مسجد حرام میں رکن اور حجر اسود کے درمیان تھوکا اور اسے مٹایا نہیں۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد الحرام میں رکن اور حجر اسود کے درمیان تھوکا اور اسے مٹایا نہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔163)

اگر آج کوئی مسلمان، مسجد میں نماز کے دوران اپنے بائیں پاؤں کے نیچے قیمتی قالین پر بلغم تھوک کر یہ دعویٰ کرے کہ اس نے حدیث پر عمل کیا ہے تو کیا اس کو حدیث پر عمل کرنے کی بنا پر شاباش دی جائے گی یا اس کام سے منع کرنے والوں کو منکرِ حدیث کے لقب سے نوازا جائے گا؟

باب نمبر۔13

شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ : ” اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مرِدہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر154}

قرآن:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ : ” جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مرِدہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے کیا کہا جارہا ہے؟ ملاحظہ کیجیے :

جمعہ کو مرنے والا شہید ہے۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ سید الایام ہے، اللہ تعالیٰ اس میں حسنات زیادہ کرتا ہے ، درجات بلند کرتا ہے، دعا قبول کرتا ہے، سختیوں کو دور کرتا ہے، امیدوں کو بر لاتا ہے، اس روز گناہوں سے آزادی ملتی ہے اور نار جہنم سے آزاد ہو گا اور جو کوئی حق و حرمت جمعہ کو پہچانتے ہوئے دعا کرے گا تو اللہ پر یہ حق ہو گا کہ وہ اسے آتش دوزخ سے آزاد کردے، اگر جمعہ کے دن یا اس کی رات کو کوئی مر جائے تو وہ شہادت کا مرتبہ پائے گا اور روز بعث امن و سلامتی سے اٹھے گا اور جس نے اسے حرمت سے گرایا اور اس کا حق ضائع کیا اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ اسے دوزخ میں ڈال دے مگر یہ کہ توبہ کرے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔226)

باب نمبر۔14

تقیہ

قرآن میں اللہ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو،

(سورۃ الصف 61،آیت نمبر 2)

كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

اللہ کے نزدیک بہت سخت ناپسندیدہ بات یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے،

(سورۃ الصف 61،آیت نمبر 3)

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ

بیشک جھوٹی افتراپردازی (بھی) وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں،

(سورۃ النحل 16،آیت نمبر۔105)

تقیہ جھوٹ اور منافقت کا دوسرا نام ہے اور اللہ نے جھوٹ اور منافقت سے منع کیا ہے لیکن فروع کافی کی درج ذیل روایتوں میں دعوت غور و فکر ہے، سوچنے والوں کیلئے:

فرمایا حضرت نے جب شریک جماعت ہو تو اگرچہ ان کے ساتھ اقتدا نہ ہو، مگر ایسے رہو گویا ان کے ساتھ اقتدا ہے۔

فرمایا حضرت نے جب شریک جماعت ہو تو اگرچہ ان کے ساتھ اقتدا نہ ہو، مگر ایسے رہو گویا ان کے ساتھ اقتدا ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔167)

حضرت علی علیہ السلام تقیۃً فاسق کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے چار رکعت نماز بعد جمعہ پڑھیں اور ان کے درمیان سلام پڑھ کرانہیں جدا نہ کیا۔ فرمایا: اے زرارہ! (تقیۃ) حضرتؑ نے فاسق کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی، جب وہ سلام پڑھ کر ہٹ گیا تو آپ نے چار رکعت ظہر کی اور ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہ دیا۔ ایک شخص نے کہا کیا آپ بھی چار رکعت ایسے ہی پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا: وہ چار رکعت مشبہات ہیں، یہ ایسا جواب تھا کہ محقق تو سمجھ سکتے تھے معترض نہ سمجھ پایا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔169)

نماز جمعہ میں تقیہ کرنا درست ہے۔

میں نے یہ واقعہ امام محمد باقر علیہ السلام سے بیان کیا اور کہا: ہم مخالفوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور وہ وقت پر نماز پڑھتے ہیں۔ لوگوں نے کہا ان کے ساتھ پڑھ لو۔ حمران زرارہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، زرارہ نے کہا: میں آپ پر فدا ہوں یہ بات بغیر تاویل کے نہیں ہو سکتی۔ حمران نے کہا: اٹھو اور ان سے جا کر سن لو۔ ہم ان کے پاس گئے، زرارہ نے کہا میں آپ پر فدا ہوں، حمران کا خیال یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کے ساتھ ہم کو نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے انکار کیا۔ فرمایا علی بن حسین علیہ السلام ان کے ساتھ دو رکعت نماز جمعہ پڑھتے تھے اور جب وہ ختم کر دیتے تو اسی سلسلے کی دو رکعت اور پڑھتے تاکہ نماز ظہر پوری ہو جائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔170)

باب نمبر۔15

قرآن

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ(9/15)

" بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"(سورۃ الحجر سورہ نمبر 15آیت نمبر9)

اس کے برعکس فروع کافی میں تحریر ہے:

فرمایاآیۃ ذواعدل منکم کے متعلق کہ عدل سے مرادرسول اللہ ﷺ ہیں ان کے بعد امام نے فرمایااس میں کتابت کرنے والے نے خطا کی ہے(یعنی اصل صورت یہ ہے ذوعدل منکم نہ ذواعدل۔

فرمایاآیۃ ذواعدل منکم کے متعلق کہ عدل سے مرادرسول اللہ ﷺ ہیں ان کے بعدامام نے فرمایااس میں کتابت کرنے والے نے خطا کی ہے(یعنی اصل صورت یہ ہے ذوعدل منکم نہ ذواعدل۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔307)

آیہ تحکم بہ ذواعدل منکم کے متعلق فرمایا کہ عدل رسول اللہ ﷺ ہیں اوران کے بعد امام۔پھر فرمایا یہ آیت منجملہ ان آیتوں کے ہے جن میں لکھنے والوں نے خطا کی ہے۔

آیہ تحکم بہ ذواعدل منکم کے متعلق فرمایا کہ عدل رسول اللہ ﷺ ہیں اوران کے بعد امام۔پھر فرمایا یہ آیت منجملہ ان آیتوں کے ہے جن میں لکھنے والوں نے خطا کی ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔308)

جب کسی پر موت کی سختی ہو تو سورۃ والصافات پڑھنے سے دم نکل جاتا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند قاسم سے فرمایا: بیٹا اپنے بھائی کے سرہانے سورۂ والصافات پڑھو، انہوں نے پڑھا، جب یہاں تک پہنچے: ھم اشد خلقاً ام من خلقنا۔ تو اس جوان کا دم نکل گیا۔ جب کفنانے لگے اور لوگ باہر نکل گئے تو یعقوب بن جعفر آئے اور کہا کہ ہمارے درمیان تو معاہدہ تھا سورۂ یٰسین پڑھنے کا اور آپ نے والصافات پڑھنے کا حکم دیا۔ فرمایا جب کسی پر موت کی سختی ہو تو یہ سورہ پڑھنے سے دم نکل جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔196)

سورۃ قل ھو اللہ احد ایک سانس میں پڑھنا مکروہ ہے۔

فرمایا حضرت نے کہ مکروہ ہے سورہ قل ھواللہ احد ایک ہی سانس میں پڑھا جائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔74)

باب نمبر۔16

درود

درود کا معنی و مفہوم

درود عربی زبان کا لفظ نہیں، قرآن میں صلوٰۃ کا لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ صلوٰۃ جب بھی علیٰ کے صلے میں قرآن میں آتا ہے تو وہاں اس کا معنیٰ تائید و نصرت اور تائید و تحسین وآفرین، حوصلہ افزائی، شاباشی دینے اور دعا کے ہوتے ہیں، جب اچھے کاموں پر کسی انسان کی تائید و تحسین کی جاتی ہے تو اسے صلوت بھیجنا کہتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

قرآن میں ہے:

قرآن:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کی تائید و نصرت کرتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ کی تائید و نصرت کرو اور نظام کی سلامتی کا باعث بنو۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔56)

درج بالا آیت سے تیرہ آیت قبل اللہ نے مومنوں پر صلوت بھیجتے ہوئے فرمایا:

قرآن:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری (مومن کی) تائید و نصرت کرتے ہیں تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے لائے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔43)

ایک مقام پر اللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ مومنوں پر صلوت بھیجیں:

قرآن:

خُذۡ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٞ لَّهُمۡۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

آپ انہیں پاک و صاف کریں اور ان کی تحسین و آفرین کریں(حوصلہ افزائی کریں)آپکی تحسین ان کیلئے باعث سکون ہے۔

(سورۃ التوبہ 9،آیت نمبر۔103)

ایک اور مقام پر مومنین پر صلوت کا ذکر کچھ اس طرح آیا ہے:

قرآن:

أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کی تائید و نصرت کی جاتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور رحمت بھیجی جاتی ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔157)

درود تسبیح کے دانوں پر پڑھنے والے چند الفاظ کا نام نہیں بلکہ نظام خداوندی کو قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی جہدِ مسلسل کو درود کہتے ہیں،جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اسلام کی دیگر زندگی بخش اصطلاحات کی طرح اس "صلوت" کو بھی چند الفاظ کا دہرا دینا قرار دے دیا گیا لہٰذا جب اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم حضور ﷺ پر صلوت بھیجو مطلب حضور ﷺ کے لائے ہوئے نظام کی تائید بھی کرو اور نصرت بھی،تو مذہبی پیشوائیت کی طرف سے کہا گیا کہ حضور ﷺ پر صلوت بھیجنے کا طریقہ یہ کہ "اللهم صلی علیٰ محمد " پڑھ لو تو یہ فریضہ ادا ہو جائے گا،ملاحظہ فرمایئے:

محمد ﷺ وآل محمد ﷺ پر درود بھیجنا ایسا ہی ہے جیسے تکبیر،تسبیح،یہ دس نیکیوں کے برابر ہے جسے اٹھارہ فرشتے نبی ﷺ کے پاس لے کر جاتے ہیں۔

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کی نسبت پوچھا جو رکوع یا سجدہ میں درود بھیجتا ہے محمد ﷺ وآل محمد ﷺ پر،فرمایا محمد ﷺ وآل محمد ﷺ پر درود بھیجنا ایسا ہی ہے جیسے تکبیر و تسبیح،وہ ان نیکیوں کے برابر ہے جنہیں اٹھارہ فرشتے نبی کے پاس لے جاتے ہیں۔

(فروع کافی،جلد دوم،کتاب الصلوٰۃ،باب نمبر۔24،حدیث نمبر۔5،صفحہ نمبر۔87)

باب نمبر۔17

حالت اضطرار میں اجازت

حالت اضطرار میں حرام چیز کھانے کی بھی اجازت دی گئی ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔173)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی کہ پاسوں سے قسمت معلوم کرو یہ سب گناہ (کے کام) ہیں آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو (اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔3)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ

اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھیرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں (بے شک ان کو نہیں کھانا چاہیے) مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے لیے ناچار ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں کو جو (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔ 119)

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔ 145)

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر مردار اور لہو اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے (اس کو بھی) ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔ 115)

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود فروع کافی کا موقف ملاحظہ کیجیے:

گڑھا کھود کر سجدہ کرو

میرے پھوڑا نکلا جس کی وجہ سے ایک طرف جھک کر سجدہ کرتا تھا، حضرت نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا دنبل کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتا، فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ ایک گڑھا کھود کر دمل کو اس طرح رکھو کہ پیشانی زمین پر رکھی جائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔104)

باب نمبر۔18

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عائشہؓ کا گمان

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (4/68)

ترجمہ: " بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔"

{سورۃ القلم سورہ نمبر68آیت نمبر4}

جس ہستی کے متعلق خدا کا بیان یہ ہوا سے دنیا کا کوئی انسان شک کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا لیکن حیرت ہے کہ درج ذیل روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق گمان کوئی اچھا نہ تھا، ملاحظہ کیجئے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نوافل پڑھنے کیلئے اٹھے، عائشہؓ نے بستر ٹٹولا تو گمان کیا کہ ان کی کنیز کے پاس جا سوئے ہونگے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات حضرت عائشہؓ کے پاس تھے۔ حضرت نوافل پڑھنے کیلئے اٹھے، حضرت عائشہؓ جاگ اٹھیں اور اپنے ہاتھ سے بستر ٹٹولا۔ جب نہ پایا تو گمان ہوا کہ ان کی کنیز کے پاس جا سوئے۔ اٹھیں اور حضرت کی گردن کو دبایا جبکہ آپ سجدہ میں پڑے رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے: یااللہ! میرے اعضا میرے خیال نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا ہے، تیری نعمتوں کا شکر گزار ہوں اور گناہ عظیم کا اعتراف کرتا ہوں، میں نے برا عمل کیا ہے، اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، پس مجھے بخش دے، گناہ عظیم کا بخشنے والا کوئی نہیں ، میں تیرے عفو سے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت سے، پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے اور میں پناہ کا خواستگار ہوں کہ تیری مدح نہ کر سکا اور میں نے تیری اتنی ہی تعریف کی ہے جتنی تو نے اپنی ذات کی خود کی ہے ۔ طالب مغفرت ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عائشہ! تو نے میری گردن میں درد پیدا کر دیا ، تو اس بات سے ڈری کہ میں تیری کنیز کے پاس چلا گیا ہوں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔90)

باب نمبر۔19

لباس کا رنگ

قرآن میں ہے :

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ(32/7)

ترجمہ:" (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!)آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ)زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے،اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے،اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کرکے آنے کا حکم دیا :

قرآن:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ
(31/7)

ترجمہ:" اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو،اور کھاؤ اور پیو،اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

اللہ تعالی نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے :

قرآن:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (31/24)

ترجمہ: ''عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔''

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس فروع کافی میں لکھا ہے :

رنگ برنگ کا لباس اور ریشم کا لباس پہننا مکروہ ہے۔

فرمایا مکروہ ہے وہ قمیض پہننا جس میں ریشم کی گوٹ لگی ہو اور مکروہ ہے ریشمی لباس اور رنگ برنگ کا لباس اور مکروہ ہے وہ سرخ گوٹ والی گدی جسے اونٹ پر لوگ بطور چھوٹے فرش کے پیروں تلے رکھتے ہیں کیونکہ وہ فرش ابلیس ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر۔210)

فرمایا سیاہ مکروہ ہے سوائے موزے، عمامے اور چادر کے۔

فرمایا سیاہ مکروہ ہے سوائے موزے، عمامے اور چادر کے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر۔210)

کالی ٹوپی دوزخیوں کا لباس ہے، یہ پہن کر نماز مت پڑھو۔

میں نے پوچھا کالی ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا مت پڑھو، وہ دوزخیوں کا لباس ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔29، صفحہ نمبر۔210)

باب نمبر۔20

کرامت

اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ صرف اللہ ہی مردوں کو زندہ کرتا ہے:

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کیاان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کراور سرپرست (کارساز) بنالئے ہیں (حالانکہ) حقیقی سرپرست (اور کارساز) تو اللہ ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(سورۃالشوریٰ42،آیت نمبر۔9)

اس کے برعکس درج ذیل روایت میں حضرت ابو عبداللہؑ مردہ کو زندہ کررہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

دورکعات سے بچہ زندہ ہو گیا۔

میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے لڑکے کو مردہ سمجھ کراس کے منہ کو ڈھک دیا ہے، فرمایا شاید وہ نہ مرا ہو، تو اپنے گھر جا اور غسل کر کے دورکعت نماز پڑھ اور دعا میں خدا سے کہو: اے وہ ذات جس نے مجھے بیٹا بخشا تھا حالانکہ وہ کچھ نہ تھا اب پھر اپنی بخشش کی تجدید کردے، اس کے بعد اسے ہلانا ڈلانا اور کسی سے یہ بات بیان نہ کرنا، میں نے یہی کیا وہ رونے لگا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔94، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔324)

باب نمبر۔21

جواسلام قبول نہ کرے اسے قتل کردو

قرآن:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو اِیمان لائے اور جو چاہے اِنکار کردے۔“

{سورۃالکھف سورہ نمبر18آیت نمبر29}

قرآن:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ ج فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ج وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ(108/10)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر10آیت نمبر108)

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول نہیں کرتا وہ واجب القتل ہے:

جواسلام قبول نہیں کرتے انہیں قتل کیا جائے گا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے اموال اغنیا میں فقرا کیلئے حصہ معین کیا ہے تاوقتیکہ اسے ادا نہ کریں۔ قابل مدح نہیں ہو سکتے اور وہ زکوٰۃ ہے جس کی وجہ سے وہ قتل ہونے سے بچ جاتے ہیں اور ان کا نام مسلمان ہوتا ہے لیکن اللہ نے اموال اغنیا میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق رکھے ہیں فرماتا ہے: وہ لوگ جن کے اموال میں حق معلوم ہے علاوہ زکوٰۃ کے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے نفس پر اپنے مال میں سے بقدر اپنی طاقت اور مال کی گنجائش کے کچھ دینا اپنے اوپر فرض کر لے اس کو چاہیے کہ جو اپنے اوپر فرض کیا ہے اسے دے چاہے ہر جمعہ کو چاہے ہر مہینے اور اللہ نے فرمایا ہے: اللہ کو قرض حسنہ دو اور یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اسے راہ خدا میں ظاہر بظاہر اور خفیہ خرچ کرتے ہیں اور ماعون (روزمرہ کی چیزیں بھی) اور یہ لوگوں عاریتاً دینا ان کا فرض ہے اور اپنے عزیزوں اور ہمسایوں پر احسان کرنا اور اللہ نے یہ بھی فرض کیا ہے علاوہ زکوٰۃ کے یہ بھی کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہٗ رحم کریں۔ جس نے اس فرض کو پورا کیا جو اللہ نے اس پر عائد کیا ہے تو وہ بری الذمہ ہوا اور شکر کیا اس نعمت کا جو اللہ نے اسے مال کی دی ہے اور شکریہ ادا کیا جو اللہ نے اسے وسعت رزق دے کر دوسروں پر فضیلت دی ہے اور اس کا شکریہ ہے کہ اللہ نے اسے ادائے فرض کی توفیق دی اور اس امر میں اسے مدد دی۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔20)

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کی جائے گی۔

حضرت سے مجوس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان کا کوئی نبی تھا؟ فرمایا کیا حضرت کے اس خط کی تمہیں خبر نہیں جو آپ نے اہل مکہ کو لکھا تھا کہ تم اسلام قبول کرو ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا، انہوں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو لکھا کہ آپ ہم سے جزیہ لے لیں اور ہم کو بتوں کی عبادت کیلئے چھوڑ دیں۔ حضرت نے لکھا میں جزیہ صرف اہل کتاب سے لیتا ہوں۔ انہوں نے حضرت کو جھٹلانے کیلئے لکھا: آپ لکھتے ہیں کہ آپ صرف اہل کتاب سے جزیہ لیتے ہیں حالانکہ آپ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ حضرت نے لکھا کہ مجوسیوں کا نبی تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا اور اس کی کتاب کو جلا دیا، ان کے نبی نے ان کو جو کتاب دی تھی وہ بارہ ہزار اوراق پر بیل کی جلد پر لکھی ہوئی تھی۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔127)

جو اسلام قبول نہ کرے اسے قتل کر دو۔

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا یا علی دعوت اسلام دیئے بغیر کسی قتل نہ کرنا، قسم خدا کی تمہارے ہاتھ پر اگر ایک شخص ایمان لے آئے تو وہ بہتر ہو گا اس سے کہ سورج طلوع ہو اور غروب ہو اس پر تمہاری حکومت میں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔618)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔619)

جو اللہ کو نہیں مانتے انہیں قتل کرو۔

فرمایا جب حضرت رسول خدا ﷺ کسی لشکر کو بھیجتے تو اس کے سردار کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے، پھر فرماتے جاؤ راہ خدا میں اللہ کے نام پر لڑو جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کو قتل کرو، اس میں معذوری ظاہر نہ کرو اور لوگوں کی گردن میں طوق نہ ڈالو، ان کی لاشوں کو مثلہ نہ کرو، بچوں کو اور سخت بیماروں کو قتل نہ کرو، درختوں کو نہ جلاؤ، ان کو تہہ آب نہ کرو، پھلدار درختوں کو نہ کاٹو اور کھیتوں کو نہ جلاؤ، تم کیا جانو شاید تم ان کی طرف محتاج ہو اور جن چوپایوں کا گوشت کھاتے ہو ان کی کوچیں نہ کاٹو شاید تمہیں ان کا گوشت کھانے کی ضرورت پیش آئے، جب مسلمانوں کے دشمن سے مڈ بھیڑ ہو تو ان کو تین باتوں میں سے ایک بات کو منظور کرنے کیلئے کہو، اگر وہ قبول کر لیں تو ان کو قتل کرنے سے باز آؤ اور ان کو دعوت اسلام دو اگر وہ قبول کر لیں تو اسلام کے بعد وہ ہجرت اختیار کریں، اگر ہجرت کریں تو ان سے کچھ نہ کہو اور اگر وہ ہجرت نہ کریں اور اپنے ہی شہروں میں رہنا چاہیں اور دار ہجرت میں داخل ہونے سے انکار کریں تو وہ بمنزلہ اعراب مومنین ہیں، ان سے وہی سلوک کیا جائے گا جو بدر مسلمان عربوں سے کیا جاتا ہے، مال غنیمت سے انہیں کچھ نہیں ملے گا اور جب تک وہ فی سبیل اللہ ہجرت نہ کریں تقسیم میں ان کی شرکت نہ کریں ۔ اگر ان دونوں باتوں سے وہ ہٹ جائیں تو ان کو جزیہ کی دعوت دو کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہو کر دیں، اگر وہ دے دیں تو قبول کر و اور ان کو قتل نہ کرو، درصورت انکار اللہ سے مدد مانگ کر ان سے ڈٹ کر جہاد کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کر لو تو اگر وہ یہ چاہیں کہ وہاں سے نکلیں حکم خدا کے مطابق تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ کہو کہ ہم اپنے حکم کے مطابق اندر آئیں گے جب یہ بات طے ہو جائے تو بعد میں ان کے ساتھ جو تمہارا دل چاہے عمل کرو ورنہ اگر تم نے ان کو حکم خدا پر رکھ کر چھوڑا تو تم کیا جانو کہ تم نے اس معاملہ کو طے کرنے میں صحیح فیصلہ کیا ہے یا غلط اور تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ اندر بلائیں اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر تو مت جاؤ بلکہ اپنی ذمہ داری پر اور اپنے باپوں اور بھائیوں کی ذمہ

داری پر جاؤ، اگر یہ ذمہ داری ٹوٹ جائے تو بہ نسبت خدا اور رسول کی ذمہ داری توٹنے کے تمہاری ذمہ داری کا ٹوٹنا تمہارے لئے روز قیامت زیادہ آسان ہو گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔621)

کسی کو دعوت اسلام دینے سے پہلے قتل نہ کرنا

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف مجھے بھیجا تو فرمایا اے علی! کسی کو دعوت اسلام دینے سے پہلے قتل نہ کرنا، قسم خدا کی اگر ایک بھی تمہارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمہارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہو گا جس پر سورج چمکے یا غروب ہو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔631)

ایک وضاحت:

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُر امن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے:

قرآن:

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ط ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (33/5)

ترجمہ: ”جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنیٰ ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیتا ہے تو اُسے معاف کیا جاسکتا ہے چنانچہ فرمایا۔"

قرآن:

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (34/5)

" مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پالو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

باب نمبر۔22

زکٰوۃ

اللہ نے قرآن میں زکٰوۃ، صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کا ذکر کر کے ضرور تمندوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے ،ان ضرور تمندوں میں سے بعض کا ذکر خصوصی طور پر کیا جیسے:

رشتہ دار، یتیم، مسکین، مسافر، مدد مانگنے والے، غلاموں کی رہائی کیلیئے۔(سورۃ البقرہ2۔177)

ماں باپ، رشتہ دار، یتیم، محتاج، مسافر۔(سورۃ البقرہ2۔215)

فقرا محتاج۔(سورۃ البقرہ2۔271)

فقرا، مساکین، عاملین، مولفۃ القلوب کیلیئے، غلام، قرض دار، مجاہدین، مسافر۔(سورۃ التوبہ 9آیت 60)

سائل اور محروم۔(سورۃ الذاریات 51،آیت۔19)(سورۃ المعارج 70،آیت۔25)وغیرہ

قرآن:

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

(سورۃ البقرۃ 2،آیت 177)

قرآن:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾

آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرما دیں: جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت 215)

قرآن:

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾

اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے (اس سے دوسروں کو ترغیب ہوگی)، اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لئے (اور) بہتر ہے، اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت 271)

قرآن:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

بیشک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والوں پر) اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے،

(سورۃ التوبہ 9، آیت 60)

قرآن:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾

اور اُن کے اموال میں سائل اور محروم (سب حاجت مندوں) کا حق مقرر تھا،

(سورۃ الذاریات 51، آیت 19)

قرآن:

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾

اور وہ (ایثار کیش) لوگ جن کے اموال میں حصہ مقرر ہے۔ مانگنے والے اور نہ مانگنے والے محتاج کا۔

(سورۃ المعارج 70، آیت 24 تا 25)

قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی سید ضرورتمند ہو تو اس کی مددمت کرو لیکن فروع کافی کی درج ذیل روایات میں سید کی مدد کرنے سے منع کیا جا رہا ہے:

زکوۃ بنی ہاشم پر حرام ہے۔

میں نے پوچھا کون سا صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے؟ فرمایا زکوۃ۔ میں نے کہا ان میں سے ایک دوسرے کا صدقہ تو لے سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔222)

زکوۃ نبی پر حرام ہے اور تمام اماموں پر حرام ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بنی ہاشم سے اگر کوئی زکوۃ لینا چاہے تو اسے دے دو کیونکہ وہ ان پر حلال ہے زکوۃ حرام ہے نبی پر اور ان کے بعد کے امام پر اور تمام آئمہ پر۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔222)

جو اپنے مال کی پوری زکوۃ دے گا اور اسے حقداروں تک پہنچا دے گا اس سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا تھا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے مال کی پوری زکوۃ دے دے گا اور اسے حقداروں تک پہنچا دے گا تو اس سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا تھا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔29)

جو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ یہ مال کہاں سے حاصل کیا۔

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ مرد سخی صاحب حسن خلق ہوتا ہے، اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے، رحمت خدا اس سے متصل رہتی ہے جب تک وہ داخل جنت ہو، اللہ نے کسی نبی و وصی کو نہیں بھیجا مگر سخی بنا کر، خدا کے سب نیک بندے سخی ہوتے ہیں۔ میرے والد نے مرتے دم تک مجھے سخاوت کی وصیت کی اور فرمایا جو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تو نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔81، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔191)

جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے واجب نماز بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہے اس سونے کے بھرے ہوئے گھر سے جو امور نیک میں صرف کیا جائے تا آنکہ وہ ختم ہو جائے، پھر فرمایا اور نہیں بہتری ہے اس کیلئے جو سونے کے بیس گھر ضائع کر دے پچیس درہم کے عوض، میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو زکوٰۃ سے منع کرے۔ جب تک زکوٰۃ نہ دی جائے نماز قبولیت سے رکی رہے گی۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔30)

سوال ہوا ہر ہزار پر پچیس درھم زکوٰۃ کیوں ہے؟ فرمایا اللہ نے حساب لگایا اموال و مساکین کا، پس ہر ہزار پر پچیس کو ان کیلئے کافی پایا، اگر کافی نہ پاتا تو زیادہ کر دیتا۔

ابو جعفر احول نے کہا: مجھ سے ایک زندیق نے کہا: ہر ہزار پر پچیس درہم زکوٰۃ کیوں ہے؟ میں نے کہا یہ ایسا ہی ہے جیسے نماز تین دو اور چار رکعت، اس نے مان لیا پھر میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملا اور اس کے متعلق پوچھا فرمایا: اللہ نے حساب لگایا اموال و مساکین کا، پس ہر ہزار پر پچیس کو ان کیلئے کافی پایا۔ اگر کافی نہ پاتا تو زیادہ کر دیتا، یہ سن کر میں اس زندیق کے پاس آیا اور میں نے یہ جواب اسے سنایا، اس نے کہا یہ مسئلہ اونٹوں کی پشت پر حجاز سے آیا ہے، اگر میں کسی کی اطاعت کرنے والا ہوتا تو اس کلام والے کی اطاعت کرتا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔36)

ایک شخص مال چھوڑ کر مر گیا اور وصیت کی حج کی، تو اس رقم سے پہلے کوئی حج کرے گا بعد میں زکوۃ ادا کی جائے گی۔

میں نے کہا ایک شخص مر گیا اور اس پر پانچ سو درہم زکوۃ ہے اور حج بھی ہے اور اس کا ترکہ تین سو درہم ہے، اس نے حج کی وصیت کی اور یہ کہ زکوۃ کا قرضہ دیا جائے۔ فرمایا پہلے اس سرمایہ سے حج کیا جائے اور باقی سے زکوۃ۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔94)

جو مستحق زکوۃ ہو کر زکوۃ نہ لے وہ ایسے ہے جیسے زکوۃ واجب کو روکنے والا۔

مجھ سے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تارک زکوۃ یعنی مستحق زکوۃ ہو کر زکوۃ نہ لینے والا ایسا ہے جیسے زکوۃ واجب کو روکنے والا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔122)

باب نمبر۔23

ختم نبوت

قرآن میں زنا کی سزا سنگسار نہیں اور نہ ہی مانعین زکٰوۃ کی سزا قتل ہے لیکن درج ذیل روایت میں کہا جارہا ہے کہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہو گا تو وہ مانعین زکٰوۃ کو قتل کریں گے گویا خلاف قرآن عمل کریں گے۔ یادرکھیں سابقہ الہامی کتاب کو صرف نئی الہامی کتاب ہی اپڈیٹ کر سکتی ہے لہٰذا یہ روایت عقیدہ ختم نبوت کے بھی خلاف ہے، ملاحظہ کیجئے:

مستقبل میں آنے والے نبی کی خبر

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے اسلام میں دو خون حلال کئے ہیں، ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کرے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد کا ظہور ہو گا۔ جب ظہور ہو گا تو آپ بحکم خدا بغیر شہادت طلب کئے حکم صادر فرمائیں گے، زن شوہر دار سے زنا کرنے والے کو سنگسار کریں گے اور مانع زکٰوۃ کی گردن ماریں گے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکٰوۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔28)

باب نمبر۔24

موت کا وقت مقرر

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے:

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو موٴخر نہیں ہوتا۔ کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔

(سورۃ نوح 71، آیت نمبر۔4)

قرآن کے برعکس درج ذیل روایت ملاحظہ کیجئے:

صدقہ دینے سے موت ٹل گئی۔

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کے کوئی اولاد نہ تھی پھر بیٹا پیدا ہوا، اس سے کہا گیا شادی کی رات مر جائے گا، وہ لڑکا ٹھہرا رہا، جب عروسی کی رات آئی تو اس نے ایک بوڑھے ضعیف کو دیکھا، لڑکے کو اس پر رحم آیا، اس نے اسے بلایا اور کھانا دیا۔ سائل نے کہا تو نے مجھے زندہ کیا اللہ تجھے زندہ رکھے ۔ایک آنے والے نے لڑکے کے باپ سے کہا اپنے بیٹے سے پوچھ کہ اس نے کیا کیا؟ باپ نے پوچھا تو اس نے بتایا آنے والا دوبارہ آیا خواب میں اور اس نے کہا اللہ نے تیرے بیٹے کو تیرے لئے زندہ رکھا اس صدقہ کی وجہ سے جو اس نے بڈھے کو دیا تھا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔138)

باب نمبر۔25

شفاعت

شفاعت کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس} ۔اِس کے بعد شفاعت کے معنے سفارش اِس لیے ہوگئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس} ۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قرآن:

وَجَآئَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (21/50)

ترجمہ: ” اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔“

{سورۃ ق سورہ نمبر50 آیت نمبر21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کردیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا،اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قرآن:

مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (255/2)

ترجمہ: ” کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر255}

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ نبا 37تا38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

قرآن:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (86/43)

ترجمہ:'' جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے،اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔''(سورۃ الزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں،قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (123/48,2/2)

ترجمہ:''اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا،اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر123}

اِس کے برعکس فروعِ کافی کا موقف ملاحظہ کیجئے:

جس کے ذمے دنیا بھر کے گناہ ہوں،اگر وہ میری ذریت کی مدد کرے گا تو روز قیامت میں اس کی شفاعت کروں گا۔

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں روز قیامت چار گروہوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ دنیا بھر کے گناہ اس کے ذمہ ہوں ، اوّل جس نے میری ذریت کی مدد کی۔ دوسرے وہ جس نے میری ذریت کی مال سے مدد کی سختی میں۔ تیسرے جس نے میری ذریت کی مدد کی زبان و دل سے۔ چوتھے جو میری اولاد کی مدد کرے ضروریات میں جبکہ لوگ ان سے تعلقات منقطع کر لیں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔223)

جو میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے گا، روز قیامت میں اس کا بدلہ دوں گا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی میرے اہل بیت میں سے کسی سے بھی اچھا سلوک کرے گا، میں روز قیامت اس کا بدلہ دوں گا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔222)

باب نمبر۔26

شب قدر

اللہ کا فرمان ہے:

قرآن:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۙ سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ وتار ہو چکی تھی، نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئی اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزارہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات در حقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہو گی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن وسلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخرالامر زمین اپنے نشوونما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات (تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں (تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی احادیث قابل غور ہیں۔

شب قدر کو تلاش کرو۔

شب قدر کے متعلق فرمایا کہ اسے تلاش کرو اکیسویں اور تئیسویں شب میں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔364)

شب قدر میں انسان کی موت، ولادت، اطاعت، معصیت، خیر و شر لکھ دیا جاتا ہے۔

آیہ انا انزلنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ فرمایا ہاں لیلۃ القدر ہر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے ،قرآن لیلۃ القدر ہی میں نازل ہوا ہے، اس میں ہر امر حکیم کو جدا جدا بیان کیا جاتا ہے اور ہر شے جو اس سال میں ہوئی ہے اسی کے مثل اگلے سال میں مقرر کی جاتی ہے، از قسم خیر ہو یا شر، اطاعت یا معصیت، ولادت ہو یا موت، یا رزق، پس اس سال کیلئے معین ہو جائے گا، وہ ایک امر یقینی ہوگا اور مشیت الٰہی اس میں ناقد ہو گی۔ میں نے کہا شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا عمل صالح از قسم نماز و زکوٰۃ و دیگر امور خیر بہتر ہوتے ہیں ان ہزار مہینوں کے عمل سے جن میں شب قدر نہ ہو، اگر اللہ اس طرح مومنین کے عمل میں اضافہ نہ کرتا تو وہ اس حد تک نہ پہنچتے لہٰذا اللہ یوں حسنات کو زیادہ کرتا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔366)

رمضان کی 19، 21 اور 23 تاریخ کو اگلے سال ہونے والے امور لکھ دیئے جاتے ہیں۔

فرمایا ۱۹ ویں رات میں اندازہ ہے اور ۲۱ ویں رات میں حکم اللہ کا ہے اور ۲۳ ویں رات میں جاری کرنا ان امور کا جو سال گزشتہ کی طرح اگلے سال ہونے والے ہیں اور اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔369)

اگر لیلۃ القدر نہ رہے تو قرآن ہی اٹھ جائے۔

حضرت سے کسی نے پوچھا شب قدر اب بھی ہر سال ہوتی ہے؟ حضرت نے فرمایا اگر لیلۃ القدر نہ رہے تو قرآن ہی اٹھ جائے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔367)

رزق نصف شعبان کو نہیں بلکہ 19، 21 اور 23 رمضان کو تقسیم کیا جاتا ہے۔

لوگوں نے کہارزق تو تقسیم ہوتے ہیں نصف ماہ شعبان میں، فرمایاوہ ایسا نہیں وہ تقسیم ہوتے ہیں ۱۹، ۲۱، اور ۲۳ ماہ رمضان کو، انیس کو دو چیزیں جمع ہوتی ہیں اور ۲۱ کو ہر امر حکیم میں تفریق ہوتی ہے اور ۲۳ ویں کو ان امور کا اجرا ہوتا ہے جن کا ارادہ اللہ نے کیا ہو اور اللہ نے فرمایا ہے کہ شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے، میں نے پوچھا دو کے جمع ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا خدا جمع کرتا ہے جس کا ارادہ کیا ہو تقدیم وتاخیر ارادہ وقضا کے متعلق، میں نے کہا کیا مراد ہے جاری کرنے سے ۲۳ ویں شب کو، فرمایا وہ ۲۱ ویں شب کو اس کے اجرا کو جدا کرتا ہے اور پھر اس میں بدا واقع ہوتا ہے (محو واثبات) جب ۲۳ ویں شب آتی ہے تو ان امور کا حتمی طور پر اجرا ہوتا ہے جن کو اللہ نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔367)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔368)

تفسیر: لیلۃ القدر بنی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت سے بہتر ہے۔

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں بنی امیہ کو اپنے بعد منبر پر چڑھتے دیکھا کہ وہ بہکا کر لوگوں کو غلط راستہ پر لے جا رہے ہیں، پس آپ صبح کو بہت رنجیدہ اور ملول نظر آئے، جبریل نازل ہوئے اور اس حزن وملال کا سبب پوچھا، آپ نے اپنا خواب بیان فرمایا۔ جبریل نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا مجھے اس امر کی اطلاع نہیں پھر آسمان کی طرف گئے اور کچھ دیر کے بعد آیات قرآنی لے کر نازل ہوئے اور کہا خدا فرماتا ہے اگرچہ ہم نے ان کو چندروز کیلئے راحت دے دی ہے اس کے بعد جو ان کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہوگا اس عارضی دولت کی بنا پر انہیں ہمارے عذاب سے نجات نہ ملے گی پھر سورہ انا انزلنا نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ لیلۃ القدر بنی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت سے بہتر ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔368)

باب نمبر۔27

اعتکاف

اعتکاف کا مادہ (ع۔ک۔ف) ہے اس کے لغوی معنی ہیں رکنا یا روکنا، کسی چیز کے ساتھ وابستہ رہنا، پریشان چیزوں کو سنوارنا، بکھرے ہوئے موتیوں کو لڑی میں پرو دینا، معاملات کو درست کرنا۔ قرآنی سسٹم میں مسجد محض نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہوتی بلکہ یہ قرآنی نظام کا مرکزی مقام ہوتا ہے جہاں مملکت کے مختلف امور انجام پاتے ہیں۔ بعض اوقات ہنگامی حالات میں مملکت کے خاص امور کی انجام دہی کیلئے بعض لوگوں کو مرکز میں رکنا پڑتا ہے، انہیں قرآن کی اصطلاح میں معتکف کہتے ہیں۔ معتکفین کو ہدایت کی گئی کہ اعتکاف کے دوران جنسی جذبات کے خیالات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو:

قرآن:

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا

جب تم مساجد میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو عورتوں سے مباشرت (میل جول یا جماع) نہ کرو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جاؤ۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت۔187)

حج کے عاکفین (سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔125) کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ وہاں عالمی مسائل کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے اور پوری انسانیت کی فلاح کیلئے غور و فکر کیا جاتا ہے اور لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔

پھر جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اعتکاف کا مطلب دنیاوی معاملات سے قطع تعلق ہو کر مسجد میں ٹینٹ لگا کر دس دن تک زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنا لیا گیا۔ حالانکہ دنیا سے لاتعلق ہو کر محض "عبادت" کیلئے گوشہ نشینی اختیار رہبانیت کہلاتا ہے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے:

قرآن:

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ

اور رہبانیت (یعنی عبادتِ الٰہی کے لئے ترکِ دنیا اور لذّتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا،

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔27)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ اسلام ہر زمانے کیلئے کتنا جدید ترین نظام تھا لیکن مذہبی پیشوائیت نے اسے کیا سے کیا بنا دیا، ملاحظہ فرمائیے:

حضور ﷺ نے ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کیا۔

جب ماہ رمضان کا عشرہ آخر ہوتا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کرتے، آپ کیلئے کمبل کا ایک قبہ بنایا جاتا اور عبادت کیلئے مضبوط کمر باندھتے اور آپ کا فرش لپیٹ دیا جاتا۔ لوگ کہنے لگے حضرت نے عورتوں کے پاس جانا ترک کر دیا ہے۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا ایسا نہیں تھا آپ نے عورتوں سے ترک تعلق نہیں کیا تھا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔396)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔396)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔396)

جس عورت کا شوہر غائب ہو اور وہ آجائے درآنحالیکہ وہ عورت اس کے اذن سے اعتکاف میں ہو، شوہر کے آنے کی خبر پا کر وہ گھر آئے اور اپنے شوہر کیلئے تیار ہو، یہاں تک کہ وہ اس سے ہمبستر ہو۔

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا شوہر غائب ہو اور وہ آجائے درآنحالیکہ وہ عورت اس کے اذن سے اعتکاف میں ہو، شوہر کے آنے کی خبر پا کر وہ اپنے گھر آئے اور اپنے شوہر کیلئے تیار ہو یہاں تک کہ وہ اس سے ہمبستر ہو، فرمایا اگر وہ مسجد سے تین دن گزارنے سے پہلے نکلی ہے اور اس نے اعتکاف میں کوئی شرط نہیں رکھی تھی تو اس پر وہی کفارہ ہو گا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔399)

باب نمبر۔28

تسبیح

کائنات کی ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

آسمانوں اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں، وہ زبردست باحکمت ہے۔

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔1)

مزید حوالہ جات:

(سورۃ الحشر 59، آیت نمبر۔1)

(سورۃ الحشر 59، آیت نمبر۔24)

(سورۃ الصف 61، آیت نمبر۔1)

(سورۃ الجمعہ 62، آیت نمبر۔1)

(سورۃ التغابن 64، آیت نمبر۔1)

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔44)

پرندے بھی اللہ کی تسبیح میں مشغول رہتے ہیں

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے، لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔

(سورۃ النور 24، آیت نمبر۔41)

آپ نے پڑھا کہ پرندے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جبکہ درج ذیل روایت میں ہیں کہ پرندے اللہ کی تسبیح کو ترک بھی کر دیتے ہیں:

کوئی طائر شکار نہیں ہوتا مگر ترک تسبیح کے بعد۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کوئی طائر شکار نہیں ہوتا مگر ترک تسبیح کے بعد اور کسی مال پر مصیبت نہیں آتی مگر ترک زکوٰۃ کے بعد۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر۔32)

باب نمبر۔29

بدھ

فرمان خداوندی ہے کہ دن اور رات کو اللہ نے بنایا ہے۔ ہم فروع کافی کے مصنف کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمارے علم میں اضافہ کیا کہ اللہ نے بدھ کے روز آگ کو بنایا:

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا

ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لئے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرمادیا ہے

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔12)

بدھ کے دن آگ کو پیدا کیا گیا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ان دو جمعراتوں کے روزوں کے متعلق جن کے بیچ میں جمعہ ہو۔ فرمایا پنجشنبہ وہ دن ہے کہ اس میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور بدھ وہ دن ہے جس میں آگ کو پیدا کیا گیا، پس روزہ اس کی سپر ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔271)

ماضی میں جو عذاب بھی آیا بدھ کے روز آیا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بدھ کو روزہ اس لئے رکھا جاتا ہے کہ زمانہ ماضی میں جس قوم پر عذاب آیا ہے اسی روز آیا ہے لہٰذا اس دن روزہ مستحب قرار دیا گیا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔271)

باب نمبر۔30

حج بدل جائز ہے۔

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔ مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے، اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا، اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے، اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔ اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ’’آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے‘‘ {سورۃ الفاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 43، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 77، سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 23، سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 38}۔

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا: ’’آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے‘‘ {سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50}۔

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں، اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔ طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، صحت، بیماری اور موت وغیرہ۔ اس میں اِنسان کے اِختیار و ارادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہو گی۔ اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروالوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے، جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے، یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے، وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔ دوسری

صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے، سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔ جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے، اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں "باعزّت شہری" ہوتے ہیں اور جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآنی نظریۂ زندگی

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔ اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریۂ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریۂ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ از خود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اِس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ "آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے"۔ {سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28، سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70}

اَجر دوسروں کو منتقل نہیں کیا جا سکتا :

یہاں ہم وہ قرآنی آیات بیان کرنا چاہتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ اِنسان دُنیا میں جو عمل بھی کرتا ہے اُس کا اثر صرف اُس کی اپنی ذات پر مرتّب ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے کی ذات پر، یعنی یہ ہو نہیں سکتا کہ چوری کرنے کا اِرادہ میں کروں

لیکن اِس کے بُرے اثرات کسی دوسرے شخص کی ذات پر مرتّب ہو جائیں یا عملِ صالح میں کروں لیکن اِس کے خوشگوار نتائج کسی اور کی ذات پر مرتّب ہو جائیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ط (46/41)

ترجمہ: ”جس نے اچھے عمل کیے تو اپنی ذات کیلئے کیے اور جس نے بُرائی کی اُس کا وبال اُسی پر ہوگا۔“

{سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 46}

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ج

”کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

{سورۃ الانعام 6 آیت 165}

قرآن:

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـــًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ 2 آیت 48}

قرآن:

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـــًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ

اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ط وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔"(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خیال سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

قرآن:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10

آیت 41۔ سورۃ ھود 11 آیت 35۔ سورۃ البقرہ 2آیت 272۔ سورۃ العنکبوت 29آیت 6۔ سورۃ الفاطر 35 آیت 18۔ حٰم السجدۃ 41آیت 46۔ سورۃ الانعام 6آیت 52۔ سورۃ یونس 10 آیت 41۔ سورۃ النور 24آیت 54۔ سورۃ السبا 34آیت 25۔ سورۃ الزمر 39آیت 39۔ سورۃ الشوریٰ 42آیت 15۔ سورۃ الانعام 6آیت 165۔ سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔ سورۃ الزمر 39آیت 7۔ سورۃ النجم 53آیت 38۔ سورۃ العنکبوت 29آیت 33۔ سورۃ التحریم 66آیت 10۔ سورۃ الاحزاب 33آیت 30۔

اِن آیات میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اِنسان کے اچھے یا بُرے عمل کا فائدہ یا نقصان صرف اُسی کو ہوتا ہے لیکن فروع کافی کی درج ذیل احادیث میں قرآن کی درج بالا آیات کا اِنکار کیا جا رہا ہے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حج بدل جائز ہے

فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ایک بوڑھے آدمی سے جس نے ابھی تک حج نہیں کیا تھا اگر تم چاہو تو کسی دوسرے کو تیار کرو کہ وہ تمہاری طرف سے حج کر آئے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔134)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔134)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔134)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔134)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔135)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔135)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔135)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔136)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔140)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔140)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔140)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر۔141)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر۔141)

باب نمبر۔31

تقدیر

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ’’ آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سوایمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔‘‘

{سورۃ الکہف سوہ نمبر18آیت نمبر29}

قرآن:

كُلُّ نَفْسٍ مبِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)

ترجمہ: ’’ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔‘‘

{سورۃ المدثر سورہ نمبر74آیت نمبر38}

اِنسان اپنے اعمال سے اچھا یا بُرا بنتا ہے اور اپنے اعمال سے جنّتی یا دوزخی ہوتا ہے لیکن فروع کافی کی درج ذیل روایتیں ملاحظہ کیجئے جن میں لکھا ہے کہ سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے:

کون کون حج کرے گا؟ یہ پہلے سے لکھا ہوا ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ابراہیم و اسمٰعیل کو بِنائے کعبہ کا حکم ہوا اور تعمیر مکمل ہو گئی تو ابراہیم رکن پر آئے اور آواز دی حج کیلئے آ، حج کیلئے آ، اور اگر کہتے حج کیلئے آؤ تو یہ خطاب صرف انہی لوگوں سے ہوتا جو اس وقت وہاں موجود تھے لیکن انہوں نے کہا حج کیلئے آ، پس لبیک کہا ان نطفوں نے جو اصلاب رجال میں تھے پس جس نے دس بار کہا وہ دس بار حج کرے گا اور جس نے پانچ بار کہا وہ پانچ بار کرے گا اور جس نے زیادہ کہا وہ زیادہ بار اور جس نے ایک بار کہا وہ ایک بار حج کرے گا اور جس نے نہیں کہا اسے حج نصیب نہ ہو گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔36)

رزق پہلے سے لکھا ہوا ہے، کم یا زیادہ۔

حسن کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ دیا پس خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم سے قبل کے لوگ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے، ان کے علما اور دینی پیشواؤں نے انہیں گناہوں سے منع نہیں کیا، جب یہ لوگ گناہوں پر اصرار کرتے رہے تو علما اور دینی پیشواؤں نے انہیں گناہوں سے نہیں روکا اس لئے ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ پس اچھائیوں کی ہدایت کرو اور برائیوں سے روکتے رہا کرو۔ جان لو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کسی کی موت کو نزدیک کرتے ہیں نہ کسی کی روزی کیلئے رکاوٹ بنتے ہیں۔ بے شک رزق ہر شخص کیلئے بارش کے قطروں کی طرح آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہے جو خدا نے کم یا زیادہ اس کیلئے مقرر کر دیا ہوتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے اہل یا مال یا جان میں کسی کمی کا سامنا ہو اور وہ اپنے بھائی کے اہل یا مال یا جان میں کثرت دیکھے تو اس پر حسد نہ کرے کیونکہ یقینی طور پر مرد مسلم خیانت سے پاک ہوتا ہے، وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا جو ظاہر ہو جائے تو اس کے تذکرہ سے اسے شرمندگی اٹھانی پڑے اور جس سے ذلیل آدمیوں کو جرأت بڑھے وہ اس کامیاب جواری کی مانند ہے جو جوئے کے تیروں کا پانسہ پھینک کر پہلے ہی مرحلے میں ایسی جیت کا متوقع ہوتا ہے جس سے اسے فائدہ حاصل ہو اور گزشتہ نقصان کی بھی تلافی ہو جائے۔ اسی طرح مرد مسلم جو خیانت سے پاک ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے دو اچھائیوں میں سے ایک کا منتظر رہتا ہے، یا تو اللہ کی طرف سے بلاوے کا کہ اللہ کے پاس اس کیلئے نعمتیں ہیں اور یا اللہ کی طرف سے (دنیاوی) نعمتوں کا۔ اس صورت میں اس کے پاس مال بھی ہوتا ہے، اولاد بھی اور عزت نفس بھی برقرار رہتی ہے۔ بے شک مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور نیک عمل آخرت کی کھیتی ہے اور اللہ بعض لوگوں کیلئے دونوں کو یکجا کر دیتا ہے، پس اللہ سے ایسا ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور عمل کرو مگر لوگوں کو دکھانے اور سنانے کیلئے نہیں۔ بے شک جو غیر اللہ کیلئے عمل انجام دیتا ہے تو اللہ اس عمل کو اس کیلئے قرار دے دیتا ہے جس کیلئے وہ کیا گیا ہو۔ ہم اللہ سے شہیدوں کے مراتب، سعادت مندوں کی زندگی اور انبیا کی رفاقت کا سوال کرتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔43)

حضرت علی بن حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں (اشیا کی) قیمتوں کی زیادتی پر بحث چھڑی تو آپ نے فرمایا مہنگائی کی ذمہ داری میرے اوپر نہیں ہے بلکہ اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر عائد ہوتی ہے، اگر سستا ہو تب بھی وہ ذمہ دار ہے، ہم نہیں ہیں۔

علی بن محمد بن عبداللہ قمی نے احمد بن ابو عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل قصیر سے، انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا اور اس نے ابی حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کی بارگاہ میں (اشیا کی) قیمتوں کی زیادتی پر بحث چھڑی تو آپ نے فرمایا: مہنگائی کی ذمہ داری میرے اوپر نہیں ہے بلکہ اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر عائد ہوتی ہے، اگر نرخ سستا ہو تب بھی وہ ذمہ دار ہے ہم نہیں ہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔88)

رزق پہلے سے لکھا ہوا ہے

سدیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے درخواست کی کہ اللہ سے عرض کریں کہ جب ہماری خواہش ہو تو ہم پر بارش برسائے اور جب ہماری خواہش ہو تو اسے روک دے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نے خدا سے یہ التجا کی تو خداوند عالم نے فرمایا: اے موسیٰ! ان کیلئے ایسا ہی ہو گا۔ چنانچہ موسیٰ نے انہیں یہ خبر پہنچا دی تو انہوں نے خوب کھیتی باڑی کیا اور کسی چیز کو نہ چھوڑا، پھر بارش ان کی خواہش کے مطابق ہوئی اور ان کی خواہش کے مطابق بارش رک گئی۔ تو ان کی کھیتیاں گویا پہاڑوں اور گھنے درختوں کی طرح ہو گئیں، پھر انہوں نے فصل کو کاٹا تو کچھ حاصل نہ ہوا تو وہ چیخ و پکار کرتے ہوئے حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا: ہم نے آپ سے درخواست کی تھی کہ اللہ سے عرض کریں کہ آسمان سے جب ہم چاہیں بارش برسائے تو ہماری دعائیں مستجاب ہوئیں لیکن یہ تو ہمارے لئے نقصان کا باعث بنی۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پالنے والے! بنی اسرائیل کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اس پر چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ ایسا کس لئے؟ عرض کیا: انہوں نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ تیرے حضور عرض کروں کہ جب وہ چاہیں بارش ہو اور جب وہ چاہیں بارش رک جائے تو ان کی خواہش قبول ہو گئی لیکن یہ تو ان کیلئے نقصان کا سبب بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ میں نے بنی اسرائیل کیلئے جو مقرر کر دیا تھا وہ اس پر راضی نہ ہوئے تو میں نے ان کی خواہش کو قبول کر لیا تو وہ ہوا جو تم نے دیکھا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔125، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔398)

خداوند عالم کی اپنی مخلوق پر ناپسندیدگی اور غضب کی نشانی یہ ہے کہ ان کے حاکم ظالم و جابر ہوں اور ان کے مال تجارت مہنگے ہوں۔

قاسم بن اسحاق نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسندیدگی کی علامت اپنی مخلوق کی طرف یہ ہے کہ ان کے حاکم عادل ہوں اور ان کے مال تجارت سستے ہوں (اس کے برعکس) خداوند عالم کی اپنی مخلوق پر ناپسندیدگی اور غضب کی نشانی یہ ہے کہ ان کے حاکم ظالم و جابر ہوں اور ان کے مال تجارت مہنگے ہوں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔228)

شب قدر میں انسان کی موت، ولادت، اطاعت، معصیت، خیر و شر لکھ دیا جاتا ہے۔

آیہ انا انزلنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ فرمایا ہاں لیلۃ القدر ہر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے ،قرآن لیلۃ القدر ہی میں نازل ہوا ہے، اس میں ہر امر حکیم کو جدا جدا بیان کیا جاتا ہے اور ہر شے جو اس سال میں ہوئی ہے اسی کے مثل اگلے سال میں مقرر کی جاتی ہے، از قسم خیر ہو یا شر، اطاعت یا معصیت، ولادت ہو یا موت، یا رزق، پس اس سال کیلئے معین ہو جائے گا، وہ ایک امر یقینی ہو گا اور مشیت الٰہی اس میں ناقد ہو گی۔ میں نے کہا شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا عمل صالح از قسم نماز و زکوٰۃ و دیگر امور خیر بہتر ہوتے ہیں ان ہزار مہینوں کے عمل سے جن میں شب قدر نہ ہو، اگر اللہ اس طرح مومنین کے عمل میں اضافہ نہ کرتا تو وہ اس حد تک نہ پہنچتے لہٰذا اللہ یوں حسنات کو زیادہ کرتا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔366)

رمضان کی 19، 21 اور 23 تاریخ کو اگلے سال ہونے والے امور لکھ دیئے جاتے ہیں۔

فرمایا ۱۹ ویں رات میں اندازہ ہے اور ۲۱ ویں رات میں حکم اللہ کا ہے اور ۲۳ ویں رات میں جاری کرنا ان امور کا جو سال گزشتہ کی طرح اگلے سال ہونے والے ہیں اور اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔69، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔369)

باب نمبر۔32

متعہ

متعہ ! اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلیئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر، اس کی رضا مندی سے کچھ دیر کیلیئے عارضی نکاح کر لینا متعہ کہلاتا ہے۔ قرآن نے (24/4) میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔ متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لہٰذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجیے (2/24)۔ اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے (25/4)۔ قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متعہ (زنا) کی اجازت دی ہوگی۔ درج ذیل احادیث میں آپ کیلیئے دعوتِ فکر ہے :

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واللہ ! متعہ افضل ہے، وہ مطابق قرآن و سنت ہے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واللہ متعہ افضل ہے، وہ مطابق قرآن و سنت ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔163)

باب نمبر۔33

غلام لونڈیوں کے مسائل

عرب کے قبائل عموماً ایک دوسرے سے جنگیں لڑتے رہتے تھے،اِن جنگوں میں جو لوگ قید ہو جاتے،اُنہیں غلام اور لونڈیاں بنالیا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اعلانِ نبوّت کے وقت غلام لونڈیاں پورے عرب کی آبادی کا 75فیصد تھے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے غلامی کادروازہ بند کردیا۔قرآن میں ہے کہ جنگی قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑدو اور اگر وہ فدیہ نہ دے سکیں تو مفت ہی چھوڑدو،مطلب یہ کہ اُنہیں اپنا غلام بنا کر نہ رکھو۔پوری آیت ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿47/4﴾

ترجمہ:" پھر جب کافروں سے تمہاری مُڈ بھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔جب اُن کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید وبند سے گرفتار کرو(پھر اِختیار ہے)کہ خواہ اِحسان رکھ کر چھوڑدو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو(خود)ہی اِن سے بدلہ لے لیتا لیکن(اُس کا منشا یہ ہے کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعے سے لے لے۔جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کردیئے جاتے ہیں اللہ اُن کے اعمال ہر گز ضائع نہ کرے گا۔"

{سورۃ محمد سورہ نمبر47آیت نمبر4}

قرآن کا حکم آنے سے پہلے جن لوگوں کو غلام اور لونڈیاں بنایا جاچکا تھا،اللہ تعالیٰ نے اُن کی آزادی کے سامان پیدا کر دیئے۔ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر177

سورۃالبلد سورہ نمبر90آیت نمبر13

سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 33

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 92

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 89

سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 3

قرآن کے اس اعلان کے بر خلاف اصول کافی میں غلام لونڈیوں کا سلسلہ جاری و ساری ہے، ملاحظہ کیجئے:

کنیز خرید لو اور نکاح کر لو

اسماعیل بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا اہل ذمہ کی کنیز خریدنے کے بارے میں جبکہ وہ اپنی غلامی کا اقرار کرے، فرمایا اگر وہ اپنی غلامی کا اقرار کرے تو خرید لو اور نکاح کر لو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔309)

رومی عورتوں کی خرید و فروخت کی اجازت ہے

ابراہیم بن عبدالحمید نے حضرت ابی عبدالحسن علیہ السلام سے رومی عورتوں کو خریدنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا ان کو خریدو اور فروخت کرو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔309)

چوری شدہ غلام خریدنے میں کوئی حرج نہیں

رفاعہ نخاس نے حضرت ابی الحسن علیہ السلام سے عرض کیا: بیشک اہل روم ”صقالیہ“ پر لوٹ مار کرتے ہیں پھر رومی لوگ ان کے بچوں، غلام اور کنیزوں کو چرا کر لاتے ہیں اور کنیزیں غلاموں کی طرف مائل ہو جاتی ہیں تو رومی غلاموں کو خصی کر دیتے ہیں پھر ان کو بغداد کے تاجروں کے پاس لے جاتے ہیں تو ان غلاموں کے خریدنے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ چرا کر لائے ہیں اور انہوں نے بغیر آپس کی جنگ کے ان پر لوٹ مار کی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان کے خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، رومیوں نے ان کو دار الشرک سے دار السلام کی طرف منتقل کر دیا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔310)

جسمانی عیب والی لونڈیاں غلام مت خریدو

ابو جمیلہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! تمہارا کیا مشغلہ ہے؟ میں نے عرض کیا: بردہ فروشی۔ ارشاد فرمایا: میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھو، ایسے کی خریداری نہ کرو جس میں جسمانی عیب اور اخلاقی برائی ہو اور عہد و پیمان کی پابندی کرو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر۔311)

بالغہ کنیز کو چھ ماہ تک حیض نہ آئے تو

داؤد بن فرقد نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک بالغہ کنیز کو خریدا، چھ ماہ تک اس کو حیض نہیں آیا اور نہ وہ حاملہ ہوئی۔ آنجناب علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس جیسی دوسری کنیز کو ماہواری آتی ہو یا اس کی سن رسیدگی کی وجہ سے نہ ہو تو پھر یہ عیب ہے، اسے مسترد کیا جاسکتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔316)

حاملہ کنیز کو واپس کیا جائے یا نہیں

ابن سنان نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے حاملہ کنیز کو خرید لیا، اسے اس کنیز کے حمل کا علم نہ تھا اس لئے اس سے مباشرت کر لی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کنیز کو اس کے پہلے مالک کو واپس کر دیا جائے اور اس کی قیمت کے دسویں حصہ کا نصف بھی، اس لئے کہ اس نے اس سے نکاح کیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنیز حاملہ نہ ہو اور اس کے (نئے) مالک نے اس سے مباشرت کر لی ہو تو اسے واپس مت کرو البتہ اس کے عیب کی مقدار کے مطابق اس کی قیمت میں کمی کی جائے گی۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔316)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔316)

کنیز سے مباشرت کی اور عیب پائے تو کیا کیا جائے

طلحہ بن زید نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ سنایا کہ جس نے ایک کنیز خریدی اور اس سے ہمخوابی کی، اس کے بعد اس نے کنیز میں عیب پایا تو آپ نے فرمایا: کنیز کی قیمت کا تعین اس کے صحیح اور عیب دار کے فرق کی نسبت سے کر لے اور فروخت کرنے والا خریدار کو زائد قیمت جو اس نے وصول کی ہے لوٹا دے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔317)

مباشرت کے بعد کنیز میں عیب پایا گیا

منصور بن حازم نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس شخص کے متعلق جس نے کنیز کو خرید کر اس سے مباشرت کی تھی فرمایا: اگر مباشرت کے بعد اس کنیز میں کوئی عیب پایا گیا تو خریدار کنیز کو بیچنے والے کو لوٹا نہیں سکتا لیکن بیچنے والا خریدار کو اتنی رقم واپس کرے گا جو عیب کی وجہ سے کم ہوتی ہو۔ میں نے آپ سے عرض کیا: کیا یہ ارشاد حضرت علی علیہ السلام کا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔317)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔317)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔317)

کنیز خرید کر مباشرت کی تو اسے حاملہ پایا تو کیا کیا جائے؟

عبدالرحمن بن ابی عبداللہ نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کنیز خرید کر اس کے ساتھ مباشرت کی تو کنیز کو حاملہ پایا فرمایا کنیز کو واپس کیا جائے اور اس کے ساتھ کوئی چیز دے دی جائے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔317)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔318)

کنیز کو بچہ جنوادیا بعد میں معلوم ہوا کہ کنیز چوری کی تھی

ہمارے اصحاب حدیث میں سے ایک نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کنیز کو بچہ جنوادیا، بعد میں معلوم ہوا کہ اس کنیز کو چرا کر فروخت کیا گیا تھا۔امام علیہ السلام نے فرمایا: کنیز کا مالک اپنی کنیز کو لے لے اور خریدار بچہ کی قیمت کنیز کے مالک کو دے کر اپنے بچے کو لے لے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔318)

کنیز کنواری سمجھ کر خریدی مگر پتا چلا کہ وہ کنواری نہیں

سماعہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے کنیز کو اس خیال سے خریدا کہ وہ کنواری ہے لیکن پتا چلا کہ وہ کنواری نہیں ہے۔امام علیہ السلام نے فرمایا: خریدار کنیز کو واپس نہ کرے اور نہ اس پر کوئی اور چیز لازم ہو گی، ممکن ہے کہ اس کا کنوارہ پن کسی مرض یا کسی حادثہ کی وجہ سے زائل ہو گیا ہو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔318)

کنیز کی شرمگاہ پر بال نہیں پائے

ابی لیلیٰ کے فرزند سے مروی ہے کہ اس کے پاس ایک شخص دعویٰ لے کر آیا اور کہا: اس شخص نے اس کنیز کو مجھے بیچا تھا تو میں نے اس کی شرمگاہ پر بال نہیں پائے اور میں سمجھتا ہوں کہ کبھی اس کے بال اُگے ہی نہ ہوں گے۔ فرزند ابی لیلیٰ نے اس سے کہا: لوگ ایسی چیزوں کے بھی حیلے بہانے بناتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مسئلہ کو (قاضی کے سامنے) لے جاتے ہیں تو تمہیں یہ چیز ناپسند کیوں ہوئی؟ اس نے کہا: اے قاضی! اگر اس مقام پر بال کا نہ ہونا عیب شمار کیا جاتا ہے تو تُو میرے حق میں فیصلہ کر، تاکہ میں تیرے پاس سے جاؤں اس لئے کہ میں اپنے شکم میں اذیت محسوس کر رہا ہوں۔ پھر وہ (بے چینی کے مارے ایک دروازے سے) آیا اور دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا۔ پھر محمد بن مسلم ثقفی آئے تو اس شخص نے ان سے کہا کہ اس عورت کے متعلق حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام سے کیا روایت کرتے ہو جس کی شرمگاہ پر بال نہ ہوں۔ کیا یہ اس کیلئے عیب شمار ہو گا؟ محمد بن مسلم نے اس شخص سے کہا: جس کے مقام معروف پر بال نہ ہو نص کی صورت میں اس مسئلہ کا حل نہیں جانتا لیکن مجھ سے حضرت ابی جعفر (امام محمد باقر علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا انہوں نے اپنے پدر گرامی سے، انہوں نے اپنے آباطاہرین علیہم السلام سے اور انہوں نے حضرت پیغمبر اسلام ﷺ سے نقل فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر چیز جو اصل خلقت (یعنی پیدائشی طور پر) ہوتی ہے اس پر اضافہ یا نقص

ہو تو وہ عیب ہے۔ تو فرزند ابی لیلیٰ نے اس شخص سے کہا یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ تب وہ شخص اپنی قوم کے پاس گیا اور قوم کو فیصلہ سے آگاہ کر دیا کہ اس چیز کا نہ ہونا عیب ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔318)

لطف اندوز ہونے کا معاوضہ دو

زرارہ نے حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص بازار سے کنیز خرید تا ہے پھر اسے بچہ جنوا دیتا ہے۔ اس کے بعد ایک شخص آتا ہے اور گواہ پیش کرتا ہے کہ کنیز اس کی ہے، نہ وہ فروخت کی گئی ہے نہ بخشش میں دی گئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس کنیز کو مالک کو لوٹا دیا جائے اور اسے لطف اندوز ہونے کا معاوضہ دیا جائے گو یا معاوضہ اس بچہ کی قیمت ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔318)

کنیز کو کنواری سمجھ کر خریدے لیکن اسے کنواری نہ پائے

یونس نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے کنیز خریدی یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ کنواری ہے لیکن اسے کنواری نہیں پایا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: بیچنے والا خریدار کو زائد قیمت لوٹا دے اگر بیچنے والے کو یقین ہو کہ خریدار سچا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔319)

کنیز کی شرمگاہ میں ہڈی آجائے جو مباشرت سے روکے تو یہ عیب ہے

ابن فضال نے حضرت ابی الحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کنیز کو چار عیوب کی وجہ سے لوٹایا جا سکتا ہے (۱) جنون (۲) جذام (۳) برص (سفید داغ والی بیماری) (۴) قرن الحدبہ سوائے اس کے کہ وہ سینے میں ہو جس سے کمر دب جاتی ہے اور سینہ نکل آتا ہے۔

نوٹ: قرن اس ہڈی کو کہتے ہیں جو عورتوں کی شرمگاہ میں عمر زیادہ ہونے پر پیدا ہو جاتی ہے جو شوہر کو مباشرت سے روکتی ہے۔ (مراۃ العقول، صفحہ 247، جلد 19)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔319)

اگر کوئی غلام و کنیز کو خریدے اور ان کے اندر یہ عوارض پیدا ہو جائیں جنون، کوڑھ پن، برص اور قرن تو حکم شرع یہ ہے کہ غلام یا کنیز کو اس کے مالک کو لوٹایا جا سکتا ہے تاریخ خرید سے ایک سال تک۔

علی بن اسباط نے حضرت ابی الحسن الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حیوان کی خرید و فروخت میں خریدار کو تین دن تک سودے کو ختم کرنے کا حق ہے اور غیر حیوان کے سودے میں بیچنے والے اور خریدار کے ایک دوسرے سے جدا ہونے تک (یہ حق حاصل ہے) اور اگر (غلام یا کنیز میں) سال کے اندر کوئی عارضہ پیدا ہو جائے تو سال کے بعد خریدار اس چیز کو واپس کر سکتا ہے۔ میں نے پوچھا: سال کے اندر عوارض پیدا ہو جانے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: جنون، کوڑھ پن، برص اور قرن۔ اگر کوئی غلام و کنیز کو خریدے اور ان کے اندر یہ عوارض پیدا ہو جائیں تو حکم شرع یہ ہے کہ غلام یا کنیز کو اس کے مالک کو لوٹایا جا سکتا ہے تاریخ خرید سے ایک سال تک۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔319)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر۔319)

مشترک کنیز کے ساتھ ایک ساتھی نے مباشرت کر لی تو کیا کیا جائے

عبداللہ بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے ان اشخاص کے بارے میں پوچھا جن کے درمیان ایک کنیز مشترک ہے۔ انہوں نے اس کنیز کو شرکا میں سے کسی کے پاس امانت رکھا تو اس شراکت دار نے اس کنیز سے مباشرت کر لی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس شریک خیانت کار سے اپنے حصے کی مقدار کو چھوڑ کر جو اس کا حصہ نہیں تھا اس کے بقدر اسے پیٹا جائے گا اور کنیز کی قیمت کا تعین کیا جائے گا اور خائن اس کے مطابق دیگر شرکا کو ادا کرے گا۔ اگر یہ قیمت اس سے کم ہوئی جس پر اسے خریدا گیا تھا تو پہلی ہی قیمت کو حتمی قرار دیا جائے گا اور اگر آج لگائی ہوئی قیمت اس سے زیادہ ہوئی تو پھر اس زیادہ قیمت کو ہی حتمی قرار دیا جائے گا۔ اور وہ کم حیثیت ہو گئی ہے کیونکہ اس سے مباشرت کر لی گئی ہے۔ میں نے کہا: اگر شرکا میں سے کوئی اس کنیز کو اس (خائن) سے خریدنا چاہے؟ فرمایا: وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن اس کنیز کے استبرا کے بعد اور شرکا کے سوا کوئی اور خریدنا چاہے تو اسے (خائن کی طرف سے مقررہ) قیمت ادا کرنی ہو گی۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔96، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔321)

جب دو غلاموں نے ایک دوسرے کو خرید لیا

ابی سلمہ نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے دو افراد کے متعلق فرمایا جو کہ دونوں غلام ہیں ،ان کے آقاؤں نے ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ رکھا ہے،وہ دونوں اپنے اپنے مال سے خرید وفروخت کرتے ہیں ۔ان دونوں کے درمیان سخت کلامی ہوئی تو ایک غلام دوسرے غلام کے آقا کے پاس بھاگتے ہوئے گیا اور دوسرا غلام پہلے غلام کے آقا کے پاس گیا،وہ دونوں طاقت میں مساوی ہیں تو ایک غلام نے دوسرے غلام کو اس کے آقا سے خرید لیا اور دوسرے غلام نے پہلے غلام کو اس کے آقا سے خرید لیا اور دونوں اپنے مقام پر واپس آئے اور ہر ایک نے دوسرے کو پکڑ کر کہا: تو میرا غلام ہے، میں نے تجھے تیرے آقا سے خریدا ہے۔امام علیہ السلام نے فرمایا: ان کے درمیان اس جگہ سے فیصلہ کیا جائے گا جہاں سے یہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے، دونوں راستوں کو ناپا جائے گا۔قریب والا دور والے سے اوّل مانا جائے گا۔اور اگر دونوں فاصلے برابر ہوں تو ان کو اپنے آقاؤں کو واپس کر دیا جائے گا کہ وہ دونوں ساتھ ساتھ آئیں اور ساتھ ساتھ الگ ہوں مگر ان دونوں میں سے ایک پہلے آیا ہو تو وہ پہلا ہے اگر وہ چاہے تو دوسرے کو فروخت کرے یا نہ کرے (یعنی اپنے پاس غلام بنا کر رکھے) لیکن پہلے منزل پر پہنچنے والا اپنے غلام کو مارنے پیٹنے کا حق نہیں رکھتا۔اور دوسری روایت میں ہے کہ اگر ان دونوں کی مسافت برابر ہو تو ان دونوں میں قرعہ اندازی کی جائے اور قرعہ جس کے نام پر نکل آئے وہ دوسرے کا غلام ہو گا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔96، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔322)

مال ختم ہوا تو (ماں بیٹی میں سے) ایک کنیز بیچ دی

معاویہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں یمن سے قیدیوں کو لایا گیا، جب یہ لوگ جحفہ میں پہنچے تو ان کے اموال ختم ہو گئے تو انہوں نے ایک قیدی کنیز فروخت کر دی جس کی ماں ان کے ساتھ تھی۔جب یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو اس کے رونے کی آواز آنحضرت ﷺ نے سنی، فرمایا: یہ رونا کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے خدا کے رسول ﷺ! ہمارا نفقہ ختم ہو گیا تھا تو ہم نے اس کی بیٹی کو فروخت کر دیا تو آپ نے فروخت شدہ کنیز کی قیمت بھیج کر اسے واپس بلا لیا اور فرمایا: اگر فروخت کرنا ہو تو ماں بیٹی دونوں کو ساتھ فروخت کرو یا دونوں کو ساتھ رکھو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔323)

کم عمر کنیز خریدنے کی اجازت ہے

عمرو بن ابی نصر نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ایک چھوٹی کم عمر کنیز خرید سکتا ہے؟ آنجناب نے فرمایا: اگر کنیز اپنے والدین سے بے نیاز ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔324)

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ولد الزنا اچھائی کا حامل نہیں ہو گا اور نہ کبھی اس کا فروخت کرنا اچھا ہوتا ہے۔

ابی خدیجہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ولد الزنا اچھائی کا حامل نہیں ہو گا اور نہ کبھی اس کا فروخت کرنا اچھا ہوتا ہے اور ممراز اپنے سات آبا تک اچھا نہیں ہو گا۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ ممراز کیا ہوتا ہے؟ فرمایا ایک شخص حرام کی کمائی کرے اور اس کمائی سے شادی کرے یا کوئی کنیز خریدلے اور اس سے بچہ ہو تو یہ بچہ ممراز ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔334)

زنا سے پیدا ہونے والی کنیز کو فروخت کر کے اس رقم سے حج کرنا منع ہے۔

ابی بصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری ایک کنیز زنا کی پیداوار ہے کیا میں اس کنیز کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے حج کر سکتا ہوں یو شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہ حج کرو اور نہ اس رقم سے شادی کرو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔335)

کنیز سے جماع کیا لیکن مالک کو خبر نہ ہوئی تو یہ عمل حرام نہیں

حلبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ وہ اپنی کنیز کو رہن میں دے دیتا ہے کیا وہ اس کنیز سے مباشرت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے رہن میں اسے قبول کیا ہے وہ دونوں کے درمیان حائل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: اگر کنیز پر تخلیہ میں قدرت پالی جائے اور رہن والے اسے نہ جان سکیں آپ اسے کیسا دیکھتے ہیں؟ فرمایا ہاں میں اس کو اس پر حرام نہیں جانتا ہوں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔353)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر۔354)

بردہ فروشوں کے دلال کا بیان

بردہ فروشوں کے دلال کا بیان ہے: میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کیلئے ایک کنیز خریدی تو آپ نے مجھے چار دینار عطا کئے لیکن میں نے انہیں لینے سے اجتناب کیا تو آنجناب علیہ السلام نے فرمایا: انہیں لازماً لے لو۔ تب میں نے انہیں لیا تو آپ نے فرمایا (البتہ) فروخت کرنے والے سے (کچھ) نہ لو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔439)

ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کبھی ہم کسی شخص کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے کنیز خریدے اور ہم اسے کچھ دے دیتے ہیں، فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

عبداللہ بن سنان نے کہا: میرے والد نے سنا کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا، آنجناب سے عرض کیا گیا: کبھی ہم کسی شخص کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے زمین، گھر، غلام یا کنیز خریدے اور ہم اسے کچھ دے دیتے ہیں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔439)

ابراہیم کرخی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کیلئے ایک کنیز خریدی۔

ابراہیم کرخی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کیلئے ایک کنیز خریدی۔ پس جب (بردہ فروش) درہموں کو پرکھنے لگا تو میں نے کہا ان میں (کچھ) کمی کردو۔ آنجناب نے فرمایا: نہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے سودا طے کئے جانے کے بعد قیمت میں کمی کرانے کو منع کیا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔143، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔441)

زید شحام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک کنیز لا کر پیش کی۔

زید شحام کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک کنیز لا کر پیش کی اور زیادہ دام حاصل کرنے کیلئے اسے فروخت کرنے میں دیر کی۔ پھر معاملہ طے پا گیا تو آنجناب نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان میں نے آپ سے مول تول اس لئے کی کہ یہ کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے۔ اب میں نے آپ کیلئے دس دینار کم کر دیئے۔ پس فرمایا افسوس یہ تو سودا طے پا جانے سے پہلے ہی ہونا تھا، کیا تم تک نبی ﷺ کا یہ ارشاد نہیں پہنچا: سودا طے پا جانے کے بعد کمی کرنا حرام ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔143، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔441)

ایک جوان کی ایک کنیز سے دوستی تھی تو اس کنیز نے جوان کو چار ہزار درہم دیئے اور کہا کہ جب ہمارے درمیان اختلاف ہو جائے تو یہ چار ہزار درہم مجھے واپس کر دینا۔

محمد بن ابوصباح نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک جوان کی ایک کنیز سے دوستی تھی تو اس کنیز نے جوان کو چار ہزار درہم دیئے اور اس سے کہا: جب ہمارے درمیان اختلاف ہو جائے تو یہ چار ہزار درہم مجھے واپس کر دینا۔ جوان نے اس رقم کو کاروبار میں لگایا اور اس سے منافع حاصل کیا، پھر اس جوان نے شادی کر لی اور اب چاہتا ہے کہ توبہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا: اسے چار ہزار درہم واپس کر دے اور منافع خود اس کا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔159، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔488)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔159، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔488)

باپ بیٹے کی کنیز سے مباشرت کر سکتا ہے اگر بیٹے نے کنیز سے مباشرت نہ کی ہو۔

محمد بن مسلم نے حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹے کے مال کا محتاج ہے۔ تو فرمایا باپ بیٹے کا مال کھا سکتا ہے اگر فضول خرچی نہ ہو۔ نیز فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ بیٹا باپ کے مال سے کچھ بھی نہیں لے سکتا جب تک اس کی طرف سے اجازت نہ ہو اور باپ بیٹے کی کنیز سے مباشرت کر لے اگر بیٹے نے کنیز سے مباشرت نہ کی ہو، یہ روایت بھی ذکر کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔182)

درہم ملیں گے، بیٹی نہیں ملے گی

ابی علا کہتا ہے کہ میں نے حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کو کچھ (گمشدہ) مال ملا اور وہ اس مال کے مالک کی شناخت کیلئے اعلان کرتا رہا یہاں تک کہ سال گزر گیا، پھر اس نے اس مال سے ایک خادمہ (کنیز) کو خریدا، تب اس مال کا مالک آیا تو معلوم ہوا کہ اس نے جس کنیز کو ان درہموں سے خریدا تھا وہ صاحب مال کی بیٹی تھی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: صاحب مال کو صرف اس کے درہم ملیں گے اور اسے بیٹی نہیں ملے گی بلکہ اس کو اپنا اصلی مال ملے گا ،اس کی بیٹی تو قوم کی کنیز ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔189)

باب نمبر۔34

داؤد کا گناہ بنی اسرائیل پر

فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾

یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اُس" نے سعی کی ہے

(سورۃ النجم 53،آیت 38تا39)

نیز دیکھیے:

سورۃ الزمر 39،آیت 7

سورۃ الفاطر 35،آیت 18

سورۃ الاسرا 17،آیت 15

سورۃ الانعام 6،آیت 164

سورۃ یونس 10،آیت نمبر۔41

قرآن:

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ 2آیت 48}

قرآن:

وَاتَّقُوا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ

اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔"(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خیال سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

قرآن:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد

13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت 33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت 35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت 6۔سورۃ الفاطر 35 آیت 18۔حٰم السجدۃ 41آیت 46۔سورۃ الانعام 6آیت 52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت 54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت 15۔سورۃ الانعام 6آیت 165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت 38۔سورۃ العنکبوت 29آیت 33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت 30۔

اِن آیات میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ کسی انسان کا بوجھ کسی دوسرے انسان پر نہیں ڈالا جائے گا اور اِنسان کے اچھے یا بُرے عمل کا فائدہ یا نقصان صرف اُسی کو ہوتا ہے لیکن فروع کافی کی درج ذیل حدیث میں قرآن کی درج بالا آیات کا اِنکار کیا جا رہا ہے۔حدیث ملاحظہ کیجیے :

اللہ نے داؤد کا گناہ بخش دیا اور داؤد کا گناہ بنی اسرائیل پر ڈال دیا۔

ابو اسحاق خراسانی نے ایک راوی سے نقل کیا ہے کہ خداوند عالم نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ میں نے تمہارے گناہ کو بخش دیا اور تمہارے گناہ کے ننگ و عار کو بنی اسرائیل پر ڈال دیا۔حضرت داؤد نے عرض کی پروردگار یہ کس طرح ہو گا جبکہ تو ظالم نہیں ہے تو ارشاد باری ہوا کہ بنی اسرائیل نے تمہارے روکنے پر جلدی نہیں دکھائی (سست روی کا مظاہرہ کیا)۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔44)

باب نمبر۔35

قرض

اللہ نے حضور ﷺ کے متعلق فرمایا:

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ

اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔

(سورۃ الضحیٰ 93،آیت نمبر۔8)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا

اے ایمان والو! نبیِ (مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے (پھر وقت سے پہلے پہنچ کر) کھانا پکنے کا انتظار کرنے والے نہ بنا کرو، ہاں جب تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو (وہاں سے اُٹھ کر) فوراً منتشر ہو جایا کرو اور وہاں باتوں میں دل لگا کر بیٹھے رہنے والے نہ بنو۔ یقیناً تمہارا ایسے (دیر تک بیٹھے) رہنا نبیِ (اکرم) کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (اُٹھ جانے کا کہتے ہوئے) شرماتے ہیں اور اللہ حق (بات کہنے) سے نہیں شرماتا، اور جب تم اُن (اَزواجِ مطّہرات) سے کوئی سامان مانگو تو اُن سے پسِ پردہ پوچھا کرو، یہ (ادب) تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے بڑی طہارت کا سبب ہے، اور تمہارے لئے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم اُن کے بعد ابد تک اُن کی اَزواجِ (مطّہرات) سے نکاح کرو، بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے،

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔53)

درج بالا دونوں آیات سے پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ مالی لحاظ سے کمزور نہیں تھے، ایک غریب آدمی آئے روز کئی کئی لوگوں کی دعوتیں کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا، لیکن فروع کافی کا مصنف حضور ﷺ کو غریب و نادار ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے، ملاحظہ کیجئے:

جب رسول خدا ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ مقروض تھے، حسنؓ کی وفات ہوئی تو وہ مقروض تھے، امام حسینؓ جب شہید ہوئے تو مقروض تھے۔

معاویہ بن وہب کا بیان ہے میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایک انصاری کا انتقال ہوا اور اس پر دو دینار کا قرضہ تھا تو آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز نہیں پڑھائی اور (اصحاب سے) فرمایا: اپنے ساتھی پر نماز پڑھو یہاں تک کہ اس کے رشتہ داروں سے اس کی طرف سے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی گئی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ صحیح ہے۔ پھر فرمایا: پیغمبر اسلام ﷺ نے ایسا اس لئے کیا تا کہ لوگ اس سے سبق لیں ، ایک دوسرے کے حق کو ادا کریں اور قرضہ کو بے وقعت اور حقیر نہ سمجھیں ورنہ جب رسول خدا ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ مقروض تھے، جب حسن علیہ السلام کی وفات ہوئی تو وہ مقروض تھے اور جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آپ مقروض تھے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔108)

پیغمبر اسلام ﷺ نے قرض کو زمین میں اللہ تعالیٰ نے طوق (زنجیر) قرار دیا ہے، جب خداوند عالم کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو قرض کے طوق کو اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے۔

انہی اسناد سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر اسلام ﷺ نے کہ قرض کو زمین میں اللہ تعالیٰ نے طوق (زنجیر) قرار دیا ہے ، جب خداوند عالم کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو قرض کے طوق کو اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشۃ، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔122)

باب نمبر۔36

حکم عدولی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ط وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

(31/3)

ترجمہ: ’’ آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 31}

قرآن:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ج وَمَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا **(80/4)**

’’ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُو گردانی کی تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔‘‘

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 80}

قرآن:

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسولؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کر لے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 65}

قرآن:

رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46}

قرآن:

رسولؐ کی اطاعت کرو۔

سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر32۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر132۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر172 ۔ سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر59۔سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر92۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر1۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر20۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر24۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر59۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر70۔سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر33۔سورۃ الحجرات سورہ نمبر49آیت نمبر14۔سورۃالمجادلہ سورہ نمبر58آیت نمبر13۔سورۃالتغابن سورہ نمبر64آیت نمبر12)

قرآن:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر100۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر64۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر117۔سورۃیوسف سورہ نمبر12آیت نمبر108۔سورۃالشعراء سورہ نمبر26آیت نمبر215۔سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر285۔سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر46۔سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر7۔سورۃالنور سورہ نمبر24آیت نمبر51}

غور کیجیے اللہ تعالی، قرآنِ مجید میں اعلان فرمارہاہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کیاکرتے تھے لیکن فروع کافی کی درج ذیل حدیث میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ملاحظہ کیجیے:

صحابیؓ نے حضور ﷺ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

زرارہ نے حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا: سمرہ بن جندب کا کھجور کا درخت ایک انصاری کے احاطہ میں تھا اور انصاری کا مکان باغ کے دروازہ پر تھا، وہ جب اپنے کھجور کے درخت کی طرف جاتا تو اجازت نہیں لیتا تھا تو انصاری نے اس سے کہا کہ جب (کھجور کی طرف) جایا کرو تو اجازت لے لیا کرو۔ سمرہ نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔جب اس نے انکار کیا تو انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کی شکایت کی اور واقعہ گوش گزار کیا۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور جو انصاری نے بیان کیا تھا اور اس کی شکایت اس کے سامنے رکھی پھر فرمایا

جب تم وہاں جانا چاہو تو اجازت لے لیا کرو۔ اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اس کے انکار پر (اس درخت کو) خریدنے کی پیشکش کی گئی اور ماشااللہ قیمت بھی سامنے رکھ دی گئی لیکن اس نے بیچنے سے انکار کیا۔ تب فرمایا تمہارے لئے یہ سمجھنا (اور یقین کرنا) ہے کہ یہ درخت تمہیں جنت میں لے جانے میں مدد کرے گا۔ لیکن اس نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) اس پیشکش کو بھی قبول کرنے سے اعراض کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاری کو حکم دیا جاؤ اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر اسے دے دو کیونکہ نہ (دوسرے کو) نقصان دو نہ تمہیں نقصان پہنچایا جائے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔149، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔454)

باب نمبر۔37

حضرت معاویہؓ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صحابہؓ کے بارے میں فرمایا کہ ''اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی''۔ لیکن فروع کافی کے مندرجات بھی لائق توجہ ہیں، ملاحظہ کیجئے:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے،

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔100)

معاویہ اس امت کا فرعون تھا۔ اس نے بیت اللہ کے حاجیوں کو داخلے سے روکا۔ معاویہ ہی زنجیر والا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ دوزخی ایسی ہی زنجیر میں جکڑے ہوں گے جس کا طول ستر ہاتھ ہوگا۔ چونکہ وہ خدا پر ایمان نہیں لائے لہٰذا انہیں جکڑ لو۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے معاویہ پہلا وہ شخص ہے جس نے مکہ میں اپنے گھر کے دروازے میں دو کواڑ لگوائے اور بیت اللہ کے حاجیوں کو داخلے سے روکا حالانکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اس شہر والا اور باہر والا بادیہ نشین برابر ہے جب تک کہ وہ حج پورا کرے اور معاویہ ہی وہ زنجیر والا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ دوزخی ایسی ہی زنجیر میں جکڑے ہوں گے جس کا طول ستر ہاتھ کا ہوگا چونکہ وہ خدا پر ایمان نہیں لائے لہٰذا انہیں جکڑ لو اور معاویہ اس امت کا فرعون تھا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔92)

باب نمبر۔38

لوگوں کے اعمال ایک نہر میں ڈالے جاتے ہیں

قرآن میں ہے کہ انسان جو عمل بھی کرتا ہے اللہ کو اس کا علم ہے اور اس کے علاوہ انسان کے ہر عمل کو اللہ کے مقرر کردہ نمائندے لکھ رہے ہیں، یہ تو تھی قرآن کی بات دوسری طرف فروع کافی میں ہے کہ انسان کے اعمال کو ہر ہفتے بعد ایک نہر میں ڈال دیا جاتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا، اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا

(سورۃ الکہف 18، آیت نمبر۔49)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ

مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں ہم اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں ۔اور (ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کررہے ہیں ۔کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو۔

(سورۃ ق 50، آیت نمبر۔16 تا 18)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۔ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۔ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۔ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ

ہرگز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم لوگ جزا وسزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر نگراں مقرر ہیں ۔ایسے معزز کاتب۔ جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔

(سورۃ الانفطار 82، آیت نمبر۔ 9 تا 12)

ملتزم کے قریب جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں ہر پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔

میں نے حضرت سے ملتزم کے متعلق پوچھا کس وجہ سے اسے فضیلت ہے اور کہا وہاں پڑھا جائے فرمایا اس کے قریب جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں ہر پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔ 200، حدیث نمبر۔ 3، صفحہ نمبر۔ 500)

باب نمبر۔39

بادشاہ کا (چوری شدہ) مال خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اللہ نے چوری کو جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا مقرر کی ہے، جبکہ فروع کافی کی درج ذیل روایت میں کہا جا رہا ہے کہ اگر بادشاہ کی چوری کر کے وہ مال فروخت کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، ملاحظہ کیجئے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور چور، خواہ عورت ہو یا مرد، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اُن کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔38)

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے ان دو اماموں (یعنی حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام) میں سے کسی ایک سے چوری اور خیانت کا مال خریدنے کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا: جائز نہیں مگر یہ کہ چوری یا خیانت کا مال دوسرے مال سے مخلوط ہو چکا ہو اور اگر چوری کا مال بعینہ موجود ہو تو اس کا خریدنا جائز نہیں مگر یہ کہ وہ بادشاہ کا مال ہو تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔339)

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(177/2)

ترجمہ: ''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ(134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَاب

(195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کردُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

”لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔“

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 3 4 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن فروع کافی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

نماز مغرب کا وضو کرنے سے دن کے گناہ معاف اور نماز فجر کا وضو کرنے سے رات کے گناہ معاف

فرمایا امام علیہ السلام نے جو نماز مغرب کیلئے وضو کرے تو یہ کفارہ ہو گا ان گناہوں کا جو اس نے دن میں کیے ہوں گے سوائے گناہان کبیرہ کے، اور جو صبح کو وضو کرے تو کفارہ ہو گا ان گناہوں کا جو رات میں کیے ہوں گے سوائے گناہان کبیرہ کے جو اس نے کیے ہوں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔45، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔123)

وضو کے دوران جس جس عضو پر پانی ڈالا جاتا ہے اس اس عضو کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ وہ مکہ میں لوگوں سے بات چیت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد اصحاب کے پاس بیٹھے یہاں تک کہ سورج نکل آیا، لوگ ایک ایک کر کے اٹھ کھڑے ہوئے مگر دو شخص بیٹھے رہے، ایک انصاری تھا، دوسرا ثقفی۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا میں سمجھ گیا تم دونوں کی کوئی حاجت ہے جسے تم بیان کرنا چاہتے ہو، اگر تم کہو تو میں بیان کر دوں، انہوں نے کہا حضور ﷺ ہی بیان فرمائیں کیونکہ آپ کا بیان جہالت کو روشن کرنے والا ہوگا اور شک کو دور کرنے والا اور ایمان کو برقرار رکھنے والا ہوگا۔ فرمایا اے بھائی ثقیف! تو اس لئے آیا ہے کہ مجھ سے اپنے وضو اور نماز کے متعلق پوچھے کہ اس میں تیرے لئے بہتری کیا ہے۔ رہا وضو تو جب تم اپنا ہاتھ وضو کیلئے برتن میں ڈالتے ہو اور بسم اللہ کہتے ہو تو سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب منہ پر چلو ڈالتے ہو تو تم نے اپنی آنکھوں سے نظر کر کے اور اپنے منہ سے بول کر جو گناہ کئے ہیں وہ سب جھڑ جاتے ہیں اور جب تم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا تو جو گناہ داہنے اور بائیں ہاتھ سے کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں اور جب پیروں کا مسح کرتے ہو تو جو گناہ پیروں سے چل کر کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں، یہ ہے تمہارا وضو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔45، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔125)

جو مغرب کو وضو کرے تو یہ اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہے اور جو صبح کو وضو کرے تو یہ رات میں کیے گئے گناہوں کا کفارہ ہے۔

راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ حضرت نے میرے سامنے ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔ جب مغرب کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا وضو کر لو، میں نے کہا میں وضو سے ہوں، فرمایا اگرچہ تم وضو سے ہو لیکن جو کوئی مغرب کیلئے وضو کرے گا تو وہ اس دن کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے اور جو صبح کو وضو کرے گا تو ان تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔45، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔126)

ناگہانی موت مومن کیلئے گناہوں میں تخفیف کا باعث ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرگ ناگہانی گناہوں میں تخفیف کا باعث ہے مومن کیلئے اور باعث سخت عذاب ہے کافر کیلئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔177)

بخار مومن کیلئے جہنم سے نجات اور عذاب نار سے بچانے والا ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار موت کو کھینچنے والا ہے اور زمین اللہ کا قید خانہ ہے اور نجات ہے جہنم سے اور ہر مومن کو عذاب نار سے بچانے والا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔177)

مرض کی حالت میں ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مرض کی حالت میں ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔180)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔181)

بخار کی عجیب و غریب برکتیں

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک رات بخار کا اجر ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو رات کا اجر دو سال کی عبادت اور تین رات کا اجر ستر سالہ عبادت کے برابر ہے۔ اگر وہ ستر سال زندہ نہ رہے فرمایا اس کے ماں باپ کے ستر سالہ عبادت کے، اگر وہ بھی زندہ نہ ہوں فرمایا اس کے رشتہ داروں کو ملے گا اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اس کے پڑوسیوں کو ثواب ملے گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔181)

ایک رات کا بخار کفارہ ہوتا ہے اس کے ماقبل اور مابعد گناہوں کا۔

ایک رات کا بخار کفارہ ہوتا ہے اس کے ماقبل اور مابعد گناہوں کا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔182)

جو مومن تین دن بیمار رہے، اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔

فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے (حدیث قدسی) کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو مومن تین دن بیمار رہے اور اپنے کسی عیادت کرنے والے سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت میں اور خون کو بہترین خون میں تبدیل کر دوں گا۔ پس اس کیلئے عافیت ہی عافیت ہے، کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں، جب میں اس کی روح قبض کروں گا تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاؤں گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب تتمہ ثواب المرض، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔182)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب تتمہ ثواب المرض، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔182)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب تتمہ ثواب المرض، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔183)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب تتمہ ثواب المرض، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔182)

ایک رات بیمار رہنے والے کیلئے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی ایک رات کو بیمار ہو اور اس بیماری کو اچھی طرح قبول کرے تو خدا اسے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب دیتا ہے۔ کسی نے پوچھا کیا مراد ہے اچھا قبول کرنے سے؟ فرمایا اپنے مرض کی شکایت نہ کرے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب تتمہ ثواب المرض، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔183)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب تتمہ ثواب المرض، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔183)

جو اپنے مرض سے لوگوں کو آگاہ کرے اور وہ عیادت کو آئیں تو مریض کے ہر عیادت کرنے والے پر دس گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

فرمایا مریض کو چاہیے اپنے مرض سے لوگوں کو آگاہ کرے تا کہ وہ اس کی عیادت کریں جس کا اجر انہیں بھی ملے اور مریض کو بھی، کسی نے کہا عیادت کرنے والوں کا اجر اگر ہے تو ٹھیک ہے، اس کے پاس جمع ہوں گے لیکن مریض کو اجر

کیسا؟ فرمایا اس لئے کہ اس نے اکتساب حسنات کا لوگوں کو موقع دیا، اس لئے دس نیکیاں اس کے نام پر لکھی اور اس کے دس گناہ محو کئے جائیں گے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔185)

عیادت کرنے والے پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اسے جنت میں ایک حصہ ملتا ہے۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مرض میں اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اگر صبح کا وقت ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتا ہے تو صبح تک، اور جنت کا ایک حصہ اس کو ملتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔188)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔188)

جس نے مرتے وقت کلمہ پڑھ لیا اسے آگ نہیں جلائے گی۔

فرمایا حضرت نے اگر ایک بت پرست انسان بھی مرتے وقت خدا کی تعریف اس طرح کرے جیسے تم کرتے ہو تو آگ اس کے بدن کو کبھی نہ جلائے گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔194)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔194)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔194)

یہ کلمہ پڑھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

فرمایا مومن کو مومن غسل دے، جب اس کو کروٹ دلائے تو کہے یااللہ یہ تیرے مومن بندہ کا بدن ہے، اس کی روح اس سے نکل گئی ہے اور دونوں کے درمیان جدائی ہو گئی ہے، عفو کر عفو کر سوائے گناہان کبیرہ کے باقی ایک سال کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔250)

یہ کلمہ پڑھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی مومن کو غسل دیتے وقت کہے عفوک عفوک تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔251)

مردہ کو غسل دینے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فرمایا موسیٰؑ نے وقت مناجات اپنے رب سے کہا کیا ثواب ہے مردہ کو غسل دینے کا؟ فرمایا اللہ اس کے گناہ اس طرح دھو دیتا ہے جیسے وہ بطن مادر سے پیدا ہوا ہو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔251)

مومن کا جنازہ پڑھنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔262)

جنازے کے پیچھے چلنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔262)

جو کسی مسلم کا جنازہ پڑھے اس کیلئے روز قیامت چار شفاعتیں ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔263)

جنازہ اٹھانے سے چالیس عدد کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔42، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔264)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔42، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔264)

جو جنازہ کا پایہ پکڑے اس کے پچیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، جو چاروں طرف سے اٹھائے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔42، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔264)

جو بیٹے کی وفات پر صبر کرے اس کیلئے جنت ہے۔

حضرت نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مومن کا لڑکا مرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، اللہ اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں کے بیٹے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں ہاں، خدا کہتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے تیری حمد کی اور تیری طرف رجوع کی۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے: تم نے اس کے دل کا چین لے لیا اور آنکھوں کی ٹھنڈک، مگر اس نے میری طرف رجوع کی، بس اس کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔327)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔328)

جس کے دو بچے فوت ہو گئے وہ جنتی ہے۔

فرمایا جو مسلمان اپنے دو لڑکوں کو پہلے بھیج دیتا ہے تو وہ باذن خدا اس کے اور نار جہنم کے درمیان دو پردے بن جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔328)

جس کی اولاد اس کی حیات میں مر جاتی ہے وہ جنتی ہے۔

فرمایا جس کی اولاد اس کی حیات میں مر جاتی ہے وہ سبب بن جاتی ہے اس کیلئے حجاب نار بن جاتی ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔329)

وقت مصیبت اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو بندہ وقت مصیبت اناللہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے اور جب کبھی مصیبت اور نزول مصیبت کے وقت ایسا کہتا ہے تو جتنے گناہ مصیبت اور صبر کے درمیان ہوتے ہیں وہ بخش دیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔80، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔333)

تمام شیعہ جنت میں جائیں گے خواہ نیک ہوں یا بد۔

میں نے حضرت سے کہا: میں نے آپ کو کہتے سنا ہے کہ تمام شیعہ جنت میں جائیں گے، فرمایا: ٹھیک ہے، واللہ سب جنت میں جائیں گے۔ میں نے کہا چاہے گناہ بہت سے اور بڑے بڑے ہوں؟ فرمایا: قیامت میں وصیٔ نبی کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے، مجھے تم لوگوں کے متعلق جو خوف ہے وہ برزخ سے ہے۔ میں نے کہا: برزخ کیا ہے؟ فرمایا: وہ قبر ہے جہاں موت کے بعد سے قیامت تک رہنا ہو گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔361)

جب مرد مومن رات کو نماز پڑھتا ہے تو وہ اس کے دن کے گناہوں کو دور کر دیتی ہے۔

فرمایا حضرتؑ نے اس آیت کے متعلق نیکیاں گناہوں کو کھا جاتی ہیں۔ فرمایا نماز جب مرد مومن رات کو پڑھتا ہے وہ اس کے دن کے گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔4)

جس کی ایک نماز یا ایک نیکی قبول ہو گئی اس پر عذاب نہیں ہو گا۔

فرمایا جس کی ایک نماز قبول ہو گئی اس پر عذاب نہ ہو گا اور جس کی ایک نیکی قبول ہو گئی اس پر بھی عذاب نہ ہو گا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔4)

جو دو رکعات پڑھے اور جو کہتا ہو وہ جانتا بھی ہو تو اس کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ نہ رہے گا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو دو رکعت نماز پڑھے اور جو کہتا ہو اور اس کو جانتا بھی ہو تو آپ کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ نہ رہے گا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔4)

تسبیح فاطمی پڑھنے والا جنتی ہے۔

فرمایا جو نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے تسبیح فاطمہ الزہراؑ پڑھے، اللہ اس کو بخش دے گا اور چاہیے کہ اللہ اکبر سے شروع کرے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔117)

لا الہ الا اللہ کہنے سے بخشش۔

فرمایا جو نماز فریضہ کے بعد تسبیح فاطمہ الزہراؑ پڑھے سو بار اور آخر میں لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔117)

جو شب جمعہ مرے گا وہ آتش دوزخ سے آزاد رہے گا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شب جمعہ روشن تر ہے اور دن بھی روشن ہے دنیا میں کہ اس کا سورج غروب ہوا ہو اس طرح کہ جمعہ سے زیادہ اس میں لوگوں کو آتش جہنم سے نجات ملی ہو ان میں جو حق اہل بیت کے عارف ہیں اور عذاب سے بچے ہوں جو شب جمعہ میں مرے گا وہ آتش دوزخ سے آزاد رہے گا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔227)

جو یہ درود پڑھے اس کے ایک لاکھ گناہ محو کردیئے جاتے ہیں، ایک لاکھ حاجتیں پوری کی جاتی ہیں اور ایک لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

روز جمعہ نماز کے بعد یہ کہو: اللھم صل علی محمد وال محمد الاوصیاء المرضیین بافضل صلواتک وبارک علیھم بافضل برکاتک والسلام علیہ وعلیھم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھے، اللہ اس کیلئے سو نیکیاں لکھتا ہے اور ایک لاکھ گناہ محو کرتا ہے اور ایک لاکھ حاجتیں برلاتا ہے اور ایک لاکھ درجے بلند کرتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے جو سات مرتبہ کہے جماعت کے ہر بندہ کی طرف سے ایک حسنہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اس دن اس کا ہر عمل مقبول ہوتا ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔74، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔249)

جو شب جمعہ کو سورہ کہف پڑھے تو سابقہ شب جمعہ تک کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو گی۔

فرمایا جو کوئی سورۃ کہف کو شب جمعہ میں پڑھے تو وہ کفارہ ہو گی ایک شب جمعہ سے دوسری شب جمعہ تک کے گناہوں کا اور یہ بھی روایت ہے جو اس سورہ کو روز جمعہ بعد ظہر وعصر پڑھے تو اس کا ثواب بھی ایسا ہی ہو گا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔74، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔249)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے تمام گناہ معاف۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جعفر طیارؑ! کیا تم کو نہ دوں، کیا تم کو عطا نہ کروں ایسی چیز کہ سب لوگ تمہیں دوست رکھیں۔ جعفر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ضرور دیجئے۔ لوگوں نے سمجھا سونا چاندی دیں گے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے عزت کریں۔ فرمایا میں تمہیں ایسی چیز دوں گا کہ اگر تم ہر روز کرو تو یہ دنیا ومافیہا میں تمہارے لئے بہتر ہو گا اور اگر دو دن میں ایک بار کرو گے تو جو گناہ ان دو دن میں کئے ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔ یا اگر ہر جمعہ یا ہر ماہ یا ہر سال کرو گے تو ان کے بیچ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اے جعفر! وہ چار رکعت نماز ہے، حمد وسورہ سے شروع کرو، جب پڑھ چکو تو سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار کہو، جب رکوع میں جاؤ تو دس بار، جب رکوع سے اٹھو تو دس بار، سجدہ میں جاؤ تو دس بار، سجدہ سے سر اٹھاؤ تو دس بار، دوسرے سجدہ میں دس بار،

سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کھڑے ہونے سے پہلے دس بار کہو۔ یہ سب تسبیحیں پچہتر ہوئیں اور چار رکعت میں بار سو تسبیح و تہلیل و تکبیر و تمحید ہوئیں۔ پس چاہو تو یہ نمازیں دن میں پڑھو چاہے رات میں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔301)

چار رکعات پڑھنے سے صحرا کے برابر گناہ معاف۔

فرمایا حضرت نے پہلی رکعت میں سورہ اذا زلزلت الارض، دوسری میں والعادیات، تیسری میں اذا جانصر اللہ، چوتھی میں قل ھواللہ، میں نے کہا ثواب کیا ہے؟ فرمایا اگر ایک صحرا کے برابر گناہ ہوں گے تو بخشے جائیں گے، پھر فرمایا یہ تمہارے اور تمہارے اصحاب کیلئے ہے، یہ نماز رات میں پڑھو اور سفر میں رات دن، چاہو نوافل میں داخل کر لو۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔302)

چار رکعات پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف۔

فرمایا حضرت نے جو چار رکعت نماز دو سو مرتبہ قل ھواللہ احد کے ساتھ پڑھے، ہر رکعت میں پچاس مرتبہ تو اللہ ہر وہ گناہ بخش دے گا جو اس کے اور خدا کے درمیان ہوگا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔91، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔305)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔91، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔305)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔91، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔305)

روزہ رکھنے سے تمام گناہ معاف۔

فرمایا جو گرم دن میں روزہ رکھے اور اسے پیاس محسوس ہو، اللہ ایک ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کے چہرے پر مسح کریں اور اسے بشارت دیں جب وہ افطار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسی اچھی ہے اس کی روح اور اس کی خوشبو، اے میرے ملائکہ گواہ رہنا میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔229)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر۔231)

روزہ افطار کرانے سے سابقہ گناہ معاف۔

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا: لوگو! ماہ رمضان تم پر سایہ فگن ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ ماہ رمضان ہے جس میں اللہ نے تم پر روزے فرض کئے ہیں اور اس رات میں ایک سنت نماز پڑھنا اور راتوں میں ستر نمازوں کے برابر ہے اور جو اس میں کسی سے نیکی اور احسان کرے اس کا اجر وہی ہے جو ایک فریضہ ادا کرنے کا۔ فرائض خدا سے اور جو اس رات کو ایک فریضہ ادا کرے ایسا ہے جیسے دوسری راتوں میں اور مہینوں کے ستر فریضے ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے، اس میں اللہ رزق مومن میں زیادتی کرتا ہے اور جو ایک مومن روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو عنداللہ یہ ایک غلام آزار کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کسی میں روزہ افطار کرانے کی مقدرت نہ ہو فرمایا اللہ کریم ہے، وہ یہ ثواب اس کو دے گا جو تھوڑا سا دودھ کسی روزہ دار کو پلادے یا میٹھا پانی ہی پلادے یا چند خرمے ہی کھلادے اور جو اپنے غلام سے خدمات کم لے خدا روز قیامت اس کے حساب میں تخفیف کرے گا۔ اس ماہ کا اوّل رحمت ہے، اوسط مغفرت اور آخر اجابت اور نار سے آزادی۔ تم میں سے کوئی چار خصلتوں سے غافل نہ ہو کہ وہ خدا کو راضی کرنے والی ہیں، دو عادتیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے، وہ دو باتیں جو اللہ کو راضی کرتی ہیں گواہی دینا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اور جن دو کے بغیر چارہ کار نہیں وہ اللہ سے سوال کرنا ہے اپنی حاجتوں اور جنت کا اور سوال کرنا ہے اپنی عاقبت اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔233)

جو کعبہ کی طرف نگاہ کرے گا اس کیلئے ایک حسنہ لکھا جائے گا اور دس گناہ محو کئے جائیں گے۔

فرمایا حضرت نے کعبہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے، والدین کی طرف نظر کرنا عبادت ہے، امام کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف نظر کرے گا تو اس کیلئے ایک حسنہ لکھا جائے گا اور دس گناہ محو کئے جائیں گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔87)

جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے، اللہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

فرمایا جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے اور معرفت ہمارے حق و حرمت کی رکھتا ہو وہ مثل اس کے ہے جو کعبہ کے حق اور حرمت کو پہچانتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور امور دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔87)

حج کرنے سے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، جنت واجب ہو جاتی ہے، عمل کا نئے سرے سے آغاز ہوتا ہے اور اہل و مال کی حفاظت رہتی ہے۔

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ حج و عمرہ کرو کہ ان سے تمہارے بدن تندرست رہیں گے اور رزق وسیع ہوں گے اور تمہارے اہل و عیال کے خرچ میں کفایت ہو گی اور فرمایا حاجی کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، جنت اس پر واجب ہو گی اور عمل کا نئے سرے سے آغاز ہو گا اور اس کے اہل و مال حفاظت میں رہیں گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔105)

جو حج یا عمرے کا ارادہ کرے درآنحالیکہ وہ کبر سے بری ہو اور گناہوں سے باز آئے تو وہ ایسا گناہ سے پاک ہو جائے گا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جو خانہ کعبہ کے حج کا یا عمرہ کا ارادہ کرے درآنحالیکہ وہ کبر سے بری ہو اور گناہوں سے باز آئے تو وہ ایسا گناہ سے پاک ہو جائے گا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ میں نے پوچھا کبر کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو عیب لگائے اور حق بات کو جہالت سمجھے اور حق سے جاہل ہو اور حق پرستوں کو طعنے دے جو ایسا کرے گا اللہ سے جھگڑا کرے گا اس کی ردا میں۔ (خدا نے فرمایا الکبریا ردائی)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔105)

فرمایا حضرت نے اللہ کی ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اس کے اہل تک پہنچا دے اور اگر اسے موت دے تو جنت میں داخل کرے۔

فرمایا حضرت نے اللہ کی ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اس کے اہل تک پہنچا دے اور اگر اسے موت دے تو جنت میں داخل کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔106)

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ اس کا کفارہ ہے۔

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ اس کا کفارہ ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔106)

حاجی اپنے گناہوں کے بخشے جانے کے بعد ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

فرمایا حضرت نے حاجی تین قسم کے ہیں ایک وہ جو نار دوزخ سے آزاد ہوں گے دوسرے وہ جو اپنے گناہوں کے بخشے جانے کے بعد ایسے ہوں گے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں، حاجی کیلئے یہ کم سے کم ثواب ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔106)

حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ حج کے بعد چار ماہ تک جو مرضی گناہ کرتا رہے تو وہ گناہ نہیں لکھے جاتے۔ چار ماہ کے بعد وہ عام آدمیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حج کا ارادہ کرنے والا اپنا سامان سفر درست کرنے لگتا ہے تو اس مدت میں اس کے ہر قدم پر دس حسنات لکھے جاتے ہیں اور دس گناہ محو ہو جاتے ہیں اور سامان سفر کی درستی تک دس درجہ اس کے بلند ہوتے

ہیں اور جب سواری تیار ہوتی ہے تو سوار ہونے سے پہلے تک اسی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مناسک حج پورے کر لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ذی الحجہ، صفر، ربیع الاوّل یہ چار ماہ اس کیلئے حسنات لکھے جاتے ہیں اور گناہ نہیں لکھے جاتے مگر ہاں اگر کوئی خاص سبب پیدا ہو جب یہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو وہ عام آدمیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔108)

میں نے پوچھا حاجی کیلئے چار ماہ گناہ کیوں نہیں لکھے جاتے؟ فرمایا مشرکوں کیلئے چار ماہ خدا نے رعایت کی ہے کہ ان سے جنگ نہ کی جائے جیسا کہ فرماتا ہے چار ماہ زمین پر چلو پھرو، پس مومنین کیلئے یہ رعایت کی ہے کہ چار ماہ ان کے گناہ نہ لکھے جائیں گے۔

میں نے پوچھا حاجی کیلئے چار ماہ گناہ کیوں نہیں لکھے جاتے؟ فرمایا مشرکوں کیلئے چار ماہ خدا نے یہ رعایت کی ہے کہ کہ ان سے جنگ نہ کی جائے جیسا کہ فرماتا ہے چار ماہ زمین پر چلو پھرو، پھر مومنین کیلئے یہ رعایت کی ہے کہ چار ماہ ان کے گناہ نہ لکھے جائیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔108)

حج و عمرہ کرنے سے جنت۔

فرمایا حج و عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں اور خدا کی یہ ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اسے اس کے اہل و عیال تک پہنچا دے اور اگر اس کو مارے تو داخل جنت کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔109)

حاجی دوران حج مرے یا حج سے نمٹ کر مرے دونوں صورتوں میں سابقہ گناہ معاف۔

فرمایا حاجی اور معتمر اللہ کی ضمانت میں ہے، اگر مناسک ادا کرتا ہوا مرے گا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگر بحالت احرام مرے گا تو اللہ اس کو تلبیہ کرنے والوں کی صورت میں مبعوث کرے گا اور اگر وہ حرم میں مرے گا تو اللہ اسے امن والوں میں مبعوث کرے گا اور اگر حج سے نمٹ کر مرے گا تو اللہ اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر۔110)

حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف۔

راوی کہتا ہے میں ہر سال حج کرتا تھا، ایک سال سخت قحط پڑا اور لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا میرے دوستوں نے کہا کہ اس سال حج کا ارادہ ملتوی کرو اور یہ رقم صدقہ میں دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے کہا کیا تم نے اس پر غور کیا ہے، انہوں نے کہا ہاں، میں نے تصدق کرنے کا ارادہ کیا، عرفہ کی رات کو پھر غور کیا تو یہ طے کیا کہ میں حج کو ترک نہ کروں گا، اگلے سال میں حج کو گیا، مقام منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بہت سے لوگ حضرت کے پاس جمع تھے میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور پوچھا حج افضل ہے یا صدقہ؟ آپ نے تین بار فرمایا صدقہ کا کیا کہنا میں نے کہا لیکن ان میں زیادہ بہتر کون ہے؟ فرمایا تمہیں کیا چیز حج اور صدقہ سے روکتی ہے؟ میں نے کہا مال کی کمی ان دونوں کو بجالانے کی اجازت نہیں دیتی، فرمایا اگر کوئی بسلسلہ حج کسی امر میں دس درہم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس میں پانچ درہم خرچ کرے اور پانچ درہم صدقہ دے یا حج کے زمانہ میں اپنے کھانے پینے میں کمی کرے اور جو بچایا ہے وہ صدقہ دے۔ میں نے کہا ہم اگر ایسا کریں تو ٹھیک ہے پھر آپ نے تین بار فرمایا حج کے برابر کیا چیز ہو سکتی ہے جب کوئی حج کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو نیکی کا ایک حصہ اسے مل جاتا ہے اور جب مسجد الحرام میں آتا ہے اور طواف فریضہ کرتا ہے اور وہاں سے آکر مقام ابراہیم پر آکر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب آتا ہے اور جب وہ نماز پڑھ کر ہٹتا ہے تو اس کے شانہ کو ہلا کر کہتا ہے پچھلے گناہ معاف، اب آگے نیکی کر۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر۔111)

حج کرنے سے بندہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا ﷺ کے پاس دو شخص آئے ایک انصاری اور دوسرا ثقیفی۔ ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ! میری ایک حاجت ہے فرمایا تم سے پہلے تمہارے بھائی انصاری اپنی ضرورت بیان کرنا چاہتا ہے، ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ! میں حالت سفر میں ہوں اور مجھے جلدی ہے، انصاری نے کہا میں نے اجازت دی۔ حضرت

نے ثقیفی سے فرمایا چاہے تو اپنی حاجت بیان کر چاہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے کہا حضور ہی بیان فرمادیں۔ فرمایا تو پوچھنے آیا ہے نماز، وضو اور مسجد کے متعلق، اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے، وضو میں اعضا پر پانی جاری کرو، اپنے دونوں ہاتھ نماز میں گھٹنوں پر رکھو اور سجدہ میں اپنا ماتھا خاک پر رکھو اور ایسی پڑھو جیسی وداع کرنے والا پڑھے۔ انصاری نے کہا میری بھی حاجت ہے، فرمایا تم بیان کروگے یا میں، اس نے کہا آپ ہی بیان فرمادیں، فرمایا تم پوچھنا چاہتے ہو حج، طواف، سعی، صفا و مروہ کے متعلق اور رمی جمرات اور سر منڈانے والے اور یوم عرفہ کے متعلق، اس نے کہا: واللہ ایسا ہی ہے، فرمایا جب تم اونٹ کو حج کو جانے کیلئے چرمی موزہ پہناؤ گے تو اللہ ایک حسنہ لکھے گا اور جب ان کو اتاروگے تو ایک گناہ محو کیا جائے گا اور جب طواف کروگے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کروگے تو گناہوں سے اس طرح آزاد ہو جاؤ گے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اور جب رمی جمرات کروگے تو نیکیوں کا ذخیرہ ہوگا روز قیامت کیلئے اور حلق راس کراؤ گے تو روز قیامت ہر بال نورانی ہوگا اور روز عرفہ وہ دن ہے کہ اللہ ملائکہ پر مباہات کرتا ہے اگر اس دن تم وہاں موجود ہو تو اگر گناہ بقدر ریگ صحرا، بارش کے قطرات اور دنیا کے ایام کے برابر ہوں گے تو معاف ہو جائیں گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔37، صفحہ نمبر۔118)

حرم کے پاس جوتے اتارنے سے ایک لاکھ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

میں مدینہ سے مکہ تک حضرت کا ہمسفر تھا، جب آپ حرم کے پاس پہنچے تو سواری سے اترے اور غسل کیا اور اپنے جوتے اپنے ہاتھوں میں لئے اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوئے، میں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر فرمایا اے ابان جو کوئی اس طرح کرے گا جس طرح میں نے کیا ہے ازروئے تواضع تو اللہ اس کے ایک لاکھ گناہ محو کرے گا اور اس کے نام ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک لاکھ درجات عطا کرے گا اور ایک لاکھ حاجتیں برلائے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔115، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔309)

جو مکہ میں سکینہ کے ساتھ داخل ہوگا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

فرمایا جو مکہ میں سکینہ کے ساتھ داخل ہوگا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا، میں نے کہا سکینہ سے کیا مراد، فرمایا ازراہ تکبر و تجبر داخل نہ ہو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔117، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔314)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔117، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔314)

جو مسجد حرام میں ننگے پیر سکینہ و وقار و خشوع کے ساتھ داخل ہو گا اللہ اس کو بخش دے گا۔

فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو تو ننگے پیر سکینہ و وقار و خشوع کے ساتھ اور فرمایا جو اس طرح داخل ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ میں نے کہا خشوع کیا ہے، فرمایا سکینہ تکبر سے اس میں نہ جاؤ جب باب مسجد میں پہنچو تو کھڑے ہو کر کہو: میرا اسلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر بسم اللہ و باللہ و من اللہ ماشا اللہ اور سلام ہو انبیاو مرسلین خدا پر اور سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر اور سلام ہو حضرت ابراہیم پر اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں، جب مسجد میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ بلند کرو اور خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے کہو۔۔۔۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔118، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔314)

جو ملتزم کے پاس آکر اپنے گناہ کا اقرار کرے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت جب ملتزم کے پاس آتے تو اپنے غلاموں سے فرماتے میرے پاس سے ہٹ جاؤ تا کہ میں اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کروں اس جگہ، یہ وہ جگہ ہے کہ جس بندہ نے اپنے رب کے سامنے اقرار گناہ کیا، اللہ نے اس کا گناہ بخش دیا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔333)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔333)

جو حج کیلئے آئے، طواف بیت کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اس کی ستر ہزار برائیاں محو کر دی جاتی ہیں۔

ایک شخص علی بن الحسین علیہ السلام کے پاس آیا، آپ نے اس سے پوچھا کیا تم حج کو آئے ہو، اس نے کہا ہاں، فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حج کا کیا ثواب ہے، اس نے کہا نہیں۔ فرمایا جو حج کیلئے آئے اور طواف بیت کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو

اللہ اس کے نام پر ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار حاجتیں برلاتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جس میں ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔334)

جو اس گھر کے سات طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اس کے چھ ہزار گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

فرمایا میرے والد ماجد نے فرمایا ہے جو اس گھر کے سات طواف کرے اور دو رکعت نماز مسجد کے کسی جانب پڑھے اللہ اس کیلئے چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور چھ ہزار حاجتیں برلاتا ہے ،پس جلدی کی جائے اللہ کی رحمت کیلئے اور زیادہ دیر ٹھہرا جائے شوق دعائیں

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔334)

جو اس گھر کا طواف کرے تو ہر قدم پر ستر ہزار گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

میں ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ چند مسائل دریافت کروں، جب میں نے حضرت کو دیکھا تو ان کے کلام کی عظمت میرے دل میں قائم ہوئی۔ میں نے کہا اپنا ہاتھ یا پیر اٹھایئے تا کہ میں بوسہ دوں ،حضرت نے ہاتھ بڑھایا، میں نے بوسہ دیا پھر میں نے قول رسول ﷺ ذکر کیا، میری آنکھوں میں آنسو تھے اور سر جھکا ہوا تھا، حضرت نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو اس گھر کا طواف کرے اس طرح کہ ننگے سر اور ننگے پیر ہو اور پاس پاس قدم رکھے اور آنکھیں جھکائے ہو اور ہر طواف میں استلام حجر کرے بغیر اس کے کہ کسی کو ایذا دے اور اپنی زبان پر ذکر خدا برابر جاری رکھے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ستر ہزار حسنہ لکھتا ہے اور ستر ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جبکہ ہر غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہوں اور شفاعت کرتا ہے اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کیلئے ان کی ستر حاجتیں برلاتا ہے خواہ جلد یا بدیر۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔335)

فرمایا ایک شخص نے میرے پدر بزرگوار سے پوچھا موقف لوٹنے پر، کیا اللہ اپنی تمام مخلوق کو ثواب سے محروم کرتا ہے؟ میرے والد نے فرمایا نہیں ٹھہرا اس جگہ کوئی مگر اللہ نے اس کے گناہ بخش دیئے مومن ہو یا کافر۔۔۔

فرمایا ایک شخص نے میرے پدر بزرگوار سے پوچھا موقف سے لوٹنے پر، کیا اللہ اپنی تمام مخلوق کو ثواب سے محروم کرتا ہے؟ میرے والد نے فرمایا نہیں ٹھہرا اس جگہ کوئی مگر اللہ نے اس کے گناہ بخش دیئے مومن ہو یا کافر مگر ان کی مغفرت کی تین صورتیں ہیں مومن کے مقدم و موخر گناہ بخش دیئے جائیں گے جیسا کہ اس آیت میں ہے: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ۔ اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی نیکی دے اور آخرت میں بھی اور ہم کو عذاب نار سے بچالے۔ یہ ان کا حصہ ہے اس چیز سے جو انہوں نے حاصل کیا اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی بقیہ عمر میں نیکی کر اور یہ ہے اس قول باری میں: فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ الکبائر۔ کہ جو دو دن کے اندر ہی چل دے تو اس پر الزام نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر الزام نہیں، جو چلنے سے پہلے مر جائے اس پر الزام نہیں اور نہیں ہے الزام تاخیر میں اس شخص پر جو گناہان کبیرہ سے بچے، اہل سنت کہتے ہیں جو دو دن کے اندر چل دے تو اس پر سب سے پہلے چلنے پر کوئی الزام نہیں اور جو تاخیر سے چلے تو اس کیلئے گناہ نہیں اگر وہ شکار کرنے سے بچا رہے، کیا تم غور نہیں کرتے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے محل ہونے کے بعد شکار کو حرام نہیں کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے: وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا۔ جب محل ہو جاؤ تو شکار کرو، اہل سنت کی تفسیر اس آیت کے متعلق یہ ہے کہ جب محل ہو جاؤ تو بھی شکار سے بچو۔ اب رہا کافر والا معاملہ اگر وہ اس موقف پر ٹھہرے گا تو زینت حیات دنیا مل جائے گی اور مقدم و موخر گناہ بخشے جائیں گے بشرطیکہ وہ اپنی بقیہ عمر میں شرک سے توبہ کرے اور اگر توبہ نہ کرے گا تو مال دنیا اجر میں مل جانے سے اس جگہ قیام کرکے وہ اجر سے محروم نہ رہا، یہی خبر اس آیت میں ہے جو حیات دنیا اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ان کو ان کے اعمال کے لحاظ سے ہم بدلہ پورا کر دیں گے اور وہ نقصان میں نہ رہیں گے یہ ایسے لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور جو کچھ انہوں نے عمل کیا ہے وہ سب حبط ہو جائے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔197، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔494)

جب کوئی کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

فرمایا جب کوئی کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔201، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔503)

دخول کعبہ سے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

میں نے دخول کعبہ کے متعلق پوچھا، فرمایا اس میں داخل ہونا اور وہاں سے نکلنا گناہوں سے باہر آجانا ہے اس کی باقی عمر کے گناہ اور جو پہلے ہو چکا ہے وہ سب بخشے جاتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔201، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔503)

فرمایا حضرت نے جو باندھے آزاد گھوڑے کو تو اس کے تین گناہ ہر روز محو ہوں گے۔

فرمایا حضرت نے جو باندھے آزاد گھوڑے کو تو اس کے تین گناہ ہر روز محو ہوں گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔641)

جو حرم میں دفن ہو گا، قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا، میں نے کہا ہر نیک وبد؟ فرمایا: ہاں ہر نیک وبد۔

فرمایا جو حرم میں دفن ہو گا قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔ میں نے کہا ہر نیک وبد؟ فرمایا ہاں ہر نیک وبد۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر۔114)

فرمایا حضرت نے جو باندھے آزاد گھوڑے کو تو اس کے تین گناہ ہر روز محو ہوں گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔641)

جوآزاد گھوڑے کو باندھے تو اس کے تین گناہ ہر روز محو ہوں گے۔

یعقوب بن جعفر ابن ابراہیم جعفری کا بیان ہے کہ فرمایا حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے: جو آزاد گھوڑے کو باندھے تو اس کے تین گناہ ہر روز محو ہوں گے اور گیارہ نیکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور جو ہجین (جس کا باپ عرب ہو اور ماں ترکی ہو) گھوڑے کو باندھے اس کے دو گناہ محو ہوں گے اور سات نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو ترکی گھوڑے کو باندھے اس کے حسن کی وجہ سے اور اپنی سواری اور دشمن کے دفاع کیلئے تو ہر روز اس کے نام سے ایک گناہ محو ہو گا اور چھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔28)

حضور ﷺ کا خون پینے والے کو جہنم سے آزادی مل گئی۔

جابر نے حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا کہ جناب رسول خدا ﷺ نے بنی بیاضہ کے غلام سے اپنی فصد کھلوائی اور اسے اجرت بھی عطا فرمائی، اگر یہ کام حرام ہوتا تو اسے کچھ نہ دیتے۔ جب وہ فصد سے فارغ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خون کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول خدا ﷺ میں نے اسے پی لیا۔ فرمایا: ایسا کرنا تمہارے لئے مناسب نہیں تھا (البتہ) پروردگار عالم نے اسے تمہارے لئے جہنم کی آگ کا پردہ بنا دیا ہے۔ آئندہ ایسا کام کبھی نہ کرنا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔148)

باب نمبر۔41

پانی پاک ہے

قرآن کی درج ذیل دو آیت کو نہایت غور سے پڑھیں:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

ترجمہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ نماز اُس وقت پڑھنی چاہیے، جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو، الا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو، اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو، بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔43)

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا

تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے کام لو، بس اُس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے، شاید کہ تم شکر گزار بنو

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔6)

سورۃ النساء آیت 43 اور سورۃ المائدہ آیت 6 کا مکمل ترجمہ آپ نے پڑھا جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے۔ تیمم کا ذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی "پاک مٹی" کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن درج ذیل روایات میں پاکیزگی، طہارت اور صفائی کے متعلق کیا کہا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

نو من ستائیس سیر پانی پاک ہوتا ہے اگرچہ اس میں مویشی پیشاب کرتے ہوں، کتے پانی پیتے ہوں یا جنب آدمی نہاتے ہوں

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جس میں مویشی پیشاب کرتے ہوں، کتے پانی پیتے ہوں اور جنب آدمی نہاتے ہوں فرمایا اگر وہ پانی بقدر "کر" ہو تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کرتی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔23)

('کر': ایک ہزار دو سو رطل۔ نو من ستائیس سیر)

اگر پانی کی بو مردار کی بو پر غالب آجائے تو وضو بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں

فرمایا صادق آل محمدؑ نے اگر پانی کی بو مردار کی بو پر غالب آجائے تو وضو بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔25)

اگر پانی نہ ملے تو بدبودار پانی سے وضو کر لو

فرمایا حضرت نے بودار پانی کے متعلق، اگر اور پانی نہ ملے تو اسی سے وضو کر لو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔26)

سور کے بالوں سے بنی رسی سے پانی کھینچ کر اس سے وضو کرنا درست ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس رسی کے متعلق جو سور کے بالوں سے بنی ہو یا پانی کھینچ کر وضو کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔30)

باز، شکرے کا جوٹھا پانی بھی پی سکتے ہیں اور وضو بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر باز، شکرے یا عقاب کی چونچ پر خون لگا ہو تو پینا منع ہے اور وضو کرنا بھی منع ہے

جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جوٹھے سے وضو کرنا اور پینا جائز ہے، باز، شکرے کا جوٹھا پانی بھی پی سکتے ہیں اور وضو بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر باز، شکرے یا عقاب کی چونچ پر خون لگا ہو تو پینا منع ہے اور وضو کرنا بھی منع ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔33)

حرام جانور کا جوٹھا مکروہ ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ہر اس جانور کے جوٹھے کو جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔34)

حیض والی عورت کا جوٹھا پانی پی تو لو مگر اس سے وضو نہ کرو

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حیض والی عورت کا جوٹھا پانی پی تو لو مگر اس سے وضو نہ کرو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔34)

جنبی عورت کے جوٹھے سے وضو درست ہے، حائضہ کے جوٹھے سے وضو درست نہیں

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا عورت اور مرد ایک ہی برتن سے نہا سکتے ہیں؟ فرمایا: ہاں اس پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں اپنے ہاتھ پہلے دھولیں۔ میں نے پوچھا حیض والی عورت کے جوٹھے پانی کا کیا حکم ہے ؟ فرمایا اس سے وضو نہ کرو ہاں جنب عورت کے جوٹھے سے کرلو جبکہ وہ متہمہ نہ ہو اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھولے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور سب اعضا کو دھوتے تھے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔34)

یہود و نصاریٰ کا جوٹھا پانی استعمال کرنا جائز نہیں

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہودی و نصرانی کے جوٹھے کے متعلق پوچھا، فرمایا اس کا استعمال جائز نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔35)

ولد الزنا، یہودی، نصرانی، مشرک اور ناصبی کا جوٹھا پانی مکروہ ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ولد الزنا کے جوٹھے کو اور یہودی و نصرانی اور مشرک کے جوٹھے کو اور آپ کے نزدیک شدید کراہت تھی ناصبی کے جوٹھے میں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔35)

دو پرنالوں میں سے ایک سے پیشاب آرہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو کوئی حرج نہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ان دو پرنالوں کے متعلق جن میں ایک سے پیشاب آرہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔38)

دوران غسل جنبی کے جسم کا پانی برتن میں ٹپکے یا پانی زمین سے اڑ کر برتن میں پہنچے تو کوئی مضائقہ نہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر جنب غسل کرے اور اس کے جسم کا پانی برتن میں ٹپکے اور پانی زمین سے اڑ کر برتن میں پہنچے تو ان سب صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔39)

اگر جنب کے نہانے کا پانی برتن میں چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، خدا نے دین کے معاملہ میں کوئی تنگی نہیں کی

فرمایا اگر جنب کے نہانے کا پانی برتن میں چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، خدا نے دین کے معاملہ میں کوئی تنگی نہیں کی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔39)

باب نمبر۔42

آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں اِن کے بعد وہ حدیث پیش کی جائے گی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر آواز یا بدبُو نہ آئے تو وُضو نہیں ٹُوٹتا۔ تعجب ہے کہ ایسی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنے سے دِین کی کونسی خدمت کی جارہی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ{6/5}

ترجمہ: ''اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تاکہ تم احسان مانو۔'' (سورۃ المائدہ 5 آیت 6)

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا {43/4}

ترجمہ: ''اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

قرآن کے مقابلے میں فروع کافی کی حدیث پڑھیے :

آواز یا بد بو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے انسان کی دبر میں شیطان پھونک مارتا ہے، وہ خیال کرتا ہے کہ ریح خارج ہوئی لیکن وضو نہیں ٹوٹتا جب تک ریح کی آواز نہ سنی جائے یا اس کی بو نہ آئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔74)

باب نمبر۔43

کون سی حدیث درست ہے؟

(1)

چیچک والا اگر جنب ہے تو اسے غسل کرنا ہو گا اور اگر خواب میں احتلام ہوا ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

فرمایا چیچک والا اگر جنب ہے تو اسے غسل کرنا ہو گا اور اگر خواب میں احتلام ہوا ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطھارت، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔120)

فرمایا حضرت نے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ فلاں چیچک میں مبتلا تھا، وہ جنب ہوا، لوگوں نے اسے نہلا دیا، وہ مر گیا، فرمایا انہوں نے اس کو قتل کیا۔

فرمایا حضرت نے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ فلاں چیچک میں مبتلا تھا، وہ جنب ہوا، لوگوں نے اسے نہلا دیا، وہ مر گیا، فرمایا انہوں نے اس کو قتل کیا۔ کیوں نہیں انہوں نے اہل علم سے پوچھا اور کیوں نہیں اس کو تیمم کرایا۔ عاجز کی شفا سوال میں ہے یعنی پوچھنا چاہیے، یہی صورت اس کیلئے ہو جس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا استسقا کا بیمار ہو، وہ تیمم کرے، غسل نہ کرے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطھارت، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔121)

(2)

تعزیت میت کے دفن ہونے کے بعد ہے۔

تعزیت میت کے دفن ہونے کے بعد ہے، اس کے بعد لوگ چلے جائیں اور میت کے متعلق کوئی بات چیت نہ کریں، اگر کوئی آواز سنی ہو۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔68، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔307)

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔68، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔307)

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔68، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔307)

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔68، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔307)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تعزیت قبل دفن بھی کرتے تھے اور بعد دفن بھی۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تعزیت قبل دفن بھی کرتے تھے اور بعد دفن بھی۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔68، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔308)

(3)

بیدا میں نماز مت پڑھو۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا: ہم بیدا میں آخر شب داخل ہوئے۔ میں نے نماز کیلئے وضو کیا، پھر میرے دل میں کچھ خیال آیا تو کیا میں وہاں محمل میں رہ کر نماز پڑھ سکتا تھا؟ فرمایا بیدا میں نماز نہ پڑھو۔ میں نے کہا بیدا کی حد کہاں تک ہے؟ فرمایا جعفر کا لشکر جہاں تک گیا۔ جب تک نبی ﷺ کے پڑاؤ کی جگہ نہ آجائے نماز نہ پڑھو۔ میں نے کہا لشکر کا پھیلاؤ کہاں تک ہے تھا؟ فرمایا: مسیر جعفر سے تین میل دور۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔191)

بیدا میں نماز پڑھ لو۔

میں نے کہا ایک شخص بیدا میں ہو اور وقت نماز آجائے۔ فرمایا گزر گاہ سے ہٹ کر داہنی بائیں طرف نماز پڑھ لے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔191)

(4)

مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ حضور ﷺ نے مردہ بکری کی کھال اتار کر اس سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا تھا۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا: کیا مردار کی کسی چیز سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آنحضرت ﷺ مردہ بکری کی طرف سے گزرے اور فرمایا: اس بکری والوں کو کیا ہو گیا ہے اگر گوشت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تو کھال سے کیوں نہیں کرتے۔ کسی نے کہا یہ بکری سودہ بنت زمعہؓ زوجہ رسول ﷺ کی تھی، بہت لاغر تھی، اس کا گوشت کھانے کے قابل نہ تھا، اس لئے بے ذبح کئے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان بکری والوں کی عقل کہاں گئی، اگر گوشت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تھے تو دباغ کر کے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ حاصل کیا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔204)

(5)

اگر شراب کپڑے کو لگ جائے تو کیا اس لباس میں نماز ہو جائے گی؟ ہو جائے گی، نہیں ہو گی (دو جواب)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر شراب کسی کے کپڑے کو لگ جائے تو کیا کرے؟ ان دونوں نے فرمایا اس لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کا پینا حرام کیا گیا ہے اور دوسرے راوی نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارے لباس پر شراب یا نشہ دینے والی نبیذ لگ جائے تو اسے دھوڈالو اور اگر اس جگہ کا پتہ نہ چلے تو پورا کپڑا دھوؤ اور اگر ایسے لباس میں نماز پڑھی ہے تو اعادہ کرو، میں نے کہا ان دونوں حدیثوں میں سے کس پر عمل کروں؟ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام والی پر۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔60، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔215)

(6)

جو کوئی دس سال تک اپنے حق کا مطالبہ نہ کرے تو اس کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے

یونس کا بیان ہے کہ حضرت عبد الصالح (جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا بے شک زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، اللہ تعالیٰ نے زمین کو اپنے بندوں پر وقف کیا ہے، اگر کوئی زمین کو بغیر سبب مسلسل تین سال تک معطل رکھے تو پروردگار اس زمین کو اس کے قبضہ سے نکال کر دوسرے کے سپرد کر دے گا اور جو کوئی دس سال تک اپنے حق کا مطالبہ نہ کرے تو اس کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔152، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔461)

کسی سے کوئی زمین کو لے لے اور تین سال تک مالک زمین کی واپسی کا مطالبہ نہ کرے تو تین سال کے بعد اس کیلئے زمین کا مطالبہ کرنا حلال نہیں

راوی نے کہا حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کسی سے کوئی زمین کو لے لے اور تین سال تک مالک زمین کی واپسی کا مطالبہ نہ کرے تو تین سال کے بعد اس کیلئے زمین کا مطالبہ کرنا حلال نہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔152، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔461)

(7)

اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرلے اور بعد میں پھر کچھ منی ظاہر ہو تو فرمایا وہ دوبارہ غسل کرے اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے تو فرمایا دوبارہ غسل نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ عورت سے جو خارج ہو گی وہ مرد کی منی ہو گی۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرلے اور بعد میں پھر کچھ منی ظاہر ہو؟ فرمایا دوبارہ غسل کرے۔ میں نے کہا اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے؟ فرمایا اس پر دوبارہ غسل نہیں، میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ فرمایا عورت سے جو خارج ہو گی وہ مرد کی منی ہو گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔94)

جس نے غسل سے پہلے پیشاب کر لیا ہو وہ بعد غسل رطوبت دیکھے تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے غسل سے پہلے پیشاب کر لیا ہو وہ بعد غسل رطوبت دیکھے تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔95)

(8)

بیٹا باپ کی قبر میں اترے لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔

فرمایا حضرت نے بیٹا باپ کی قبر میں اترے لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔291)

بیٹا باپ کی قبر میں نہ اترے۔

میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا جب ان کے فرزند اسماعیل کا انتقال ہوا، آپ قبر میں اترے پھر (قبر سے نکل کر) قبلہ رخ ہو کر اپنے کو زمین پر گرا دیا پھر فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا اپنے فرزند اسماعیل کی وفات پر اور فرمایا بیٹا باپ کی قبر میں نہ اترے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔292)

(9)

قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دفن ہونے کے بعد دو فرشتے منکر و نکیر میت کے پاس آتے ہیں، ان کی آواز میں رعد کی سی کڑک اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک ہوتی ہے، وہ اپنے دانتوں سے زمین پر خط دیتے جاتے ہیں اور اپنے بالوں پر چلتے ہیں، وہ میت سے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، اگر مومن ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ اللہ میرا

رب ہے اور اسلام میرا دین ہے، پھر وہ کہتے ہیں وہ کون ہے جو تیرے پاس ہدایت کو آیا، وہ کہتا ہے کیا تم رسول کے متعلق پوچھتے ہو؟ وہ کہیں گے کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟، وہ کہتے ہیں اچھا تو اب تو چین کی نیند سو اور اس کی قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ اس میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔352)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔353)

قبر نو ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے۔

دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں، ایک داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے دوسرا بائیں پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں، اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے بارے میں جو ہدایت کیلئے آیا تھا وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے، اگر مومن ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھ سے محمد ﷺ کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے سوؤ۔ اور نو ہاتھ قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنے جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو قول ثابت پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں اور اگر کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس کو جانتا ہے جو تیری ہدایت کیلئے آیا تھا، وہ کہتا ہے، نہیں، پس اس کو اور شیطان کو خلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔354)

مومن کی قبر حد نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کوئی قبر کی جگہ ایسی نہیں جو ہر روز تین مرتبہ یہ نہ کہتی ہو: میں مٹی کا گھر ہوں، میں مصیبتوں کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا جب بندہ مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے خوش آمدید ،واللہ میں خوش ہوتی تھی جب تو میری پشت پر چلتا تھا اور کیا ذکر ہے اس خوشی کا جب تو میرے اندر داخل ہوا، تو بہت جلد دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں، پھر حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے، وہ اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔359)

(10)

ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں، اپنا کھانا کھاتی ہیں اور پانی پیتی ہیں۔

حضرتؑ نے فرمایا: ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں، اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں: یارب! قیامت کو جلد لے آ اور جو وعدہ تو نے کیا ہے اسے پورا کر اور ہمارے آخر کو اوّل سے ملادے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔363)

ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں۔

فرمایا حضرت نے روحیں اپنے جسموں کے ساتھ درخت جنت میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی اور سوال کرتی ہیں، جب کوئی روح دیگر ارواح کے پاس آتی ہے تو اس سے پوچھتی ہے فلاں نے کیا کہا؟ وہ کہتی ہے: میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تو خوش رہتی ہیں اور اگر کہتی ہے: فلاں ہلاک ہو گیا تو وہ کہتی ہیں ہلاک ہو گیا؟ ہلاک ہو گیا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔364)

ارواح جنت کے حجروں میں رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں۔

میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے پوچھا ارواح مومنین کے متعلق، فرمایا وہ جنت کے حجروں میں رہتی ہیں، اپنا کھانا کھاتی ہیں اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں: اے ہمارے رب! قیامت کو جلد لا اور اپنا وعدہ پورا کر اور ہمارے آخر کو اوّل سے ملا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔364)

(11)

شادی بیاہ پر اجرت پر گلوکارہ بلانے میں کوئی حرج نہیں۔

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ السلام سے گانے والیوں کی کمائی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس عورت کے پاس مرد آتے ہوں تو حرام ہے اور جو عورت شادی بیاہ میں (گانے کیلئے) بلائی جائے تو اسے اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں

اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ۔(سورۃ لقمان آیت۔6)۔اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بے ہودہ باتوں کا خریدار ہے کہ لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکائے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔155)

وہ گانے والی جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے، اس کی اجرت میں کوئی حرج نہیں۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا: وہ گانے والی جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے اس کی اجرت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔155)

وہ گانے والی جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے، اس کی اجرت میں کوئی حرج نہیں۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اس گانے والی کی اجرت میں جو دولہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے کوئی حرج نہیں مگر یہ کہ جس کے پاس مرد آتے ہوں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔155)

گانا سننا نفاق ہے۔

سعید بن محمد طاہری نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے گانے والی عورتوں کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ان کا خریدنا اور بیچنا دونوں حرام ہیں۔ان کو گانے کے فن کی تعلیم دینا کفر اور اس کا کان لگا کے سننا نفاق ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔155)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔155)

بخار

ہمیں بخار کیوں ہوتا ہے؟اس حوالے سے محترم نعیم احسن صاحب کا ایک مضمون ملاحظہ کیجئے:

بخار کا مطلب ہے جسم کا درجہ حرارت نارمل سے بڑھ جانا۔ہمارے جسم کا نارمل درجہ حرارت اوسطاً98.6درجے فیرن ہائیٹ ہوتا ہے۔عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بخار بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے اور یہ بات درست بھی ہے کیوں کہ بخار ہمارے جسم کے انفیکشن کے خلاف تحفظ کے نتیجے میں ہوتا ہے۔یعنی یہ ہمارے جسم کا ڈیفنس میکنزم ہے۔جب ہمارا جسم انفیکشن کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے تو ہمارے جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔اس لحاظ سے بخار بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ یہ انفیکشن کی علامت ہے۔دیکھا جائے تو بخار تقریباً ہر بیماری، جسے ہم جانتے ہیں، کی علامت ہے۔ٹھنڈ لگنا، گلے کے غدود کی سوزش، درمیانی کان کی سوزش، زکام، سانس کی نالی کی سوزش، تشنج، خسرہ، کن پیڑے، چیچک اور نمونیا، یہ سب کی سب بیماریاں بیکٹیریل اور وائرل انفیکشن کی مثال ہیں۔بخار اس بات کا اشارہ ہے کہ ہمارے جسم کے اندر کوئی جنگ جاری ہے۔بعض صورتوں میں ویسے بھی جسم کے درجہ حرارت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔مثلاً شام کے وقت عام طور پر جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔کسی جسمانی مشقت، شدید جذباتی کیفیت، کھانے پینے، بھاری کپڑے پہننے، میڈی کیشن، کمرے کے گرم ماحول، اور ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی جسم کا درجہ حرارت نارمل سے زیادہ ہو جاتا ہے۔بچوں میں خاص طور پر یہ تبدیلی واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔چھ ماہ سے کم عمر بچوں میں درجہ حرارت کے روزانہ انحرافات معمولی ہوتے ہیں۔چھ ماہ سے دو سال کے بچے کے جسم کے درجہ حرارت میں روزانہ انحراف ایک ڈگری تک ہو سکتا ہے اور چھ سال کی عمر تک یہ فرق 2ڈگری تک ہو سکتا ہے۔بالغ افراد کے درجہ حرارت میں روزانہ انحراف کم ہی ہوتا ہے تاہم خواتین کے مخصوص ایام میں جسم کا درجہ حرارت ایک ڈگری فرین ہائیٹ تک بڑھ سکتا ہے۔جسم کے اندر ایک انتہائی پیچیدہ عمل بخار کی وجہ بنتا ہے۔ہمارا خون اور لمفاوی نظام (Lymphatic Systems) وائیٹ بلڈ سیل پیدا کرتے ہیں جو کہ انفیکشن کے خلاف لڑتے ہیں۔جب ہمارے جسم میں خون کے سفید ذرات کی تعداد بڑھتی ہے تو یہ ایک فوج کی طرح جراثیم کے خلاف لڑتے ہیں۔وہ اور بھی زیادہ تیزی سے جراثیم پر حملہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے جسے بخار کہا جاتا ہے۔دماغ میں ہائپو تھیلیس جسم کے درجہ حرارت کو متوازن رکھنے کا میکنزم ہے۔یہ پائرو جنز یعنی بخار پیدا کرنے والے جرثومی زہروں سے یا خون کے سفید ذروں سے متاثر ہوتا ہے جو انفیکشن کے خلاف لڑنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بخار کا مطلب ہے انفیکشن کے خلاف لڑائی اور یہی وجہ ہے کہ بخار کو بہت جلد اور بہت تیزی سے نیچے لانا درست نہیں ہوتا۔عام طور پر 100 سے 101 ڈگری فیرن ہائیٹ درجہ حرارت جسم کے لئے ٹھیک سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم انفیکشن کے خلاف برسرپیکار ہے۔تاہم اگر بخار زیادہ بڑھ جائے تو پھر اسے

نیچے لانے کی تدبیر کرنی چاہیے۔104 یا105 فیرن ہائیٹ درجہ حرارت پر بخار کافی زیادہ ہو جاتا ہے۔105 سے اوپر جانے پر اعصابی نظام میں ٹوٹ پھوٹ ہو سکتی ہے۔ بعض لوگوں میں جب بخار102 ڈگری سے اوپر جاتا ہے تو انہیں دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔اگرچہ بخار بیماری کے خلاف مزاحمت کر کے ہماری مدد ہی کر رہا ہوتا ہے لیکن پھر بھی یہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔بخار میں آرام کی خاطر عام طور پر ماتھے پر گیلی پٹیاں لگائی جاتی ہیں اور بخار کم کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں۔بخار میں ہلکا کمبل اوڑھنا چاہیے کیوں کہ بھاری کمبل حرارت کو باہر نہیں جانے دیتا جس سے جسم کا درجہ حرارت اور بھی بڑھ جاتا ہے۔بخار کی حالت میں گرم پانی سے نہانے سے گریز کرنا چاہیے کیوں کہ اس سے بھی جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔مائعات زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے چاہیے تاکہ ڈی ہائیڈریشن سے بچا جا سکے۔سادہ پانی اور فروٹ جوس خاص طور پر بخار کی حالت میں مفید ہوتے ہیں۔اگر بخار زیادہ ہو تو نلکے کے پانی سے کپڑا گیلا کر کے ''غسل'' کیا جا سکتا ہے۔چھوٹے بچوں میں تیز بخار کی صورت میں فوری طور پر ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے۔خاص طور پر اگر ساتھ میں ڈائیریا اور قے کی بھی صورت حال پیدا ہو جائے۔ایسی حالت میں فوری طور پر او آر ایس وغیرہ سے پانی کی کمی پوری کی جا سکتی ہے۔بخار کی دیگر حالتوں میں آرتھرائٹس اور لیوکیمیا شامل ہیں جن میں جسم ناقص اور بیکار وائٹ بلڈ سیلز پیدا کرتا ہے جس سے بخار ہوتا ہے لیکن یہ وائٹ سیل انفیکشن کے خلاف نہیں لڑ رہے ہوتے۔اسی طرح لو لگنے سے بھی بخار ہو جاتا ہے۔ہیٹ سٹروک کی صورت میں زیادہ دیر تک براہ راست دھوپ کی زد میں رہنے کی وجہ سے جسم کے درجہ حرارت کو متوازن رکھنے والا نظام درست طور پر کام نہیں کرتا۔ جسم نہ تو درجہ حرارت کو نیچے لاتا ہے اور نہ ہی پسینہ آتا ہے۔اس میں جان جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔اس لئے فوری طور پر طبّی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسے بخار کی صورت میں مریض کو عام طور پر ٹھنڈے پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے اور ٹھنڈے مشروبات پینے کو دیئے جاتے ہیں۔بخار کی ایک عام قسم مچھروں کے ذریعے پھیلتی ہے جسے ملیریا کہا جاتا ہے۔دنیا میں ہر سال تقریباً30 کروڑ انسان ملیریا سے متاثر ہوتے ہیں اور ہر سال10 لاکھ سے لے کر15 لاکھ لوگوں کی اس سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ملیریا کا سبب پلازموڈیئم قسم کے پروٹوزوآن پیراسائٹس ہیں۔مختلف شکلوں میں پلازموڈیئم کی چار اقسام بیماری پھیلاتی ہیں۔ ملیریا پیراسائٹس ایک آدمی سے دوسرے آدمی میں انافلیز (Anopheles) نامی مادہ مچھر کے کاٹنے سے منتقل ہوتے ہیں۔نر مچھر یہ بیماری نہیں پھیلاتے کیوں کہ وہ صرف پودوں کے رس پر زندگی گزارتے ہیں۔انافلیز مچھر کی 380 سے زائد اقسام ہیں لیکن صرف60 کے قریب قسمیں ایسی ہیں جو پیراسائٹ ٹرانسمٹ کرتی ہیں۔مچھروں کی دیگر اقسام کی طرح انافلیز بھی پانی میں پرورش پاتے ہیں۔پلازموڈیئم مچھر کے پیٹ میں ڈیویلپ ہوتے ہیں اور پھر متاثرہ کیڑے کے لعاب میں شامل ہو جاتے ہیں۔مچھر جب خوراک حاصل کرنے کے لئے کسی کو کاٹتا ہے تو پیراسائٹس شکار کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بخار ہونے کی وجوہات جاننے کے بعد اب ملاحظہ کیجئے وہ روایت جس میں کہا جا رہا ہے کہ دراصل بخار مومن کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے:

بخار آتش دوزخ سے مومن کی حفاظت ہے۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بخار موت کا کھینچنے والا ہے اور وہ روئے زمین پر اللہ کا بنایا ہوا قید خانہ ہے، وہ مومن کی حفاظت ہے آتش دوزخ سے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔176)

بیماری کی ابتدا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے زمانہ ابراہیمؑ میں لوگ بغیر مرض کے اچانک مر جاتے تھے، حضرتؑ نے دعا کی کہ پروردگار! موت کی کوئی بیماری قرار دے تاکہ بیمار اس کا اجر پائیں اور عیادت کرنے والے اس کے مصائب پر صبر کرنے کیلئے تسلی اور دلاسہ دیں، پس خدا نے پہلے تپ یا بخار کو نازل فرمایا اس کے بعد اور امراض کو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔176)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔176)

باب نمبر۔45

اذان

فروع کافی کی حدیث میں ہے کہ جبریلؑ اذان واقامت لے کر آئے:

جبریلؑ اذان واقامت لے کر آئے تو حضور ﷺ کا سر آغوش علیؑ میں تھا، حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ! تم نے سنا؟ فرمایا جی ہاں، فرمایا ان کلمات کو یاد کر لیا؟ عرض کی جی ہاں، فرمایا بلالؓ کو بلا کر تعلیم دو، چنانچہ انہیں بلا کر اذان واقامت کی تعلیم دی گئی۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب جبریلؑ اذان لے کر آئے حضرت رسول خدا ﷺ کا سر آغوش علیؑ میں تھا، جبریلؑ نے اذان واقامت کہی، جب وحی منقطع ہوئی تو حضرت ﷺ نے علی علیہ السلام سے کہا: اے علی! تم نے سنا؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا: ان کلمات کو یاد کر لیا؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا بلالؓ کو بلا کر تعلیم دو، چنانچہ انہیں بلا کر اذان واقامت کی تعلیم دی گئی۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔58)

جبکہ اذان کے متعلق حدیث کی دیگر کتب میں کیا لکھا ہے ملاحظہ کیجئے:

اذان کے اجرا کیلئے مشورے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس وقت مسلمان مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہو کر اوقات نماز کا اندازہ لگاتے تھے، کوئی نماز کے لیے پکار نہ لگاتا تھا، ایک دن ان لوگوں نے اس سلسلے میں گفتگو کی چنانچہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا: نصاریٰ کے ناقوس کی طرح کوئی ناقوس بنا لو، بعض نے کہا کہ تم یہودیوں کے قرن کی طرح کوئی قرن (یعنی کسی جانور کا سینگ) بنا لو۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کوئی آدمی نہیں بھیج سکتے جو نماز کے لیے پکارے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلال اٹھو جاؤ نماز کے لیے پکارو“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 190)

اذان کیسے جاری کی گئی؟ عبداللہ بن زیدؓ اور عمرؓ کے خواب کی بنیاد پر

حدیث:

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاق، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا، فَقَالَ: " إِنَّ هَذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدَى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذَلِكَ "، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَذَلِكَ أَثْبَتُ ". قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاق أَتَمَّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَطْوَلَ، وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةَ الْأَذَانِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، وَيُقَالُ: ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ، وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ فِي الْأَذَانِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهُ أَحَادِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ.

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے (مدینہ منورہ میں ایک رات) صبح کی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے آپ کو اپنا خواب بتایا۔تو آپ نے فرمایا: ”یہ ایک سچا خواب ہے، تم اٹھو بلال کے ساتھ جاؤ وہ تم سے اونچی اور لمبی آواز والے ہیں۔اور جو تمہیں بتایا گیا ہے، وہ ان پر پیش کرو، وہ اسے زور سے پکار کر کہیں“، جب عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنی تو اپنا تہ بند کھینچتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، میں نے (بھی) اسی طرح دیکھا ہے جو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے، یہ بات اور پکی ہو گئی“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 189)

حضرت عثمانؓ نے جمعہ میں تیسری آذان کا اضافہ کیا

اگر آذان وحی تھی تو کیا حضرت عثمانؓ نے وحی میں اضافہ کیا؟

حدیث:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: " كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں (پہلی) اذان اس وقت ہوتی جب امام نکلتا اور (دوسری) جب نماز کھڑی ہوتی [۱]، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے زوراء [۲] میں تیسری اذان کا اضافہ کیا [۳]۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 516)

حضور ﷺ نے خود اذان سکھائی

حدیث:

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، وَجَدِّي جَمِيعًا، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَقْعَدَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا ". قَالَ إِبْرَاهِيمُ: مِثْلَ أَذَانِنَا، قَالَ بِشْرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيعِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي مَحْذُورَةَ فِي الْأَذَانِ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بٹھا کر اذان کا ایک ایک لفظ سکھایا۔ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کہتے ہیں: اس طرح جیسے ہماری اذان ہے۔بشر کہتے ہیں تو میں نے ان سے یعنی ابراہیم سے کہا: اسے مجھ پر دہرایئے تو انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان کا ذکر کیا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 191)

حضور ﷺ نے اذان اور اقامت کے الفاظ سکھائے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو مَحْذُورَةَ اسْمُهُ: سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا فِي الْأَذَانِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ كَانَ يُفْرِدُ الْإِقَامَةَ.

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 192)

بلال ؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان دہری اور اقامت اکہری کہیں

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ, وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: " أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ ". وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ, وَالشَّافِعِيُّ, وَأَحْمَدُ, وَإِسْحَاق.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان دہری اور اقامت اکہری کہیں۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 193)

حضور ﷺ کے زمانے میں اذان اور اقامت دونوں دہری ہوتی تھی

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: " كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، وقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْإِقَامَةُ مَثْنَى مَثْنَى. وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَهْلُ الْكُوفَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، كَانَ قَاضِيَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا، إِلَّا أَنَّهُ يَرْوِي عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيهِ.

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان اور اقامت دونوں دہری ہوتی تھیں۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 194)

اذان کی ابتدا کیسے ہوئی؟

حضور ﷺ نے بگل اور ناقوس کا ارادہ کیا لیکن صحابی نے خواب سنایا تو اس طریقے کو پسند اور اختیار کر لیا گیا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاق، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ بِالْبُوقِ وَأَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ، فَأُرِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، يَحْمِلُ نَاقُوسًا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ تَبِيعُ النَّاقُوسَ؟، قَالَ:

وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟، قُلْتُ: أُنَادِي بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: " أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَى، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَأَى رُؤْيَا، فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ وَلْيُنَادِ بِلَالٌ، فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ "، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِي بِهَا، فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ الْحَكَمِيُّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ فِي ذَلِكَ: أَحْمَدُ اللَّهَ ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْإِكْرَامِ حَمْدًا عَلَى الْأَذَانِ كَثِيرًا إِذْ أَتَانِي بِهِ الْبَشِيرُ مِنَ اللَّهِ فَأَكْرِمْ بِهِ لَدَيَّ بَشِيرًا فِي لَيَالٍ وَالَى بِهِنَّ ثَلَاثٍ كُلَّمَا جَاءَ زَادَنِي تَوْقِيرًا.

عبداللہ بن زید (عبداللہ بن زید بن عبدربہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بگل بجوانے کا ارادہ کیا تھا (تاکہ لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں، لیکن یہود سے مشابہت کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا)، پھر ناقوس تیار کئے جانے کا حکم دیا، وہ تراشا گیا، (لیکن اسے بھی نصاریٰ سے مشابہت کی وجہ سے چھوڑ دیا)، اسی اثناء میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب دکھایا گیا، انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں دو سبز کپڑے پہنے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے ساتھ ناقوس لیے ہوئے تھا، میں نے اس سے کہا: اللہ کے بندے! کیا تو یہ ناقوس بیچے گا؟ اس شخص نے کہا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤں گا، اس شخص نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ میں نے پوچھا: وہ بہتر چیز کیا ہے؟ اس نے کہا: تم یہ کلمات کہو «الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح. الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله» ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کے لیے، آؤ نماز کے لیے، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں“۔ راوی کہتے ہیں: عبداللہ بن زید نکلے اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پورا خواب بیان کیا: عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک آدمی کو دو سبز کپڑے پہنے دیکھا، جو ناقوس لیے ہوئے تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا واقعہ بیان کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”تمہارے ساتھی نے ایک خواب دیکھا ہے“، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم بلال کے ساتھ مسجد جاؤ، اور انہیں اذان کے کلمات بتاتے جاؤ، اور وہ اذان دیتے جائیں، کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند تر ہے“، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا، اور انہیں اذان کے کلمات بتاتا گیا اور وہ انہیں بلند آواز سے پکارتے گئے، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جوں ہی یہ آواز سنی فوراً گھر سے نکلے، اور آکر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے جو عبداللہ بن زید نے دیکھا ہے۔ ابو عبید کہتے ہیں: مجھے ابو بکر حکمی نے خبر دی کہ عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں چند اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے: میں بزرگ و برتر اللہ کی خوب خوب تعریف کرتا ہوں، جس نے اذان سکھائی، جب اللہ کی جانب سے میرے پاس اذان کی خوشخبری دینے والا (فرشتہ) آیا، وہ خوشخبری دینے والا میرے نزدیک کیا ہی باعزت تھا، مسلسل تین رات تک میرے پاس آتا رہا، جب بھی وہ میرے پاس آیا اس نے میری عزت بڑھائی ا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔706)

اذان کی ابتدا کیسے ہوئی؟

صحابہ نے بگل اور ناقوس کا مشورہ دیا جسے حضور ﷺ نے نامنظور کر دیا

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاق، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا يُهِمُّهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ، فَذَكَرُوا الْبُوقَ، فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ الْيَهُودِ، ثُمَّ ذَكَرُوا النَّاقُوسَ، فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ النَّصَارَى، فَأُرِيَ النِّدَاءَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَطَرَقَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا، " فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا بِهِ فَأَذَّنَ "، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَزَادَ بِلَالٌ فِي نِدَاءِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأَقَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس مسئلہ میں مشورہ کیا کہ نماز کے لیے لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کیا صورت ہونی چاہیئے، کچھ صحابہ نے بگل کا ذکر کیا (کہ اسے نماز کے وقت بجا دیا جائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہود سے مشابہت کے بنیاد پر ناپسند فرمایا، پھر کچھ نے ناقوس کا ذکر کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی نصاریٰ سے تشبیہ کی بناء پر ناپسند فرمایا، اسی رات ایک انصاری صحابی عبداللہ بن زید اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو خواب میں اذان دکھائی گئی، انصاری صحابی رات ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیا تو انہوں نے اذان دی۔ زہری کہتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ نے صبح کی اذان میں «الصلاة خير من النوم» ”نماز نیند سے بہتر ہے“ کا اضافہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے بھی وہی خواب دیکھا ہے جو عبداللہ بن زید نے دیکھا ہے، لیکن وہ (آپ کے پاس پہنچنے میں) مجھ سے سبقت لے گئے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔707)

بلالؓ کے الفاظ اذان کا حصہ بنا دیئے گئے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بِلَالٍ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِنُهُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقِيلَ: هُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ: " الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ "، فَأُقِرَّتْ فِي تَأْذِينِ الْفَجْرِ، فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اطلاع دینے کے لیے آئے، ان کو بتایا گیا کہ آپ سوئے ہوئے ہیں، تو بلال رضی اللہ عنہ نے دو بار «الصلاة خير من النوم، الصلاة خير من النوم» کہا ”نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے“ تو یہ کلمات فجر کی اذان میں برقرار رکھے گئے، پھر معاملہ اسی پر قائم رہا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔716)

اذان کے کلمات دو بار اور اقامت ایک بار

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: " الْتَمَسُوا شَيْئًا يُؤْذِنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ ".

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایسی چیز کی تلاش ہوئی جس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے اوقات کی واقفیت ہو جائے، تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار، اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں ۱؎۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔729)

اذان کے کلمات دو بار اور اقامت ایک بار

حدیث :

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ ".

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار، اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔730)

اذان کے کلمات دو بار اور اقامت ایک بار

حدیث :

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ " أَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنَى مَثْنَى، وَإِقَامَتَهُ مُفْرَدَةٌ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو بار، اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہتے تھے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔731)

اذان کے کلمات دو بار اور اقامت ایک بار

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مُعَمَّرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: " رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُقِيمُ وَاحِدَةً".

ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دیتے دیکھا، وہ اذان کے کلمات دو دو بار کہہ رہے تھے، اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔732)

تقرر اذان کیلئے مشاورت

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: " كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا بِلَالُ، قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جس وقت مسلمان مدینہ آئے تو وہ جمع ہو کر نماز کے وقت کا اندازہ کرتے تھے، اس وقت کوئی نماز کے لیے اذان نہیں دیتا تھا، تو ایک دن لوگوں نے اس سلسلے میں گفتگو کی، تو کچھ لوگ کہنے لگے: نصاریٰ کے مانند ایک ناقوس بنالو، اور کچھ لوگ کہنے لگے: بلکہ یہود کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بنالو، تو اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کسی شخص کو بھیج نہیں سکتے کہ وہ نماز کے لیے پکار دیا کرے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلال! اٹھو اور نماز کے لیے پکارو“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:627)

عثمانؓ نے ایک اذان کا اضافہ کر دیا

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، "أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ، أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ".

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جس وقت امام منبر پر بیٹھتا، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا، اور لوگ بڑھ گئے تو انہوں نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم دیا، وہ اذان مقام زوراء پر دی گئی، پھر اسی پر معاملہ قائم رہا۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1393)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1394)

حدیث : " ابو عمیر بن انس نے اپنے چچا سے روایت کی جو انصار سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اہتمام کیا کہ نماز کیلئے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے، جب لوگ اسے دیکھیں تو ایک دوسرے کو بتا دیں، یہ بات آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر آپ سے نرسنگے کا ذکر کیا گیا۔ زیاد کی روایت میں ہے کہ یہود کا نرسنگا۔ یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو نصاریٰ کا فعل ہونے کے باعث پسند نہ آیا۔ پس حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوٹ آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس جستجو کا بڑا احساس تھا تو انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی۔ اگلے روز جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بتاتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا، پھر کسی آنے والے نے مجھے اذان دکھائی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بھی بیس روز پہلے دیکھ چکے تھے لیکن چھپائے رکھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کھڑے ہو جاؤ اور جس طرح تمہیں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے جائیں وہ کہتے جاؤ۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی۔ ابو بشر نے ابو عمیر سے روایت کی ہے کہ انصار کا یہ خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر اس روز بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں مؤذن مقرر فرماتے۔"

{سنن ابو دائود جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 495 صفحہ نمبر 225}

{سنن ابو دائود جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 503 صفحہ نمبر 230}

ایک شخص نے اپنی بیماری اور لاولد ہونے کی شکایت امام رضا علیہ السلام سے کی، فرمایا تم اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان دیا کرو، میں نے ایسا ہی کیا، میرا مرض بھی دور ہو گیا اور کثیر اولاد بھی اللہ نے دی۔

ایک شخص نے اپنی بیماری اور لاولد ہونے کی شکایت امام رضا علیہ السلام سے کی، فرمایا تم اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان دیا کرو، میں نے ایسا ہی کیا، میرا مرض بھی دور ہو گیا اور کثیر اولاد بھی اللہ نے دی۔ ابن راشد نے بیان کیا: میں اور میرے نوکر اور بال بچے دائم المریض تھے، جب میں نے ہشام سے اذان سے شفایابی کا حال سنا تو میں نے بھی ویسا ہی کیا۔ خدا نے مجھے اور میرے عیال کو اس مرض سے نجات دی (لوگوں کو اس پر عمل کرنا چاہیے)۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔33، صفحہ نمبر۔66)

باب نمبر۔46

طلوع وغروب کا نظام

دن اور رات کیسے بنتے ہیں؟ زمین آہستگی سے گھومنے والی ایک گیند کی مانند ہے جو 24 گھنٹے میں ایک چکر مکمل کرتی ہے۔ جہاں ہم رہتے ہیں اگر وہ حصّہ سورج کے سامنے ہو تو دن ہو گا اور جن اوقات میں سورج ہم سے دور ہوتا ہے زمین پر رات ہو جاتی ہے۔ کسی بھی مخصوص لمحے میں دنیا کے مختلف حصّوں میں ہمیشہ مختلف وقت ہوتا ہے۔ اس کے برعکس فروع کافی میں دن اور رات کے نظام کے متعلق کیا لکھا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

اللہ تعالیٰ نے تاریکیوں کے کچھ پردے مشرق سے متصل خلق فرمائے ہیں اور ان پر ایک فرشتہ کو معین کر دیا ہے۔ جب سورج غائب ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے تاریکی کے ایک پردے کو کھول دیتا ہے پھر مغرب کی طرف آتا ہے اور شفق پیدا ہوتی ہے جو ہلکے ہلکے غائب اور سورج کے غروب کے بعد سرخی مغرب میں پیدا ہوتی ہے اور پھر تاریکی بڑھتی ہے پھر وہ مشرق کی طرف آتا ہے اور تاریکی جاتی ہے مشرق سے مغرب کی طرف تاآنکہ طلوع آفتاب کے وقت مغرب سے غائب ہوتی ہے۔

فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے تاریکیوں کے کچھ پردے مشرق سے متصل خلق فرمائے ہیں اور ان پر ایک فرشتہ کو معین کر دیا ہے۔ جب سورج غائب ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے تاریکی کے ایک پردے کو کھول دیتا ہے پھر مغرب کی طرف آتا ہے اور شفق پیدا ہوتی ہے جو ہلکے ہلکے غائب اور سورج کے غروب کے بعد سرخی مغرب میں پیدا ہوتی ہے اور پھر تاریکی بڑھتی ہے پھر وہ مشرق کی طرف آتا ہے اور تاریکی جاتی ہے مشرق سے مغرب کی طرف تاآنکہ طلوع آفتاب کے وقت مغرب سے غائب ہوتی ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔23)

جب مرغوں کی آوازیں بلند ہوں اور وہ ایک دوسرے کو جواب دیں تو سمجھو سورج کا زوال ہو گیا۔

حضرت سے پوچھا گیا کہ بادل کے دن ہمیں وقت زوال نہیں معلوم ہوتا۔ فرمایا عراق میں جو پرندے مرغ کہلاتے ہیں کیا تم ان کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا جانتا ہوں۔ فرمایا جب ان کی آوازیں بلند ہوں اور ایک دوسرے کو جواب دیں تو سمجھو سورج کا زوال ہو گیا یا حضرت نے یہ فرمایا تب نماز پڑھ لو۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔31)

جب مرغ پے بہ پے تین اذانیں دے تو سمجھو زوال ہو گیا اور نماز کا وقت داخل ہے۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا: میں موذن ہوں، پس جس روز بادل ہوں اور وقت کا پتا نہ چلے؟ فرمایا: جب مرغ پے بہ پے تین اذانیں دے تو سمجھو زوال ہو گیا اور نماز کا وقت داخل ہوا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔32)

باب نمبر۔47

رمضان

رمضان اور روزے کے متعلق فروع کافی کے تبصرے ملاحظہ کیجئے:

ماہ رمضان تیس دن کا ہوتا ہے، ہمیشہ کم نہیں ہوتا۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ماہ رمضان تیس دن کا ہوتا ہے ہمیشہ کم نہیں ہوتا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔250)

شعبان کے تیس دن کبھی نہیں ہوتے اور رمضان کے تیس دن سے کم نہیں ہوتے۔

فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا، پھر سال کے ایام 354 قرار دیئے، شعبان کے تیس (30) دن کبھی نہیں ہوتے اور رمضان کے 30 دن سے کم نہیں ہوتے اور یہ فریضہ ناقص نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شمار پورا کرو، شوال انیتس (29) دن کا ہوتا ہے اور ذیقعد تیس (30) دن کا۔ خدا فرماتا ہے ہم نے موسیٰ سے تیس (30) رات کا وعدہ کیا اور ہر دس (10) دن بڑھا کر چالیس (40) کر دیئے اور ذی الحجہ انیتس (29) دن کا ہوتا ہے اور محرم تیس (30) دن کا، پھر جو مہینے بعد کے ہیں وہ ناقص وتام دونوں طرح کے ہیں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔250)

فرمایا ماہ رمضان تیس دن سے کم نہیں ہوتا۔

فرمایا رمضان تیس دن سے کم نہیں ہوتا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔251)

جب نیم گرم پانی سے روزہ افطار کیا جائے تو دل کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

فرمایا جب نیم گرم پانی سے افطار کیا جائے تو اس سے جگر صاف ہو جاتا ہے اور دل کے گناہ دھل جاتے ہیں اور بینائی قوی ہوتی ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔358)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔358)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔358)

جو رمضان کے تین روزے نہ رکھے اس کی سزا قتل ہے۔

پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر لوگوں نے گواہی دی ہو کہ اس نے ماہ صیام میں تین روزے نہیں رکھے، فرمایا اس سے پوچھا جائے کہ روزوں کے نہ رکھنے میں تو نے گناہ کیا ہے یا نہیں، اگر وہ کہے نہیں تو امام حکم دے اس کے قتل کا اور اگر اقرار گناہ کرے تو امام کو چاہیے کہ اسے اچھی طرح سزا دے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔284)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔285)

بوڑھا روزہ دار اپنی زوجہ یا کنیز سے بوسہ بازی کرے تو کوئی مضائقہ نہیں، البتہ نوجوانوں کو یہ کام منع ہے۔

میں نے حضرت سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس روزہ دار کے متعلق جو اپنی زوجہ یا کنیز سے بوسہ بازی کرتا ہے؟ فرمایا جو تمہاری اور میری طرح بوڑھا ہو اس کیلئے تو مضائقہ نہیں لیکن ایک پُر شہوت جوان کیلئے ایسا نہیں کیونکہ وہ بچ نہیں سکتا۔ بوسہ بازی دو شہوتوں میں سے ایک ہے۔ میں نے کہا اگر کوئی میرا اور آپ جیسا ہو وہ اپنی کنیز سے بوس و کنار کرے؟ فرمایا اے ابو حازم کیا تم پُر از شہوت ہو؟ اچھا بتاؤ تمہارے کھانے کی کیا صورت ہے؟ میں نے کہا اگر شکم سیر کھاتا ہوں تو ضرر دیتا ہے اور اگر بھوکا رہتا ہوں تو کمزور ہو جاتا ہوں، فرمایا یہی حالت میری ہے، پس کیا صورت ہے عورتوں کے ساتھ، میں نے کہا کچھ نہیں۔ فرمایا اے ابو حازم! جب میں چاہتا ہوں کہ کوئی چیز مجھ سے ہو تو میں اسے کرتا ہوں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔287)

روزہ دار عورت پانی میں مت بیٹھے کیونکہ اس طرح پانی اس کی فرج کے ذریعے اندر چلا جاتا ہے۔

میں نے پوچھا روزہ دار پانی میں بیٹھ جائے؟ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن سر نہ ڈبوئے اور عورت پانی میں بیٹھے بھی نہیں تا کہ اس کی فرج کے ذریعے سے پانی اس کے اندر نہ پہنچے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔290)

اگر روزہ دار بلغم نگل لے تو کوئی حرج نہیں۔

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر روزہ دار بلغم نگل لے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔301)

ماہ رمضان میں ہر دن رات (چوبیس گھنٹے) میں ایک ہزار رکعات پڑھو۔

ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابو بصیر نے کہا آپ ماہ رمضان کی نمازوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا ماہ رمضان کی حرمت ہے اور وہ حق ہے جس میں اور کوئی دوسرا مہینہ شریک نہیں۔ اس مہینہ میں قربۃً الی اللہ دن اور رات میں جتنی نمازیں ممکن ہوں پڑھو، اگر ہو سکے تو ہر دن اور رات میں ایک ہزار رکعت پڑھو۔ اے ابو محمد! رمضان زیادہ عبادت کا زمانہ ہے۔ میں نے کہا کتنی؟ فرمایا بیس راتوں میں ہر رات کو بیس رکعات۔ آٹھ رکعتیں قبل عشا اور بارہ رکعتیں بعد عشا، سوائے ان کے جو اس سے پہلے تم پڑھ چکے ہو، جب عشرہ آخر داخل ہو تو ہر رات کو تیس رکعت پڑھو، آٹھ رکعت قبل نماز عشا اور بائیس رکعتیں اس کے بعد، ماسوا ان کے جو پہلے پڑھ چکے ہو۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔68، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔361)

بوسہ لینے سے روزہ ناقص نہیں ہوتا۔

فرمایا بوسہ لینے سے روزہ ناقص نہیں ہوتا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔286)

رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں۔

رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔247)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔247)

جو کسی روزہ دار کو گالی دے اس کی سزا جہنم ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عبد صالح کو گالی دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں، تجھ پر سلام، میں تجھے گالی نہ دوں گا جس طرح تو نے مجھے گالی دی ہے۔ اللہ فرماتا ہے جو میرے روزہ دار بندہ کو گالی دے گا تو اس کی سزا جہنم ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔262)

روزے کے دورانیے کا شان نزول

شان نزول: خوات بن جبیر انصاری شام کو گھر آئے، پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ گھر والوں نے کہا کہ آپ سو نا مت ہم تیار کر دیتے ہیں، وہ تکیہ رکھ کر سو گئے، جاگنے پر لوگوں نے کہا تم سو گئے، ان دنوں سونے سے روزہ شروع ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اگلے دن جب خندق کھودنے لگے تو کمزوری کی وجہ سے غش کھا کر گر پڑے، حضور ﷺ کو یہ اطلاع ملی تو آیت نازل ہوگئی کہ کھاؤ پیو جب تک صبح کا سفید خطرات کے کالے خط سے جدا نہ ہو۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔279)

جو ماہ رمضان میں اپنی بیوی کے پاس سوئے اور اس کی منی نکل جائے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو جماع کرنے والے کا ہے۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی زوجہ کے پاس ماہ رمضان میں سوئے اور اس کی منی نکل جائے، فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو جماع کرنے والے کا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔284)

جو اپنی بیوی یا کنیز کے ساتھ بحالت روزہ چھیڑ چھاڑ کرے اور انزال ہو جائے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو بحالت روزہ رمضان میں جماع کرے۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی بی بی یا کنیز کے ساتھ بحالت صوم چھیڑ چھاڑ کر رہا ہو اور اس حالت میں اس کو انزال ہو جائے۔ فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو اس شخص کا جو بحالت صوم رمضان میں جماع کرے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔285)

میاں بیوی نے جماع کیا جبکہ دونوں روزے سے تھے تو اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا تو مرد کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے اور اگر عورت نے راغب کیا تو دونوں کو پچیس پچیس کوڑے مارے جائیں گے۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے ساتھ ایسی حالت میں جماع کرے جبکہ دونوں روزہ سے ہوں ،فرمایا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے اور اگر عورت نے مجبور کیا ہے تو مرد و عورت دونوں پر کفارہ ہوگا، اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے شرعی حد کا نصف اور اگر عورت نے راغب کیا ہے تو پچیس کوڑے مرد کو مارے جائیں گے اور پچیس عورت کو۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔285)

اگر کوئی شخص عورت کے بدن کے کسی حصے کا مساس کرے تو ایسا کرنا مکروہ ہے (روزہ فاسد و ناقص نہ ہوگا)

پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو عورت کے کسی حصہ بدن کا مساس کرے آیا اس کا روزہ فاسد یا ناقص ہو جائے گا؟ فرمایا آدمی کیلئے ایسا کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ منی نکل جائے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔286)

روزہ دار کو اپنا سر پانی میں ڈبونا منع ہے۔

فرمایا حضرت نے روزہ دار کو چاہیے پانی میں سر نہ ڈوبے اور نہ اپنے سر کو پانی میں ڈبوئے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔289)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔289)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔289)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔290)

روزہ دار کو پھول یا خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔

فرمایا حضرت نے روزہ میں پھول یا خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔299)

روزہ دار کو پھول سونگھنا منع ہے کیونکہ اس میں لذت ہوتی ہے اور روزہ دار کو لذت حاصل کرنا مکروہ ہے۔

میں نے حضرت سے کہا حیض والی عورت نمازوں کی قضا بجالائے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا قضا روزہ بجالائے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا یہ حکم آپ نے کہاں سے فرمایا؟ فرمایا: سب سے قیاس کرنے والا ابلیس تھا، میں نے کہا روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: وہ کپڑا تر کر کے بدن پر رکھے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے؟ فرمایا: اسی سے (یعنی قیاس نہ کرو) میں نے کہا روزہ دار کیا پھول نہ سونگھے؟ فرمایا: نہیں، کیونکہ اس میں لذت ہوتی ہے اور مکروہ ہے روزہ دار کو لذت حاصل کرنا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔299)

جن لوگوں کو دوران روزہ پیاس کا غلبہ ہو وہ بقدر تری پہنچانے کے اتنا پی لیں کہ موت کا خدشہ باقی نہ رہے۔

میں نے کہا ہمارے یہاں کچھ عورتیں اور جوان ایسے ہیں کہ وہ پیاس کے غلبہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا بقدر تری پہنچانے کے اتنا پی لیں کہ موت کا خدشہ باقی نہ رہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔304)

اگر کسی کے سر میں شدید درد ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا اگر کسی کے سر میں شدید درد ہے تو اس کیلئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اسی طرح جب شدید بخار ہو یا آنکھوں پر بہت زیادہ آشوب ہو تو بھی اس کیلئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔306)

جس مرحوم کے نماز روزے رہتے ہوں تو میراث میں جو سب سے اولیٰ ہو وہ ادا کرے۔

پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس پر نماز اور روزے ہوں؟ فرمایا میراث میں جو سب سے اولیٰ ہو وہ ادا کرے۔ میں نے کہا اگر عورت ہو؟ فرمایا نہیں، یہ فرض مرد کا ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔314)

جس کے روزے قضا ہو جائیں اور پھر وہ مر جائے تو اس کا ولی اس کے روزے رکھے۔

فرمایا حضرت نے اگر کوئی ماہ رمضان کے چند روزے رکھے پھر بیمار پڑ جائے اور مر جائے تو اس کیلئے کچھ نہیں اور اگر تندرست ہو کر پھر بیمار ہو جائے اور مر جائے تو اگر مالدار ہے تو اس کی طرف سے صدقی دیا جائے ہر روز ایک مد ورنہ جو اس کا ولی ہو اس کے روزے ادا کرے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔314)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔314)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔44، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔315)

حضورﷺ نے دوران سفر پانی پی کر روزہ ختم کر دیا لیکن بعض صحابہؓ بدستور روزے سے رہے، آپ نے انہیں نافرمان کہا۔

فرمایا حضرت نے جب کوئی سفر کیلیئے گھر سے نکلے تو روزہ کھول دے۔ رسول اللہﷺ رمضان میں مکہ مدینہ سے چلے جب منزل کراغ انعیم پر پہنچے تو آپ نے ظہر وعصر کے درمیان پیالہ میں پانی لے کر پیا اور ان سب لوگوں نے جو آپ کے ساتھ تھے لیکن کچھ لوگ بدستور روزے سے رہے، آپ نے ان کا نام نافرمان رکھا۔ چونکہ یہ امر رسولﷺ دوبارہ ہوا تھا لہٰذا ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔320)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔320)

حضورﷺ کا فرمان ہے کہ جو دوران سفر روزہ رکھے، میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا جو سفر میں روزہ رکھے گا میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔321)

کیا مسافر دوران سفر عورتوں سے ہمبستر ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو رمضان میں سفر کرے آیا وہ عورتوں سے ہمبستر ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔54، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔329)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔54، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔329)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔54، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔329)

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔54، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔329)

عورت مرد کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی۔

ایک عورت رسول خدا ﷺ کے پاس آکر کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ شوہر کا کیا حق ہے عورت پر؟ فرمایا وہ بہت زیادہ حق ہے عورت سے، اس نے کہا اس میں سے کچھ تو بتائیے۔ فرمایا عورت بے اذن شوہر روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔357)

باب نمبر۔48

حجرِ اسود کی کہانیاں

فروع کافی میں حجرِ اسود کے متعلق درج ذیل کہانیاں بیان کی گئیں ہیں، ملاحظہ کیجئے:

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیوں رکھا گیا حجر کو اس مقام پر جہاں وہ ہے، دوسری جگہ کیوں نہ رکھا گیا اور کس وجہ سے اسے بوسہ دیا جاتا ہے اور بندوں کے میثاق کو اس میں کیوں رکھا گیا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس کا سبب بتائیے، میں اس امر میں متفکر ہوں، فرمایا تم نے ایک مشکل مسئلہ پوچھا، پس جواب کو سمجھو اور اپنے کو تسکین دو اور کان لگا کر سنو ، میں تم کو انشااللہ بتاؤں گا۔ اللہ نے رکھا اس حجرِ اسود کو جو ایک جوہر سے نکلا ہے جنت سے آدم کے ساتھ اور اس پر رکھا گیا میثاق کی وجہ سے، اس کی صورت یہ ہے کہ جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا ان کی پشتوں سے ان کی ذریت نکال کر ، اس مقام میں اور اس مکان میں وہ ظاہر ہوں گے اور یہیں ایک پرندہ قائم آلِ محمد پر اترے گا۔ پس سب سے پہلے حضرت کی بیعت یہی پرندہ کرے گا اور وہ جبریل ہوں گے اور اسی جگہ کو حضرت حجت وقت ظہور اپنی پشت کا تکیہ بنائیں گے اور حجر خدا کی طرف سے حجت ہے اور وجود قائم پر دلیل اور گواہ ہوگا جو وفائے عہد کرے گا اس مقام پر اور جو میثاق خدا نے لیا ہے اس کے پورا ہونے کا گواہ بنے گا۔ رہا بوسہ دینا اور مس کرنا تو یہ شاید اسی عہد و میثاق کی تجدید ہے تاکہ جو عہد اللہ نے لیا ہے اسے ہر سال پورا کر کے دکھائیں اور جو امانت حجر کے پاس ہے اس کی یاد تازہ کریں، کیا تم یہ نہیں کہتے میں نے تیری امانت اور اپنے میثاق کو پورا کر دیا تاکہ تو میری موالات کی گواہی دے۔ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا اور کوئی یہ حق ادا نہیں کرتا اور نہ اس عہد کو یاد رکھتا ہے۔ ہمارے شیعہ حجر کے پاس آتے ہیں تو وہ ان کو پہچانتا ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے اور جو غیر شیعہ آتے ہیں تو ان کا انکار کرتا ہے اور ان کی تکذیب کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے غیر نے اس معاہدہ کو یاد نہیں رکھا، پس تمہارے موافق گواہی دے گا اور ان کے مخالف گواہی دے گا ان کے کفر اور انکار کی وہ روز قیامت اللہ کی طرف سے ان پر حجت بالغہ ہوگا اور اس طرح آئے گا کہ اس کے بولنے والی زبان ہوگی اور اس کی پہلی صورت میں وہ لوگوں کو پہچانے گا اور گواہی دے گا ان کے موافق جنہوں نے عہد پورا کیا ہوگا اور تجدید عہد کی ہوگی اور ان کے خلاف کہے گا جنہوں نے کفر و انکار کی وجہ سے اس عہد کو بھلا دیا ہوگا، لیکن اللہ نے اسے جنت سے کیوں نکالا تو تم جانتے ہو حجر کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ ایک بہت بڑا صاحب عظمت فرشتہ تھا، جب اللہ نے ملائکہ سے عہد لیا تو سب سے پہلے یہی ایمان لایا اور اقرار کیا، اللہ نے تمام خلق پر اس کو امین بنایا اور میثاق کا لقمہ اس کے منہ میں دیا اور اس کے سپرد کیا اور مخلوق کو حکم دیا کہ وہ ہر سال حجر کے سامنے اس میثاق کی تجدید کریں اور اس عہد کو دہرائیں جو

اللہ نے ان سے لیا ہے، پھر اللہ نے آدم کے ساتھ اسے جنت میں رکھا، آدم اس میثاق کو یاد کرتے اور حجر کے آگے اقرار کی تجدید کرتے تھے ہر سال، جب آدم سے ترک اولیٰ ہوا اور جنت سے نکالے گئے تو اس عہد کو بھلا دیا جو اللہ نے ان سے اپنے لئے اور ان کے فرزند محمد اور ان کے وصی علی کے بارے میں لیا تھا اور وہ حیران و پریشان رہ گئے جب اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی تو اس فرشتہ کو سفید موتی کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جنت آدم کی طرف اسے پھینک دیا اور وہ سرزمین ہند تھی، جب آدم نے اسے دیکھا تو مانوس ہوئے لیکن پہچانا نہیں کیونکہ اس میں جوہریت زیادہ تھی، خدا نے اس کو گویا کیا تو اس نے کہا: اے آدم! تم نے مجھے پہچانا؟ انہوں نے کہا نہیں، فرشتہ نے کہا اس لئے کہ شیطان تم پر غالب ہوا اور اس نے ذکر رب تم سے ترک کرا دیا، پھر خدا نے اس کو وہی صورت دی جو آدم کے پاس جنت میں تھی، اس نے آدم سے کہا کہاں ہے وہ عہد و میثاق، آدم اس کے پاس آئے اور میثاق کو یاد کیا، روئے اور گڑگڑائے، اسے بوسہ دیا اور عہد و میثاق کی تجدید کی، پھر خدا نے اس فرشتہ کو سفید چمکدار پتھر بنایا، آدم نے اس کی عظمت کے لحاظ سے اسے کندھے پر اٹھا لیا، جب اس کے وزن سے تھک گئے تو جبریل نے مدد کی اور اس کو مکہ لے آئے، آدم مکہ میں اس سے مانوس تھے اور ہر روز اور ہر شب اس کے سامنے تجدید اقرار کرتے تھے۔ جب اللہ نے کعبہ بنانے کا حکم دیا تو اس پتھر کو وہاں رکھا گیا کیونکہ اللہ جب اولاد آدم سے میثاق لیا تھا تو وہ اسی جگہ تھا اور یہیں فرشتہ کے منہ میں میثاق کو ڈالا گیا تھا اس لئے حجر کو اس رکن میں رکھا گیا، آدم کعبہ سے صفا کی طرف آتے تھے اور حوا مروہ کی طرف سے اور حجر اس رکن میں رکھا ہوتا تھا جب آدم کو وہ صفا سے دیکھتے تو تکبیر و تہلیل و تمجید کی صدا بلند کرتے، اسی لئے تکبیر سنت قرار پائی اور اس رکن کا استقبال جہاں حجر ہے کیونکہ جب اللہ نے اپنی ربوبیت، حضرت رسول خدا ﷺ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی وصایت کا اقرار لیا تھا تو ملائکہ کے کندھے تھرتھرانے لگے۔ پس جس نے سب سے پہلے اقرار ربوبیت کیا اور حضرت رسول خدا ﷺ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کو مانا یہی فرشتہ تھا، ان میں محمد و آل محمد کی شدید محبت نہیں پائی جاتی تھی اس لئے خدا نے ان کے درمیان سے ایک فرشتہ منتخب کیا اور اس کے منہ میں میثاق دیا۔ وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی بولتی زبان ہوگی اور دیکھنے والی آنکھ، وہ گواہی دے گا روز قیامت ہر اس کی جس نے اس مقام عہد کو پورا کیا ہوگا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔2)

حجر کو آدم کیلئے جنت سے نازل کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ حجر کو آدم کیلئے جنت سے نازل کیا اور بیت المعمور ایک سفید موتی کی مانند تھا، اللہ نے اس کو آسمان کی طرف بلند کیا اور اس کی بنیاد باقی رکھی اور وہ اس گھر کے محاذ میں تھا، ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھے جو اللہ سے امید لگائے ہوتے تھے اور اللہ نے ابراہیم و اسماعیل کو اس کی بنیادیں اٹھانے کا حکم دیا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔9)

حجر اسود: حجر ایک بڑا صاحب عظمت فرشتہ تھا۔ جب اللہ نے ملائکہ سے عہد لیا تو سب سے پہلے یہی ایمان لایا۔ اللہ نے تمام خلق پر اس کو امین بنا دیا اور میثاق کا لقمہ اس کے منہ میں دیا اور مخلوق کو حکم دیا کہ وہ ہر سال حجر کے سامنے اس میثاق کی تجدید کریں۔ پھر اللہ نے آدم کے ساتھ اسے جنت میں رکھا۔ آدم اس میثاق کو یاد کرتے اور حجر کے آگے اقرار کی تجدید کرتے۔ جب آدم جنت سے نکالے گئے تو اس عہد کو بھلا دیا جو اللہ نے ان سے اللہ، محمد ﷺ، اور علی علیہ السلام کے بارے میں لیا تھا۔ جب اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی تو اس فرشتہ کو سفید موتی کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جنت آدم کی طرف اسے پھینک دیا اور وہ سرزمین ہند تھی۔ آدم نے اس موتی کو دیکھا تو مانوس ہوئے لیکن اسے پہچانا نہیں۔ موتی بولا اے آدم! تم نے مجھے پہچانا؟ آدم نے کہا نہیں۔ موتی نے کہا کہ یہ اس لئے ہے کہ تم پر شیطان غالب ہوا۔ پھر خدا نے موتی کو وہی ص ﷺ رت دی جو آدم کے پاس جنت میں تھی۔ اس نے آدم سے کہا کہ کہاں ہے وہ عہد و میثاق؟ آدم نے میثاق کو یاد کیا اور گڑگڑائے، اسے بوسہ دیا، اور عہد و میثاق کی تجدید کی۔ پھر خدا نے فرشتہ کو سفید چمکدار پتھر بنا دیا۔ آدم نے اس کی عظمے کے لحاظ سے اسے کندھے پر اٹھالیا، جب تھک گئے تو جبریلؑ نے مدد کی اور اس کو مکہ لے آئے۔ آدم مکہ میں اس سے مانوس تھے اور ہر روز اور ہر شب اس کے سامنے تجدید و اقرار کرتے تھے۔ جب اللہ نے کعبہ بنانے کا حکم دیا تو اس پتھر کو وہاں رکھا گیا کیونکہ اللہ نے جب اولاد آدم سے میثاق لیا تھا تو وہ اسی جگہ تھا اور یہیں فرشتہ کے منہ میں میثاق ڈالا گیا۔ اس لئے حجر کو اس رکن میں رکھا گیا۔ آدم کعبہ سے صفا کی طرف آتے تھے اور حوا مروہ کی طرف سے، اور حجر اس رکن میں رکھا ہوتا تھا۔ جب آدم کو وہ صفا سے دیکھتے تو تکبیر و تہلیل و تمجید کی صدا بلند کرتے، اسی لئے تکبیر سنت قرار پائی اور اس رکن کا استقبال جہاں حجر ہے کیونکہ جب اللہ نے اپنی ربوبیت حضرت رسول خدا ﷺ کی نبوت اور حضرت علی علیہ السلام کی وصایت کا اقرار لیا تھا تو ملائکہ کے کندھے تھرتھرانے لگے۔ پس جس نے سب سے پہلے اقرار ربوبیت کیا اور حضرت رسول خدا ﷺ کی نبوت اور حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو مانا یہی فرشتہ تھا۔ ان میں محمد و آل محمد کی شدید محبت نہیں پائی جاتی تھی اس لئے خدا نے ان کے درمیان سے ایک فرشتہ منتخب کیا اور اس کے منہ میں میثاق دیا۔ وہ روز قیامت آئے گا کہ اس کی بولتی زبان ہوگی اور دیکھنے والی آنکھ، وہ گواہی دے گا روز قیامت ہر اس کی جس نے مقام عہد کو پورا کیا ہوگا۔

اللہ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ چھٹے آسمان پر جس کا نام صراح ہے ایک گھر عرش کے مقابل بنائیں اور حکم دیا کہ اہل سمٰوٰت اس کے گرد طواف کریں، چنانچہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے اور استغفار کرتے ہیں۔ جب آدم سما دنیا کی طرف اترے تو خدا نے اس گھر کے مقابل زمین پر بیت اللہ بنانے کا حکم دیا، پس آدم و اولاد آدم کیلئے اسی طرح طواف کا حکم ہوا۔

فرمایا جبکہ میں اور میرے باپ طواف میں تھے ایک شخص شر حب آیا۔ میں نے کہا شر حب کیا فرمایا طویل اور اس نے سلام کیا اور اپنا سر میرے اور میرے والد کے بیچ میں داخل کیا۔ پس میں اور میرے والد متوجہ ہوئے اور جواب سلام دیا۔ پھر کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، میرے والد نے کہا طواف کے بعد پوچھنا۔ طواف کے بعد ہم حجر کے پاس آئے، دو رکعت نماز پڑھی، پھر مجھ سے فرمایا: بیٹا وہ شخص کہاں ہے؟ دیکھا تو وہ پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، بعد نماز آپ نے اس سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا میں شامی ہوں۔ فرمایا شام میں کہاں؟ فرمایا ساکن بیت المقدس ہوں۔ فرمایا تو نے دونوں کتابیں پڑھی ہیں؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا اب پوچھ جو پوچھنا ہے، اس نے کہا یہ بتایئے بیت اللہ کی ابتدا کب ہوئی؟ دوسرے آیۃ ن والقلم وما یسطرون، کا کیا مطلب ہے؟ تیسرے آیۃ اموالھم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اے برادر شامی سن ہماری بات اور ہماری تکذیب نہ کرنا، جس نے کسی معاملہ میں ہمیں جھٹلایا اس نے رسول کو جھٹلایا اور جس نے رسول کو جھٹلایا اس نے خدا کو جھٹلایا اور جس نے خدا کو جھٹلایا خدا اس کو عذاب دے گا۔ اس گھر کے آغاز کی صورت یہ ہے کہ جب خدا نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں تو ملائکہ نے تردید کی اور کہا کیا تو اس کو بنائے گا جو فساد و خونریزی کرے، اس کے بعد جب انہوں نے غضب الٰہی کا احساس کیا تو عرش الٰہی کے نیچے پناہ لی۔ اللہ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ چھٹے آسمان پر جس کا نام صراح ہے ایک گھر عرش کے مقابل بنائیں اور حکم دیا کہ اہل سمٰوٰت اس کے گرد طواف کریں، چنانچہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے اور استغفار کرتے ہیں، جب آدم سما دنیا کی طرف اترے تو خدا نے اس گھر کے مقابل زمین پر بیت اللہ بنانے کا حکم دیا۔ پس آدم اور اولاد آدم کیلئے اسی طرح طواف کا حکم ہوا۔ اس نے کہا یا ابن رسول اللہ! آپ نے سچ کہا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔7)

آدم و حوا کو گیہوں کھانے کی پاداش میں جنت سے نکالا گیا۔ آدم کو صفا اور حوا کو مروہ پر اتارا گیا۔ آدم نے کہا کہ حوا مجھ پر حرام ہے کیونکہ اگر حلال ہوتی تو اسے بھی صفا پر اتارا جاتا۔ کچھ عرصہ آدم حوا سے الگ رہے۔ دن میں کوہ مروہ پر ان کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے، جب رات ہوتی تو غلبۂ نفس کے خوف سے کوہ صفا پر لوٹ آتے اور رات اسی پر

گزارتے۔ پھر خدانے آدم کی توبہ قبول کی اور جبریل کو بھیجا جس نے آکر آدم کو حج کا طریقہ سکھایا۔ اللہ نے حجر اسود کو نازل کیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن تھا۔ وہ مشرکین کے مس کرنے سے اور ان کی نجاست کے باعث سیاہ پڑ گیا۔ آدم کا گناہ معاف ہوا۔ توبہ قبول ہوئی اور بی بی سے مباشرت حلال ہوئی۔

فرمایا جب آدم اور حوا گیہوں کھانے کی علت میں جنت سے نکالے گئے تو آدم کوہ صفا پر اترے اور حوا مروہ پر۔ صفا اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے آدم مصطفیٰ کے نام سے، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے، اور مروہ اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے اسم مراۃ (عورت) سے، آدم نے کہا میرے اور حوا کے درمیان اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، اگر حلال ہوتی تو وہ میرے ساتھ کوہ صفا پر اترتی، اسی لئے وہ مجھ پر حرام ہے اور میرے اور اس کے درمیان مفارقت کا باعث ہے۔ کچھ عرصہ آدم حوا سے الگ رہے۔ دن میں کوہ مروہ پر ان کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے، جب رات ہوتی تو غلبہ نفس کے خوف سے کوہ صفا پر لوٹ جاتے اور رات اسی پر گزارتے۔ آدم کو سوائے حوا کے کسی سے انس نہ تھا اسی لئے عورتوں کا نام نسار کھا گیا کیونکہ حوا کو آدم سے انس تھا۔ اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرتا تھا اور نہ کوئی اپنا قاصد بھیجتا تھا، پھر خدا نے ان پر احسان کیا اور چند کلمات کی تلقین کے بعد ان کی توبہ قبول کی اور جبریل کو ان کے پاس بھیجا، انہوں نے سلام کے بعد کہا اللہ نے مجھے بھیجا ہے تمہارے پاس، اے آدم! اے خطاؤں سے توبہ کرنے والے، اے مصیبت پر صبر کرنے والے اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو مناسک حج کی تعلیم دوں تا کہ تم پاک وصاف ہو جاؤ، پس جبریل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ پر آئے، خدا نے ایک بادل کو بھیجا جس نے خانہ کعبہ پر سایہ کیا اور بادل تھا مقابل بیت المعمور کے جبریل نے کہا اے آدم جہاں تک بادل کا سایہ ہے وہاں اپنے پیر سے خط کھینچ دو اس کے بمقابل جو گھر بنے گا وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا قبلہ ہوگا، پس آدم نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے بادل کے نیچے ایک گھر نکالا اور حجر اسود کو نازل کیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن تھا، وہ مشرکین کے مس کرنے سے اور ان کی نجاست کے باعث سیاہ پڑ گیا۔ جبریل نے کہا اے آدم اپنے گناہ کیلئے استغفار کرو، تمام مشاعر پر جا کر، اللہ نے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارا گناہ معاف کر دیا اور اے آدم مزدلفہ سے جمروں پر مارنے کیلئے چند کنکریاں لو، جب مقام جمار پر پہنچے تو شیطان سامنے آیا اور اس نے کہا اے آدم کہاں جا رہے ہو، جبریل نے کہا اس سے کلام نہ کرو اور سات کنکریوں سے اسے سنگسار کرو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو، آدم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رمی جمرات سے فارغ ہوئے پھر کہا اب قربانی کرو، یہ ہدی ہے قبل رمی جمار اور یہ کہ اپنا سر منڈواؤ خدا کے سامنے ازروئے تواضع، اس کے بعد زیارت بیت کا حکم دیا اور سات بار طواف کرنے کا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا، اس کے بعد چند ہفتے طواف نسا کا جس کے بغیر محرم محل نہیں ہوتا، آدم نے ایسا ہی کیا، جبریل نے کہا اب اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری توبہ قبول

کرلی اور تمہاری زوجہ کو تم پر حلال کر دیا، آدم یہ سن کر چلے گئے۔ درآنحالیکہ ان کا گناہ معاف ہوا۔ توبہ قبول ہوئی اور بی بی سے مباشرت حلال ہوئی۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔13)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔14)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔18)

تعمیر کعبہ کے دوران کوہ ابو قبیس نے ندا دی: اے ابراہیم! تمہاری ایک امانت میرے پاس ہے یعنی حجر اسود۔ جب ابراہیم نے تعمیر کعبہ کے بعد لوگوں کو حج کیلئے پکارا تو سب سے پہلے اہل یمن نے جواب دیا۔ حضرت ابو جعفر اور ابو عبداللہ کے نزدیک ذبیح حضرت اسحاق ہیں۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے ابراہیم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا اور بیت کی بنیادیں اٹھانے کا اور لوگوں کو مقامات حج دکھانے کا، پس ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں نے گھر بنایا، ہر روز پنڈلی کے برابر بناتے تھے یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے ،امام نے فرمایا کہ کوہ ابو قبیس نے ندا دی اے ابراہیم تمہاری ایک امانت میرے پاس ہے یعنی حجر، پس ابراہیم نے اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا، پھر ابراہیم نے لوگوں کو حج کیلئے پکارا اور کہا میں ابراہیم خلیل الرحمٰن ہوں خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ اس گھر کا حج قیامت تک کرو، پس سب سے پہلے جس نے جواب دیا وہ اہل یمن تھے۔ ابراہیم علیہ السلام نے مع اپنے اہل وعیال کے حج کیا۔ بعض کا گمان ہے کہ جن کو ذبیح کہا جاتا ہے وہ اسحاق ہیں اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر اور ابو عبداللہ سے سنا کہ ذبیح اسحاق ہیں اور زرارہ سے مروی ہے کہ وہ اسمٰعیل کو ذبیح جانتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔35)

باب نمبر۔49

طواف

طوف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں۔طاف۔استطاف۔ تطوف۔ طوف۔ گھومنا۔ چکر لگانا۔(تاج) کسی چیز کے ارد گرد بکثرت چلنا۔(محیط)۔المطاف۔ گھومنے کی جگہ۔الطائف۔چوکیدار یا کوتوال جورات کو حفاظت کیلئے پہرہ دے۔(یہ لفظ اگرچہ واحد ہے لیکن جمع کیلئے بھی آتا ہے۔تاج)ابن فارس نے بھی اس کے یہ معنی لکھے ہیں۔الطائفۃ۔کسی چیز کا ٹکڑہ۔لوگوں کی جماعت جو ہم آہنگیٔ فکر وخیال یا اشتراک مذہب کی بناپر متحد ہو اور اس سبب سے دوسروں سے ممتاز ہو۔(محیط)۔ابن فارس نے لکھاہے کہ عرب طائفۃ کو کسی معین تعداد میں محدود نہیں کرتے تھے۔ نیز وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ بہر حال اس سے تھوڑی اور معمولی مقدار یا تعداد ہی مراد لی جاتی ہے۔الطواف۔ایسا خادم جو نہایت نرمی اور عنایت سے خدمت کرے۔(محیط)۔الطوفان۔ہمہ گیر موت،وہ مصیبت یا حادثہ جو قوم کو چاروں طرف سے گھیر لے اور ہر شے پر چھا جائے،مثلاً غرقابی،قتل وغارت گری،بارش جو زوردار ہونے کی وجہ سے بستیوں کو بہالے جائے۔نیز رات کی سخت تاریکی۔قرآن کریم میں قوم حضرت نوحؑ کے متعلق ہے:فاخذھم الطوفان۔(14/29)انہیں طوفان نے آپکڑا۔

طاف۔یطوف۔کے معنی رفع حاجت کیلئے جانا بھی ہے۔(تاج)

قرآن کریم میں ہے:یطاف علیھم بکاس۔(45/37)ان پر دور جام چلایا جائے گا۔سورۃ نور میں ہے:طوافون علیکم بعضکم علی بعض۔(58/24)وہ تمہارے ارد گرد پھرتے پھراتے رہتے ہیں۔سورۃ القلم میں ہے:فطاف علیھا طائف من ربك۔(19/68) تیرے رب کی طرف سے ایک آفت ان پر پھر گئی۔ایک مصیبت طاری ہوگئی۔ایک حادثہ نے انہیں گھیر لیا۔سورہ اعراف میں ہے طئف من الشیطان۔(201/7)اس کے معنی ہیں سرکش جذبات کا کوئی خیال جو یونہی گھومتے گھماتے ذہن میں آجائے۔طائفۃ۔گروہ اور جماعت کے معنوں میں(121/3)میں آیا ہے۔

سورۃ البقرہ میں ہے کہ خانہ کعبہ طائفین اور عاکفین کیلئے مرکزی مقام ہے۔(125/2)طائفین کے معنی ہیں نوع انسانی کے چوکیدار۔وہ لوگ جو انسانیت کے حقوق کی حفاظت کرنے والے ہوں۔اور عاکفین کے معنی ہیں وہ جماعت جو نوع انسانی کے شیرازہ کو بکھرنے نہ دے بلکہ اسے ایک رشتہ میں پروئے رکھے۔ان کے معاملات کو درست رکھے۔دنیا کے

نظم و نسق میں درستگی اور آراستگی پیدا کرے۔ قرآن کریم نے ملت اسلامیہ (جماعت مومنین) کو ایک بین الاقوامی امت قرار دیا ہے جس کا فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام نوانسانی کے احوال و کوائف اور اعمال و افعال کی نگرانی کرے اور ان کے معاملات کو درست رکھے۔ اس مقصد کیلئے وہ جس نظام کی تشکیل کرتے ہیں اس کا مرکز کعبہ کو قرار دیا ہے۔ (143/2) لہٰذا اس نظام کو قائم کرنے والی جماعت طائفین کی جماعت ہے۔ یعنی نوع انسانی کی چوکیداری کرنے والی۔ حقوق انسانیت کی حفاظت کرنے والی، یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے خدا سے پوچھا کہ ان کی اولاد میں بھی خانہ کعبہ کی تولیت (اور نوع انسانی کی امامت) کا منصب جاری رہے گا تو ان سے کہہ دیا کہ: لا ینال عھدی الظلمین۔ (124/2) جو لوگ حقوق انسانیت میں کمی کریں گے وہ اس منصب کے اہل نہیں رہیں گے۔

یہ ہے طواف کعبہ کا صحیح مفہوم جس کی تمثیلی شکل خانہ کعبہ کے گرد گھوم کر اس فریضہ کی یاد تازہ کرنا ہے۔ جس طرح صلوۃ کے اجتماعات میں رکوع و سجود اس حقیقت کے مظہر ہیں کہ ہم قوانین خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں اور اس کے سوا اور کسی کے آئین و قانون کے سامنے نہیں جھکتے۔ اسی طرح حج کے ان مناسک سے مراد یہ ہے کہ ہمارا یہ اجتماع نوع انسانی کی حفاظت کیلئے نظام خداوندی کا عملی نشان ہے۔ (لغات القرآن، صفحہ نمبر۔ 1097 تا 1099)

طواف کا معنی و مفہوم سمجھنے کے بعد ملاحظہ کیجئے فروع کافی کی طواف کے متعلق کہانیاں:

خدا نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو انہوں نے تردید کی اور کہا: تو ایسے کو بنائے گا جو فساد اور خونریزی کرے حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جب انہوں نے خدا کا غضب دیکھا تو توبہ کی۔ اللہ نے حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کا طواف کریں۔ سات سال تک وہ برابر طواف و استغفار کرتے رہے، خدا نے اس کے بعد توبہ قبول کی اور راضی ہو گیا۔ یہ اصل وجہ ہے طواف کی۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں اپنے والد کے ساتھ حجر کے قریب تھا اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص آکر پاس بیٹھا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا میں تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جنہیں آپ کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا یہ بتائیے کہ اس گھر کے طواف کرنے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا جب خدا نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو انہوں نے تردید کی اور کہا تو ایسے کو بنائے گا جو فساد اور خونریزی کرے حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جب انہوں نے غضب خدا دیکھا تو توبہ کی، اللہ نے حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کا طواف کریں، سات سال تک وہ برابر طواف و

استغفار کرتے رہے۔ خدا نے اس کے بعد توبہ قبول کی اور راضی ہو گیا، یہ ہے اصل وجہ طواف کی، پھر خدا نے بیت المعمور کے مقابل خانہ کعبہ بنوایا تاکہ بنی آدم میں جو گنہگار ہیں ان کی توبہ قبول ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔8)

ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا کہ کشتی نوح کو حکم تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے، پس وہ موسم حج میں آئی اور طواف کیا۔

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کشتی نوح کو حکم تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے جبکہ زمین پانی میں ڈوب چکی تھی پس وہ موسم حج میں مقام منیٰ میں آئی پھر وہ پلٹی اور بمطابق حکم الٰہی اس نے بیت اللہ میں طواف نسا کیا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔45)

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے کشتی نوح نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی سات بار، اس کے بعد جودی پر ٹھہر گئی۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کشتی نوح کا طول ایک ہزار دو سو ہاتھ اور عرض آٹھ سو ہاتھ اور بلندی دو سو ہاتھ تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی سات بار اس کے بعد جودی پر ٹھہر گئی۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔45)

ابراہیمؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اہل کو ان کے ثمرات کا رزق دے پس خدا نے اردن (یہ جگہ شام میں ہے) کا قطعہ ان کیلئے معین کر دیا، یہ سرزمین چلی اور طواف بیت کیا سات بار، پھر خدا نے اس کو اس کی جگہ پر قرار دیا، اس لئے اس کا نام طائف ہوا۔

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کیا تم جانتے ہو کہ طائف کا نام طائف کیوں ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا ابراہیمؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اہل کو ان کے ثمرات کا رزق دے پس خدا نے اروں (یہ جگہ شام میں ہے) کا قطعہ ان کیلئے معین کیا ، یہ سرزمین چلی اور طواف بیت کیا سات بار پھر خدا نے اس کو اس کی جگہ پر قرار دیا اس لئے اس کا نام طائف ہوا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔138، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔359)

باب نمبر۔50

کعبہ

فروع کافی کے کعبہ کے متعلق عجیب وغریب دعوے اور قصے ملاحظہ کیجئے:

خدا نے خانہ کعبہ کو زمین بچھانے سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا۔

عیسیٰ بن یونس سے مروی ہے کہ ابن ابی العوجا، حسن بصری کے شاگردوں میں سے تھے پھر اس نے اس کا مذہب چھوڑ دیا اور ایسا عقیدہ اختیار کیا جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ حقیقت۔ اس نے کہا میرا استاد اپنے عقائد میں ناہموار ہے کبھی قدرت کا عقیدہ رکھتا ہے کبھی جبر کا، کوئی عقیدہ ایسا نہیں جس پر ہمیشہ قائم ہو، یہ سرکش انسان مکہ آیا، حج سے اس کو انکار تھا، علما اس سے ملنا ناپسند کرتے تھے کیونکہ بدزبان آدمی تھا اور ضمیر کا کھوٹا، یہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کے مصاحبوں کے ساتھ بیٹھا اور کہنے لگا اے ابو عبداللہ مجالس امانت ہیں ضروری ہے کہ سوال کیا جائے، آیا اجازت ہے کہ میں کچھ کہوں؟ فرمایا کہو، اس نے کہا یہ تو بتائیے تم اس ویران جگہ میں کب تک چلو پھروگے اور کب تک اس پتھر سے اذن چاہوگے اور کب تک یہاں اونٹ کی طرح بلبلاؤگے، جہاں تک میں غور کرتا ہوں اس فعل کی بنیاد کسی عقلمند آدمی نے تو رکھی نہیں، آپ اس امر میں صاحب حکم کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کے باپ نے اس کی بنیاد رکھی اور اتمام کو پہنچایا ہے۔ حضرت نے فرمایا: جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جس کا دل اندھا ہو گیا ہے وہ حق بات کو برا سمجھتا ہے اور خدا سے پناہ نہیں مانگتا، شیطان اس کا ولی اس کا رب اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گھاٹ پر جا اتارتا ہے اور پھر وہاں سے نکالتا نہیں، یہ وہ گھر ہے جہاں خدا کی مخلوق اس کی عبادت کرتی ہے تاکہ وہاں پر ان کی اطاعت کی جانچ کی جائے وہ ابھارتا ہے ان کو اس کی زیارت و تعظیم کیلئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو محل انبیا بنایا ہے اور نماز پڑھنے والوں کا قبلہ باغ جنت کی ایک شاخ ہے اور ایک طریقہ ہے مغفرت کا۔ وہ کمال روحانی حاصل کرنے اور عظمت وجلال کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے، اللہ نے اس کو زمین بچھانے سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا۔ پس وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اطاعت کرے ان امور میں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے اور باز آئے بندہ ان چیزوں سے جن سے منع کیا ہے اور اس اللہ کو یاد کرے جو ارواح وصور کا پیدا کرنے والا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔23)

کعبہ کو زمین سے بھی پہلے پیدا کیا گیا، اس کے بعد زمین کو اس کے نیچے بچھایا، اسی لئے اس کو بیت العتیق کہتے ہیں۔

میں نے پوچھا کعبہ کو بیت عتیق کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: روئے زمین پر جو گھر بھی ہے اس کا کوئی مالک ہے اور اس میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں لیکن اس گھر کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں، وہ آزاد ہے، پھر فرمایا اللہ نے زمین سے پہلے اسے پیدا کیا ہے اور زمین کو اس کے نیچے بچھایا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔11)

کعبہ والی جگہ ایک ٹیلہ تھی، خدا نے آدم کو فرمایا کہ ہر روز سات سو مرتبہ اس کا طواف کرو۔ جب آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو یہ زمین برابر ہو گئی۔

فرمایا کہ کعبہ والی جگہ ایک ٹیلہ تھی، ایسی سفید چمکدار جیسے سورج اور چاند، جب آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو وہ زمین برابر ہو گئی۔ جب آدم زمین پر اترے تھے تو اللہ نے پوری زمین بلند کر کے انہیں دکھا دی اور فرمایا سب تمہارے لئے ہے۔ آدم نے کہا: یہ زمین کا کون سا حصہ ہے جو چمک رہا ہے؟ خدا نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لئے اس لئے بنایا ہے کہ ہر روز سات سو مرتبہ اس کا طواف کرو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔10)

جب اللہ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ہواؤں کو پانی پر ضرب مارنے کا حکم دیا، پس اس میں جھاگ پیدا ہوا اور وہ سب اس جگہ جمع ہوئے جو مقام بیت ہے، پھر اس کے نیچے زمین بچھائی۔

فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ہواؤں کو پانی پر ضرب مارنے کا حکم دیا، پس اس میں جھاگ پیدا ہوا اور وہ سب اس جگہ جمع ہوئے جو مقام بیت ہے، پھر اس کے نیچے زمین بچھائی جیسا کہ فرماتا ہے سب سے پہلے گھر جو لوگوں کیلئے بنایا گیا مکہ میں وہ صاحب برکت ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔11)

آدم نے زمین پر آکر تنہائی کی شکایت کی تو خدا نے ان کیلئے یاقوت سرخ اتار کر مقام بیت پر رکھا۔آدم اس کا طواف کرتے،اس کی روشنی اطراف وجوانب کے شعائراللہ پر پڑتی تھی،آدم اسی روشنی میں دیکھتے تھے۔جہاں جہاں اس کی روشنی پڑی اسی کو حرم قرار دیا گیا۔

میں نے حرم اور اس کے مقامات کے متعلق پوچھا کہ ان میں سے بعض قریب ہیں بعض دور۔فرمایا جب آدم جنت سے نکلنے کے بعد کوہ ابو قبیس پر آئے تو انہوں نے خدا سے تنہائی کی شکایت کی کہ وہ نہیں سنتے ان باتوں کو جو جنت میں سنتے تھے، پس خدا نے ان کیلئے یاقوت سرخ کو اتارا،اس کو مقام بیت پر رکھا۔آدم اس کا طواف کرتے تھے،اس کی روشنی اطراف وجوانب کے شعائراللہ پر پڑتی تھی،آدم اسی روشنی میں دیکھتے تھے، پس جہاں جہاں اس کی روشنی پڑی اسی کو حرم قرار دیا گیا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔19)

اللہ نے جبریل کو وحی کی کہ میں نے آدم وحوا پر رحم کیا۔تم خیمہ لے کر اترو اور دونوں کو خیمہ میں جمع کرو۔جبریل نے جہاں خیمہ نصب کیا وہی جگہ خانہ کعبہ ہے۔اس خیمہ کا ستون یاقوت احمر کا تھا،اس کی چمک نے مکہ کے پہاڑوں اور ارد گرد کو روشن بنا دیا۔جہاں تک اس کی روشنی پہنچی،وہی حرم ہے۔خدا نے ستر ہزار فرشتوں کو اس خیمہ کی حفاظت کیلئے بھیجا کہ کہیں شیاطین خیمہ کو نقصان نہ پہنچا دیں۔خدا نے جبریل کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرے۔حکم کی تعمیل کی گئی تو ملائکہ نے کعبہ کا طواف کیا،آدم و حوا نے دیکھا تو انہوں نے بھی طواف کیا اور پھر وہاں سے نکل کر اپنی روزی کے ذرائع تلاش کرنے میں لگ گئے۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو وحی کی کہ اللہ رحمٰن و رحیم ہے۔ میں نے آدم و حوا پر رحم کیا کیونکہ انہوں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی ہے پس تو خیمہ لے کر اتر اور فراق کے غم میں تلقین صبر کر اور ان دونوں کو خیمہ میں جمع کر، میں نے رحم کی ان کے رونے پر اور تنہائی سے ان کی وحشت پر اور خیمہ کو لے جا اور اسے خالی جگہ پر مکہ کے پہاڑوں کے درمیان نصب کر، فرمایا حضرت نے وہی مقام خانہ کعبہ کی جگہ ہے اور اس کی بنیادوں کی جن کو ملائکہ نے بلند کیا تھا آدم سے پہلے، پس جبریل خیمہ لے کر آدم کے پاس آئے جو ارکان کعبہ کے برابر لمبا چوڑا تھا اسے نصب کیا۔ تب آدم صفا سے اترے اور حوا مروہ سے اور دونوں اس خیمہ میں جمع ہوئے۔ اس خیمہ کا ستون یاقوت احمر کا تھا، اس کی چمک نے مکہ کے پہاڑوں اور ان کے ارد گرد کو روشن بنادیا، جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہی حرم ہے۔

فرمایا امام نے حرم کی حرمت اس خیمہ اور عمود کی وجہ سے ہے جو جنت سے آیا تھا اور کہا اسی لئے حسنات حرم میں اضافہ کیا ہے اور سئیات میں بھی۔ اور کہا کہ خیمہ کے ارد گرد طنابیں کھینچی گئیں ان کی میخوں کی آخری حد مسجد الحرام کے ماحول تک تھی اور اس کی میخیں جنت کے سونے کی تھیں اور اس کی طنابیں ارغوانی تاگوں سے بٹی ہوئی تھیں۔ اللہ نے جبریل کو وحی کی کہ تم خیمہ پر ستر ہزار فرشتوں کو لے کر اترو تا کہ سرکش اور راندہ درگاہ شیاطین سے اس کی حفاظت کریں اور تعظیماً خیمہ کے گرد طواف کریں چنانچہ جبریل ملائکہ کے ساتھ آئے اور انہوں نے شیاطین سے خیمہ کی حفاظت کی اور ارکان بیت اور خیمہ کے گرد طواف کیا ہر رات اور دن جس طرح طواف کرتے تھے بیت المعمور کا اور بیت اللہ مقابل میں تھا آسمان کے بیت المعمور کے، اس کے بعد اللہ نے وحی کی جبریل کو کہ آدم و حوا کو زمین پر جا کر قواعد بیت سے ہٹادیں میرے ملائکہ کیلئے اور ان کے بعد اولادِ آدم کیلئے، جبریل آئے اور آدم کو خیمہ سے اور خانہ کعبہ کی خالی جگہ پر سے ہٹایا۔ اس کے بعد آدم کوہ صفا پر چلے گئے اور حوا کوہ مروہ پر، آدم نے جبریل سے کہا: آیا تم نے اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے ہم کو یہاں سے ہٹایا اور ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیا یا خدا کی مرضی اور تقدیر الٰہی سے؟ جبریل نے کہا تم دونوں پر اللہ کے غصہ کی وجہ سے ایسا نہیں کیا لیکن بات یہ ہے کہ کسی امر کے متعلق اللہ سے سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے ایسا کیوں کیا، اے آدم یہ ستر ہزار فرشتے جو اللہ نے نازل کئے ہیں اس لئے کہ وہ تم سے اظہار انس کریں اور ارکان بیت کا طواف کریں اور اس کا سوال کریں کہ اس جگہ پر جو بیت اللہ کیلئے خالی ہے اور بیت المعمور کے سامنے ہے ان کو گھر بنانے کی اجازت دے۔ خدا نے وحی کی کہ میں تم کو اور خیمہ کو یہاں سے ہٹاؤں، آدم نے کہا جو تقدیر الٰہی ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ اور ہمارے لئے جو اس کا حکم ہو پس بیت اللہ کے قواعد کو بلند کیا گیا ایک پتھر کوہ صفا سے لیا دوسرا مروہ سے اور تیسرا کوہ طور سے اور چوتھا کوہ سلام سے جو پشت کوفہ پر ہے، اللہ نے جبریل کو وحی کی کہ اسے بناؤ اور مکمل کرو، پس جبریل نے یہ چاروں پتھر ان کی جگہ سے اٹھالئے جہاں جہاں خدا نے حکم دیا تھا بیت اللہ کی بنیادوں میں رکھ دیئے اور ان کے نشانات بنادیئے، پھر خدا نے

جبریل کو وحی کی کہ کوہ ابو قبیس سے پتھر لے کر شرقی و غربی دو دروازے بنائیں، جب جبریل تعمیر سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے اس کا طواف کیا جب آدم و حوا نے بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا تو وہ بھی اپنے مقام سے چلے اور خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر وہاں سے نکل کر اپنی روزی کے ذرائع تلاش کرنے میں لگ گئے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔20)

کعبہ کے اندر سے سونے یا جواہرات کا ہرن چوری ہو چکا ہے۔

قریش نے کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے کا ارادہ کیا، ولید بن مغیرہ نے کعبہ پر چڑھ کر ایک پتھر کو حرکت دی، وہاں سے ایک سانپ نکلا اور سورج کو گرہن لگ گیا۔ سب رونے اور چیخنے چلانے لگے اور کہنے لگے یا اللہ! ہم نے اس عمل سے عمارت کی اصلاح چاہی ہے، پس سانپ غائب ہو گیا۔ پھر کعبہ کو گرا دیا گیا، جب بنیادوں تک پہنچے جو ابراہیم نے رکھی تھیں تو انہوں نے انہیں عرض میں بڑھانا چاہا۔ جو نہی بنیادوں کو ہلایا تو سخت زلزلہ آگیا اور تاریکی چھا گئی، پس وہ رک گئے۔ بادشاہ روم نے ایک کشتی میں چھتوں کے تختے اور لکڑی کے متعلق اوزار اور کاریگروں کو حبشہ بھیجا تھا کہ وہاں جا کر فروخت کریں۔ ہوا نے اس کشتی کو ساحل شریعت پر پہنچا دیا اور وہ وہاں ٹھہر گئی، جب قریش کو خبر ملی تو وہ ساحل پر گئے اور کعبہ کی ضرورت کے مطابق لکڑی کا سامان زیبائش وغیرہ پایا، پس اسے خرید کر مکہ لے آئے۔

فرمایا قریش نے اس لئے کعبہ کو گرایا کہ مکہ کے بالائی حصہ سے جو سیلاب آیا تھا اس سے دیوار شق ہو گئی تھی اور کعبہ کے اندر جو ہرن چوری ہو گیا جو سونے یا جواہرات کا تھا اور اس کی دیواریں نیچی تھیں، یہ واقعہ بعثت نبی سے چھبیس برس پہلے کا ہے۔ قریش نے کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے اور عمارت کو بڑھانے کا ارادہ کیا۔ پھر اس بات سے ڈرے کہ اس پر پھاوڑہ چلائیں اور عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا اس کام کیلئے مجھے چھوڑ دو اگر اس کام میں اللہ کی مرضی ہوئی تو مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور اس کے سوا کچھ ہوا تو میں کافی ہوں پس وہ کعبہ پر چڑھ گیا اور ایک پتھر کو حرکت دی، وہاں سے ایک سانپ نکلا، اور سورج گرہن میں آیا، یہ دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور کہنے لگے یا اللہ ہم نے اس عمل سے عمارت میں اصلاح چاہی ہے پس سانپ غائب ہو گیا، انہوں نے کعبہ کو گرا دیا اور اس کے پتھر اس کے آس پاس رکھ دیئے، جب ان بنیادوں تک پہنچے جو ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھیں تو انہوں نے انہیں بڑھانا چاہا عرض میں جو نہی بنیادوں کو ہلایا سخت زلزلہ آگیا اور تاریکی چھا گئی پس وہ رک گئے۔ حضرت ابراہیم کی بنیادوں کا طول تیس ہاتھ تھا اور چوڑائی بائیس ہاتھ اور بلندی نو ہاتھ۔ قریش نے کہا بلندی بڑھائی جائے پس انہوں نے تعمیر کی، جب تعمیر حجر اسود تک پہنچی تو حجر اسود کے رکھتے وقت قریش میں جھگڑا ہو گیا، ہر قبیلہ کا کہنا تھا کہ میں اس کے رکھنے کا زیادہ مستحق ہوں، آخر میں

جب نزع نے طول پکڑا تو اس بات پر فیصلہ ہوا کہ کل جو سب سے پہلے باب بنی شیبہ میں داخل ہو وہ رکھے، پس حضرت رسول خدا داخل ہوئے، لوگوں نے کہا یہ امین ہیں انہی کو حکم بنایا جائے، حضرت نے اپنی چادر بچھادی بعض نے کہا وہ طارونی تھی حضرت نے اس میں حجر کو رکھا اس کے بعد فرمایا قریش کے ہر قبیلے کا سردار آئے پس بن عتبہ بن ربیعہ ابن عبدالشمس اور اسود بن مطلب اور بنی اسد سے ابن عبد العزی اور ابو حزیفہ بن المغیر دینی مخزوم سے قیس بن عدی بنی سہم سے، ان سب نے چادر کو پکڑ کر اٹھایا اور آنحضرت ﷺ نے خود حجر کو اس کے مقام پر رکھا۔

اور بادشاہ روم نے ایک کشتی میں چھتوں کے تختے اور لکڑی کے متعلق اوزار اور کاریگروں کو حبشہ بھیجا تھا کہ وہاں جا کر فروخت کریں، ہوا نے اس کشتی کو ساحل شریعت پر پہنچادیا اور وہ وہاں ٹھہر گئی جب قریش کو خبر ملی تو وہ ساحل پر گئے اور وہاں کعبہ کی ضرورت کے مطابق لکڑی کا سامان زیبائش وغیرہ پایا پس اسے خرید کر مکہ لے آئے وہ پوری ثابت ہوئی انہوں نے سوائے حجر کے اور سب تعمیر مکمل کرلی اس کے بعد انہوں نے سرخ رنگ کے کپڑے سے اس کا لباس تیار کیا اور وہ چادروں کی صورت میں تھا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔52)

جب حجاج نے کعبہ کو گرایا تو لوگ اس کی مٹی اٹھا کر لے گئے، جب اس کو بنانا چاہا تو ایک سانپ نکلا اور اس نے تعمیر سے روک دیا۔ لوگ بھاگ کر حجاج کے پاس آئے، وہ ڈر گیا اور اعلان کرایا کہ اگر کسی کو اس مصیبت کا حل معلوم ہو تو بتایا جائے۔ ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر بتایا کہ صرف ایک شخص ہے جو اس بابت بتا سکتا ہے اور وہ علی بن حسین ہیں۔ علی بن حسین کو بلایا گیا، پوچھا تو بتایا کہ کعبہ کی مٹی لوگ لے گئے ہیں اور کچھ متبرک ملبہ سڑک پر ڈلوا دیا گیا ہے، لہٰذا منبر پر جا کر اور لوگوں کو قسم دے کہ جس نے جو کچھ لیا ہے واپس کرے۔ غرض کہ سب نے لوٹا دیا، سب مٹی جمع ہو گئی، مزدوروں کو کھودنے کا حکم دیا گیا اور سانپ غائب ہو گیا۔

ایان بن ثعلب نے کہا جب حجاج نے کعبہ کو گرادیا تو لوگ اس کی مٹی اٹھا کر لے گئے، جب اس کو بنانا چاہا تو ایک سانپ نکلا اور اس نے تعمیر سے روک دیا، لوگ بھاگ کر حجاج کے پاس آئے اور اس کو واقعہ کی خبر دی، وہ ڈر گیا کہ تعمیر سے روک دیا گیا ہے، وہ منبر پر گیا اور لوگوں کو قسم دے کر کہا اگر کسی کو اس مصیبت کا سبب معلوم ہو تو ہمیں بتائے ،ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا صرف ایک ہی شخص ہیں جو اس کی بابت بتلا سکتے ہیں، اس نے کہا وہ کون

ہیں؟ کہا علی بن الحسین۔اس نے حضرت کو بلا بھیجا اور اس رکاوٹ کی وجہ پوچھی۔فرمایا اے حجاج! تو نے ابراہیم و اسمٰعیل کی بنائی ہوئی عمارت کو گرادیا۔اور اس کا متبرک ملبہ سڑک پر ڈلوادیا، نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اسے اٹھا کر لے گئے، تو نے ایسا عمل کیا گویا وہ تیری میراث تھا، منبر پر جا اور لوگوں کو قسم دے کہ جس نے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کرے، کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہے، غرض کہ سب نے لوٹادیا، سب مٹی جمع ہوگئی تو حضرت علی بن الحسین آئے، آپ نے داغ بیل ڈالی اور مزدوروں کو کھودنے کا حکم دیا، اس کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا اور لوگوں نے کھودنا شروع کیا، جب وہ قواعد تک پہنچے تو حضرت نے فرمایا اب تم ہٹ جاؤ، وہ ہٹ گئے، آپ بنیاد کے پاس گئے اور اسے اپنے لباس سے ڈھانپ دیا۔پھر مزدوروں کو بلایا اور فرمایا یہاں بنیاد رکھو۔جب اس کی دیواریں کچھ بلند ہو گئیں تو جتنہ ملبہ تھا اسے ان کے اندر بھروادیا جس سے خانہ کعبہ اتنا اونچا ہو گیا کہ سیڑھیوں سے چڑھا جائے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔60)

اگر لوگ خانہ کعبہ کو ایک سال کیلئے معطل چھوڑ دیں گے تو ان کو عذاب سے مہلت نہ ملے گی۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خانہ کعبہ کا ذکر کیا، فرمایا اگر اسے لوگ ایک سال کیلئے معطل چھوڑ دیں گے تو ان کو عذاب سے مہلت نہ ملے گی۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔132)

رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی۔

میں نے حضرت سے کعبہ کے اندر نماز کا ذکر کیا فرمایا دونوں ستونوں کے درمیان سرخ پتھر پر کھڑے ہو رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تھی پھر ارکان بیت کی طرف آؤ اور ہر رکن پر تکبیر کہو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔201، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔504)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔201، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔506)

میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور بہت سے لوگ کعبہ کے گرد تلبیہ کر رہے تھے، حضرت نے فرمایا کیا تم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو تلبیہ کر رہے ہیں، خدا کے نزدیک ان کی آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے۔

میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور بہت سے لوگ کعبہ کے گرد تلبیہ کر رہے تھے، حضرت نے فرمایا کیا تم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو تلبیہ کر رہے ہیں، خدا کے نزدیک ان کی آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔211، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔522)

باب نمبر۔51

حضرت اسماعیلؑ کی شادی

حیرت ہے کہ ایک نبی کے متعلق کس طرح کے الفاظ استعمال کئے جارہے ہیں(استغفراللہ)

اسماعیل علیہ السلام کی نظر بنی حمید کی ایک عورت پر پڑی، خدا سے دعا کی کہ اس عورت کوان کی زوجیت میں دے دے۔ وہ شوہر دار تھی۔ قضائے الٰہی سے اس کا شوہر مر گیا اور اسماعیل علیہ السلام سے اس کی شادی ہو گئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کے اندر رہتے تھے۔

فرمایا حضرت نے اللہ نے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ حج کریں اور ان کے ساتھ اسماعیل کو بھی اور ان کو حرم کا ساکن بنائیں۔ پس دونوں نے سرخ مواونٹ پر قصد حج کیا اور ان کے ساتھ سوائے جبریل اور کوئی نہ تھا۔ جب وہ دونوں داخل حرم ہوئے تو جبریل نے کہا کہ اے ابراہیم اب تم دونوں اترو اور غسل کرو اور ان کو احرام باندھنے کا طریقہ بتایا، انہوں نے احرام باندھا پھر ان کو نو تہلیل بتائی اور انہوں نے ایسا کیا، پھر تلبیہ بتایا جس طرح انبیا کرتے تھے، پھر جبریل ان دونوں کے ساتھ کوہ صفا پر گئے، وہ دونوں وہاں پر ٹھہرے، جبریل ان دونوں کے درمیان تھے پس کعبہ کی طرف رخ کر کے جبریل نے تکبیر کہی اور ان دونوں نے بھی، پھر خدا کی حمد کی تو انہوں نے بھی کی، تہلیل و تمجید و ثنا کی تو انہوں نے بھی کی، یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے، جبریل نے بوسہ دیا اور ان سے بھی بوسہ دینے کو کہا اور کئی ہفتے طواف کرایا، پھر دونوں کو لے کر مقام ابراہیم پر آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کو مناسک حج بتائے اور عمل کی تعلیم دی، جب مناسک بجالا چکے تو ابراہیم سے کہا اب آپ واپس جایئے، اس کے بعد اسمٰعیل اور ان کی والدہ جبریل کے ساتھ رہ گئے ۔جب دوسرا سال آیا تو اللہ نے ابراہیم کو حج کی اجازت دی اور کعبہ بنانے کا حکم دیا، عرب حج کرتے تھے اور وہ اس وقت شکستہ حالت میں تھا۔ مگر اس کی بنیادیں جانی ہوئی تھیں جب لوگ جمع کیا اسمٰعیل نے پتھروں کو اور ڈال دیا کعبہ کے بیچ میں، جب تعمیر کی اجازت ملی تو ابراہیم علیہ السلام بھی آگئے، فرمایا اے فرزند اللہ نے ہم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا ہے پس دونوں نے اس جگہ کو کھودا، وہاں ایک سرخ پتھر نکلا، اللہ نے وحی کی کہ اسے بنیاد قرار دو، اللہ نے چار فرشتے بھیجے جو پتھروں کو ان کے پاس جمع کرتے تھے اور ابراہیم اور اسمٰعیل ان کو رکھتے جاتے تھے اور ملائکہ اٹھا کر دیتے جاتے تھے

یہاں تک بارہ ہاتھ لمبی چوڑی عمارت بن گئی، جس میں دو دروازے تھے، ایک آنے کیلئے اور ایک جانے کیلئے اور اس میں لوہے کی چوکھٹ لگائی گئی اور کواڑ لگائے گئے اور کعبہ اس وقت عریاں تھا۔ ابراہیم تو بنانے کے بعد چلے گئے اور اسمٰعیل وہاں رہ گئے۔ جب وہاں لوگ آنے لگے تو اسمٰعیل کی نظر بنی حمیر کی ایک عورت پر پڑی، خدا سے دعا کی کہ اس عورت کو ان کی زوجیت میں دے دے، وہ شوہر دار تھی بہ قضائے الٰہی اس کا شوہر مر گیا، خدا نے اس کے صدمہ میں اسے صبر عطا فرمایا اور اسمٰعیل سے اس کی شادی ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام حج کیلئے آئے تو اسمٰعیل طلب معاش میں طائف گئے ہوئے تھے صرف ان کی بی بی گھر میں تھی، اس نے ایک پریشان حال بوڑھے کو دیکھا، حضرت ابراہیم نے اس گھر کا حال پوچھا ،اس نے کہا اچھا حال ہے، حضرت اسمٰعیل کے متعلق پوچھا، کہا از روئے دین اچھے ہیں، پوچھا تو کون ہے، کہا میں بنی حمیر سے ہوں، ابراہیم حضرت اسمٰعیل سے ملے بغیر چلے گئے اور ایک پرچہ لکھ کر دیا کہ یہ اپنے شوہر کو دے دینا، جب اسمٰعیل آئے تو بی بی نے وہ پرچہ ان کو دیا، پڑھ کر پوچھا، یہ بزرگ کون تھے، اس نے کہا ایک شاندار آدمی تھے اور آپ سے مشبہ تھے، فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے، اس نے کہا افسوس ہے میں نے نہ پہچانا، فرمایا انہوں نے تیرے محاسن کی طرف تو نظر نہیں کی، کہا نہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے اس بات کا کہ مجھ سے ان کی خدمت میں تقصیر ہوئی، عورت عاقلہ تھی کہنے لگی ان دونوں دروازوں پر ہمیں دو پردے لٹکانے چاہییں، ایک یہاں اور ایک یہاں، انہوں نے کہا ہاں ہونا تو چاہیے پس دونوں نے مل کر بارہ ہاتھ کے دو پردے بنا کر لٹکا دیئے اور اس سے خوش ہو کے ان کی بی بی نے کہا کہ کعبہ کے اوپر بھی پردہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ پتھر کھردرے ہیں، حضرت اسمٰعیل نے کہا ٹھیک ہے۔ پس ان کی بی بی نے اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ بہت سی اون جمع کر کے کاتیں، فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ان عورتوں نے اون کو آپس میں تقسیم کر کے کاتا اور اس میں مدد کی زوجہ اسمٰعیل نے، جب ایک حصہ تیار کر چکیں تو اسے لٹکا دیا، جب موسم حج آیا تو کعبہ کی پوشش ابھی باقی تھی۔ زوجہ اسمٰعیل نے کہا کیا کریں لباس تو پورا نہیں ہوا اور حج کا زمانہ آگیا، پس کھجور کے ریشوں سے بُن کر بقیہ پوشش بنائی گئی، جب عرب آئے اور یہ صورت دیکھی تو تعجب کیا اور کہنے لگے اس گھر کے خدمتگار کیلئے کچھ تحفہ دیا جائے پس اس بنا پر حج میں ہدی کی رسم ہوئی۔ پس عرب کا ہر قبیلہ کوئی شے بطور ہدیہ لاتا تھا، روپیہ اور دیگر چیزیں، یہاں تک کہ بکثرت چیزیں جمع ہو گئیں پس یہ کھجور کے ریشوں والی پوشش اتار دی گئی اور کعبہ کی بقیہ پوشش پوری ہو گئی۔

اور کعبہ کی اس وقت تک چھت نہ تھی پس حضرت اسمٰعیل نے ایسے ستون کھڑے کئے جیسے اب تم لکڑی کے دیکھتے ہو پھر اسے کھجور کی شاخوں سے پاٹ کر اوپر سے مٹی کے گارے کی لہس کر دی، آس پاس کے عرب آتے تھے اور کعبہ میں داخل ہوتے تھے پس انہوں نے کہا اس گھر کے کارپردازوں کے تحفوں میں کچھ زیادتی کی جائے۔

اگلے سال جب عرب آئے تو اپنے ساتھ ہدی (اونٹ وغیرہ) لائے، اسمٰعیل کو فکر ہوئی، ان کا کیا کریں وحی ہوئی ان کو نحر کر کے کھلاؤ، اسمٰعیل نے ابراہیم سے کمی آب کی شکایت کی، وحی ہوئی اے ابراہیم کنواں کھودو جو حاجیوں کے پانی پینے کے کام آئے، جبریل نازل ہوئے اور ان کیلئے کنواں کھودا یعنی زمزم، یہاں تک کہ پانی نکل آیا، انہوں نے کہا اے ابراہیم اس کنویں میں اترو پھر جبریل بھی اترے اور کہا اسے چاروں طرف سے کھودو اور بسم اللہ کہہ کر کھودو، ابراہیم نے پہلے اس گوشہ کو کھودا جو بیت اللہ سے متصل تھا، وہاں سے چشمہ پھوٹ نکلا، پھر اسی طرح دوسرا تیسرا اور چوتھا گوشہ، بسم اللہ کہہ کر کھودا تو پانی نکلا، جبریل نے کہا اے ابراہیم یہ پانی پیو اور برکت کیلئے اپنی اولاد کے واسطے چھوڑو، ابراہیم اور جبریل کنویں سے نکل آئے، پھر جبریل نے کہا اے ابراہیم اس پانی کو اپنے اوپر ڈالو اور بیت کے چاروں طرف طواف کرو یہ وہ سیرابی ہے جسے اللہ نے اولاد کیلئے قرار دیا ہے اس کے بعد ابراہیم چلے گئے اسمٰعیل نے ان کی مشایعت کی جب وہ حرم سے آگے بڑھے تو اسمٰعیل لوٹ آئے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔30)

آب زم زم کا کنواں

آب زم زم کا کنواں جبریل نے کھودا۔

فرمایا حضرت نے اللہ نے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ حج کریں اور ان کے ساتھ اسماعیل کو بھی اور ان کو حرم کا ساکن بنائیں۔ پس دونوں نے سرخ مواونٹ پر قصد حج کیا اور ان کے ساتھ سوائے جبریل اور کوئی نہ تھا۔ جب وہ دونوں داخل حرم ہوئے تو جبریل نے کہا کہ اے ابراہیم اب تم دونوں اترو اور غسل کرو اور ان کو احرام باندھنے کا طریقہ بتایا، انہوں نے احرام باندھا پھر ان کو نو تہلیل بتائی اور انہوں نے ایسا کیا، پھر تلبیہ بتایا جس طرح انبیا کرتے تھے، پھر جبریل ان دونوں کے ساتھ کوہ صفا پر گئے، وہ دونوں وہاں پر ٹھہرے، جبریل ان دونوں کے درمیان تھے پس کعبہ کی طرف رخ کر کے جبریل نے تکبیر کہی اور ان دونوں نے بھی، پھر خدا کی حمد کی تو انہوں نے بھی کی، تہلیل و تمجید و ثنا کی تو انہوں نے بھی کی، یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے، جبریل نے بوسہ دیا اور ان سے بھی بوسہ دینے کو کہا اور کئی ہفتے طواف کرایا، پھر دونوں کو لے کر مقام ابراہیم پر آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کو مناسک حج بتائے اور عمل کی تعلیم دی، جب مناسک بجالا چکے تو ابراہیم سے کہا اب آپ واپس جایئے، اس کے بعد اسمٰعیل اور ان کی والدہ جبریل کے ساتھ رہ گئے ۔جب دوسرا سال آیا تو اللہ نے ابراہیم کو حج کی اجازت دی اور کعبہ بنانے کا حکم دیا، عرب حج کرتے تھے اور وہ اس وقت شکستہ حالت میں تھا۔ مگر اس کی بنیادیں جانی ہوئی تھیں جب لوگ جمع کیا اسمٰعیل نے پتھروں کو اور ڈال دیا کعبہ کے بیچ میں، جب تعمیر کی اجازت ملی تو ابراہیم علیہ السلام بھی آ گئے، فرمایا اے فرزند اللہ نے ہم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا ہے پس دونوں نے اس جگہ کو کھودا، وہاں ایک سرخ پتھر نکلا، اللہ نے وحی کی کہ اسے بنیاد قرار دو، اللہ نے چار فرشتے بھیجے جو پتھروں کو ان کے پاس جمع کرتے تھے اور ابراہیم اور اسمٰعیل ان کو رکھتے جاتے تھے اور ملائکہ اٹھا کر دیتے جاتے تھے یہاں تک بارہ ہاتھ لمبی چوڑی عمارت بن گئی، جس میں دو دروازے تھے، ایک آنے کیلئے اور ایک جانے کیلئے اور اس میں لوہے کی چوکھٹ لگائی گئی اور کواڑ لگائے گئے اور کعبہ اس وقت عریاں تھا۔ ابراہیم تو بنانے کے بعد چلے گئے اور اسمٰعیل وہاں رہ گئے۔ جب وہاں لوگ آنے لگے تو اسمٰعیل کی نظر بنی حمیر کی ایک عورت پر پڑی، خدا سے دعا کی کہ اس عورت کو ان کی زوجیت میں دے دے، وہ شوہر دار تھی بہ قضائے الٰہی اس کا شوہر مر گیا، خدا نے اس کے صدمہ میں اسے صبر عطا فرمایا اور اسمٰعیل سے اس کی شادی ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام حج کیلئے آئے تو اسمٰعیل طلب معاش میں طائف گئے ہوئے

تھے صرف ان کی بی بی گھر میں تھی، اس نے ایک پریشان حال بوڑھے کو دیکھا، حضرت ابراہیم نے اس گھر کا حال پوچھا ،اس نے کہا اچھا حال ہے، حضرت اسمٰعیل کے متعلق پوچھا، کہا از روئے دین اچھے ہیں، پوچھا تو کون ہے، کہا میں بنی حمیر سے ہوں، ابراہیم حضرت اسمٰعیل سے ملے بغیر چلے گئے اور ایک پرچہ لکھ کر دیا کہ یہ اپنے شوہر کو دے دینا، جب اسمٰعیل آئے تو بی بی نے وہ پرچہ ان کو دیا، پڑھ کر پوچھا، یہ بزرگ کون تھے، اس نے کہا ایک شاندار آدمی تھے اور آپ سے مشابہ تھے، فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے، اس نے کہا افسوس ہے میں نے نہ پہچانا، فرمایا انہوں نے تیرے محاسن کی طرف تو نظر نہیں کی، کہا نہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے اس بات کا کہ مجھ سے ان کی خدمت میں تقصیر ہوئی، عورت عاقلہ تھی کہنے لگی ان دونوں دروازوں پر ہمیں دو پردے لٹکانے چاہییں، ایک یہاں اور ایک یہاں، انہوں نے کہا ہاں ہونا تو چاہیے پس دونوں نے مل کر بارہ ہاتھ کے دو پردے بنا کر لٹکا دیئے اور اس سے خوش ہو کے ان کی بی بی نے کہا کہ کعبہ کے اوپر بھی پردہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ پتھر کھردرے ہیں، حضرت اسمٰعیل نے کہا ٹھیک ہے۔ پس ان کی بی بی نے اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ بہت سی اون جمع کر کے کاتیں، فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ان عورتوں نے اون کو آپس میں تقسیم کر کے کاتا اور اس میں مدد کی زوجہ اسمٰعیل نے، جب ایک حصہ تیار کر چکیں تو اسے لٹکا دیا، جب موسم حج آیا تو کعبہ کی پوشش ابھی باقی تھی۔ زوجہ اسمٰعیل نے کہا کیا کریں لباس تو پورا نہیں ہوا اور حج کا زمانہ آگیا، پس کھجور کے ریشوں سے بُن کر بقیہ پوشش بنائی گئی، جب عرب آئے اور یہ صورت دیکھی تو تعجب کیا اور کہنے لگے اس گھر کے خدمتگار کیلئے کچھ تحفہ دیا جائے پس اس بنا پر حج میں ہدی کی رسم ہوئی۔ پس عرب کا ہر قبیلہ کوئی شے بطور ہدیہ لاتا تھا، روپیہ اور دیگر چیزیں، یہاں تک کہ بکثرت چیزیں جمع ہو گئیں پس یہ کھجور کے ریشوں والی پوشش اتار دی گئی اور کعبہ کی بقیہ پوشش پوری ہو گئی۔

اور کعبہ کی اس وقت تک چھت نہ تھی پس حضرت اسمٰعیل نے ایسے ستون کھڑے کئے جیسے اب تم لکڑی کے دیکھتے ہو پھر اسے کھجور کی شاخوں سے پاٹ کر اوپر سے مٹی کے گارے کی لس کر دی، آس پاس کے عرب آتے تھے اور کعبہ میں داخل ہوتے تھے پس انہوں نے کہا اس گھر کے کارپردازوں کے تحفوں میں کچھ زیادتی کی جائے۔

اگلے سال جب عرب آئے تو اپنے ساتھ ہدی (اونٹ وغیرہ) لائے، اسمٰعیل کو فکر ہوئی، ان کا کیا کریں وحی ہوئی ان کو نحر کر کے کھلاؤ، اسمٰعیل نے ابراہیم سے کمی آب کی شکایت کی، وحی ہوئی اے ابراہیم کنواں کھودو جو حاجیوں کے پانی پینے کے کام آئے، جبریل نازل ہوئے اور ان کیلئے کنواں کھودا یعنی زمزم، یہاں تک کہ پانی نکل آیا، انہوں نے کہا اے ابراہیم اس کنویں میں اترو پھر جبریل بھی اترے اور کہا اسے چاروں طرف سے کھودو اور بسم اللہ کہہ کر کھودو، ابراہیم نے پہلے اس گوشہ کو کھودا جو بیت اللہ سے متصل تھا، وہاں سے چشمہ پھوٹ نکلا، پھر اسی طرح دوسرا تیسرا اور چوتھا گوشہ، بسم اللہ

کہہ کر کھودا تو پانی نکلا، جبریل نے کہا اے ابراہیم یہ پانی پیو اور برکت کیلئے اپنی اولاد کے واسطے چھوڑو، ابراہیم اور جبریل کنویں سے نکل آئے، پھر جبریل نے کہا اے ابراہیم اس پانی کو اپنے اوپر ڈالو اور بیت کے چاروں طرف طواف کرو یہ وہ سیرابی ہے جسے اللہ نے اولاد کیلئے قرار دیا ہے اس کے بعد ابراہیم چلے گئے اسمٰعیل نے ان کی مشایعت کی جب وہ حرم سے آگے بڑھے تو اسمٰعیل لوٹ آئے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔30)

عبدالمطلب زمزم کا کنواں کھودتے کھودتے سو گئے، خواب میں ایک شخص نے کہا کہ تمہاری نسل میں ایک نبی اور ایک ولی ہو گا۔ تلواریں غیر کو مت دینا۔ عبدالمطلب خواب سے حیران ہوئے، انہوں نے اپنے پہلو میں 13 تلواروں کو رکھا پایا۔ پھر کھودنے لگے تو ہرن کا سینگ اور سر برآمد ہوا جس پر چھپا تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ فلاں خلیفۃ اللہ ۔ تلواریں خانہ کعبہ کے گوشوں میں رکھ دی گئیں، پھر خواب آیا کہ یہ تلواریں آپ کیلئے نہیں ہیں، پھر آپ نے وہ تلواریں فاطمہ مخزومیہ کی اولاد کو دیں۔ زبیر اور ابو طالب کو چار چار اور ایک علی کو، ایک جعفر کو، ایک طالب کو اور زبیر کے پاس دو رہیں اور دو عبداللہ کو ملیں۔

جب زمزم کو کھودتے کھودتے آخر پر پہنچے تو ایک طرف سے بڑی بدبودار ہوا نکلی جس سے کھودنے کا کام رکا لیکن انہوں نے روگردانی نہ کی لیکن ان کے فرزند حارث باہر نکل گئے، کھودنے کا کام جاری رہا، اس کے بعد تہہ میں ایک چشمہ پایا جس سے مشک کی سی خوشبو آئی، آگے ایک ہاتھ اور کھودا ہو گا کہ نیند غالب آئی کہ ایک قدآور شخص کو دیکھا، خوبصورت بال، خوبصورت چہرہ، عمدہ لباس، خوشبو سے معطر، وہ کہہ رہا ہے کھودو ختم کرو اور کوشش کرو، تم سلامت رہو گے اور ان تلواروں کو اپنے غیر پر تقسیم کرنے کیلئے ذخیرہ مت بناؤ، سونا خاص تمہارے ہی لئے ہے تم بلحاظ قدر و منزلت سردار عرب ہو، تمہاری نسل میں نبی اور ولی ہو گا، اسباط ہوں گے، علما ہوں گے، حکما ہوں گے، صاحب بصیرت ہوں گے اور یہ تلواریں ان کیلئے ہیں۔

لیکن یہ چیزیں تمہارے لئے اب نہیں بلکہ دوسری صدی میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جن کے نور سے زمین روشن ہو گی اور اطراف ارض سے شیاطین نکالے جائیں گے، وہ ذلیل ہوں گے اور بعد فوت کے ہلاک ہوں گے ان کے بت ذلیل ہوں گے ان کے پجاری قتل کئے جائیں گے جہاں کہیں ہوں گے پھر اس کے بعد تمہاری نسل سے اس نبی کا بھائی اور وزیر ہو گا جو سن میں اس سے کم ہو گا اور وہ قادر ہو گا بت شکنی پر اور نبی کی کسی بات پر نافرمانی نہ کرے گا اور نہ نبی اس سے کسی بات کو چھپائے گا اور ہر امر میں اس سے مشورہ کرے گا۔ عبدالمطلب پر اس خواب سے فکر کا ہجوم ہوا اور وہ اس کے

سمجھنے میں حیران رہ گئے، انہوں نے اپنے پہلو کے برابر ۱۳ تلواروں کو رکھا ہوا پایا، انہوں نے اس کو اٹھالیا۔ اور اوپر جانا چاہا پھر دل میں کہا کہ ابھی تو میں پانی تک نہیں پہنچا پس پھر کھودنے لگے، ابھی ایک بالشت ہی کھودا ہو گا کہ ہرن کا سینگ اور اس کا سر برآمد ہوا جس پر چھپا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ فلاں خلیفۃ اللہ، میں نے کہا فلاں اس نبی کے قبل ہو گا یا بعد، کہا ابھی اس کے شرائط کے متعلق کچھ نہیں آیا۔ پس عبد المطلب پانی نکلنے کے بعد کنویں سے باہر نکلنے لگے تو ایک کالا سانپ جس کی لمبی دم تھی جلدی سے اوپر کی طرف چڑھا انہوں نے اس پر ضرب لگائی اس کی دم کا زیادہ حصہ کٹ گیا پھر وہ ایسا چھپا کہ باوجود تلاش کے نہ ملا۔ فلاں مراد (حضرت حجت) انشااللہ اس کو قتل کریں گے، عبد المطلب کی خواہش ہوئی کہ اس خواب کو باطل قرار دیں جو کنویں کے اندر دیکھا تھا اور تلواریں خانہ کعبہ کے گوشوں میں رکھ دیں ،ان کو نیند آگئی، وہ حجر کعبہ کے پاس تھے، پھر اسی شخص کو کہتے سنا اے شیبۃ الحمد اپنے رب کی حمد کرو، وہ تم کو عنقریب لسان الارض بنائے گا قریش تمہاری پیروی کریں گے کچھ خوف سے کچھ طمع سے، تلواروں کو ان کی جگہ پر رکھو عبد المطلب جاگے اور جواب دیا: جو میرے خواب میں آیا گروہ میرے رب کی طرف سے ہے تو وہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر شیطان سے ہے تو میرے گمان میں وہی دم کٹا ہے پس انہوں نے نہ کسی کو دیکھا اور نہ کوئی بات سنی ،اس کے بعد ہر رات کو خواب میں کچھ مردوں اور لڑکوں کو یہ کہتے سنتے کہ ہم آپ کے فرزند کے تابعین میں سے ہیں ،ہم چھٹے آسمان کے ساکنوں میں سے ہیں، یہ تلواریں آپ کیلئے نہیں ہیں، تم بنی مخزوم میں شادی کروان سے تم کو قوت حاصل ہو گی پھر دیگر بطون عرب سے تعلق پیدا کرنا، اگر تمہارے پاس مال نہ بھی ہو گا تب بھی کچھ حرج نہ ہو گا، پس یہ تیرہ تلواریں اولاد مخزومیہ کو دے دو، پس اس سے زیادہ تمہارے لئے بیان نہیں، ان میں سے ایک تلوات تمہارے لئے ہے جو تمہارے ہاتھ سے گرے گی اسے اس اس طرح رسی سے باندھ کر رکھنا ورنہ اس کا پتا نہ چلے گا یہی تلوار قائم آل محمد کے ظہور کی شرطوں میں سے ہو گی۔

عبد المطلب جب خواب سے جاگے تو تلواروں کو اپنی گردن پر رکھا اور مکہ کی سمت آئے ان میں سے ایک تلوار نکالی جو سب سے زیادہ تیز اور چمکدار تھی پھر وہاں سے نظر کی اور عمرہ کی نیت سے داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا ۔ درآنحالیکہ ان کی گردن پر دونوں ہرن تھے ۲۱ بار طواف کیا اور قریش دیکھ رہے تھے وہ کہتے جاتے تھے اے خدا تیرا وعدہ سچا ہے میری بات کو ثابت رکھ، میرے ذکر کو نشر کر اور میرے بازو کو قوی کر اور اس کلام کا تکرار کرتے جاتے تھے اور اس کے بعد کہ بیت اللہ میں خواب دیکھا تھا انہوں نے طواف نہیں کیا اور مر گئے اور جب وہ وقت آیا کہ حضرت عبد اللہ کو نحر کریں تو وہ سب تلواریں فاطمہ مخزومیہ کی اولاد کو دیں زبیر اور ابو طالب کو چار اور ایک علی کو ایک جعفر کو

ایک طالب کو اور زبیر کے پاس دو رہیں اور دو عبداللہ کو ملیں، پھر دوبارہ تقسیم ہوئی تو علی کو چار دیں دو فاطمہ کو دو ان کی اولاد کو، جعفر کی تلوار گم ہو گئی اور پھر پتا نہ چلا کس ہاتھ لگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی تلوار ہماری تلواروں میں سے غیر کے پاس نہیں جاسکتی مگر وہ شخص جو اس سے ہماری اعانت کرے گا ورنہ وہ کھٹلی ہو جائے اور ان تلواروں میں سے ایک تلوار ناحیہ مقدسہ سے اسی طرح نکلے گی جیسے سانپ بل کھاتا نکلتا ہے پس ظاہر ہوئی اس سے ہاتھ جیسی چیز ظاہر ہو گی جس سے بار بار زمین روشن ہو گئی پھر غائب ہو گئی رات آئی تو پھر ایسا ہی ہوا یہ ہے دابہ، جب تک اس کا مالک آئے اگر تو چاہے تو اس کا مقام بتاؤں تو بتادوں گا لیکن مجھے تم لوگوں سے یہ خوف ہے کہ اگر میں اس کا نام بتادوں تو تم اس کا نام بیان کرو گے اور جو قوت اس کو ہے اسے عاجزی کی طرف نسبت دو گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔56)

باب نمبر۔53

احرام اور محرم

احرام والا نہ خود نکاح کرتا ہے نہ اس کا نکاح کیا جاتا ہے، نہ خطبہ کرتا اور نہ نکاح کا گواہ بنتا ہے۔ اگر وہ نکاح کرے تو باطل ہو جاتا ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے احرام والا نہ خود نکاح کرتا ہے نہ اس کا نکاح کیا جاتا ہے۔ نہ وہ خطبہ کرتا ہے اور نہ نکاح کا گواہ بنتا ہے، اگر وہ نکاح کرے تو باطل ہو جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔274)

انصار میں سے ایک شخص نے بحالت احرام نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے باطل قرار دیا۔

فرمایا حضرت نے انصار میں سے ایک شخص نے بحالت احرام نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے باطل قرار دیا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔274)

فرمایا اگر بحالت احرام تزویج کرلے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور وہ کبھی نکاح نہ کر سکیں گے۔

فرمایا اگر بحالت احرام تزویج کرلے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور وہ کبھی نکاح نہ کر سکیں گے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔274)

محرم نہ تزویج کرے گا نہ اس کی تزویج کی جائے گی، اگر کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔

محرم نہ تزویج کرے گا نہ اس کی تزویج کی جائے گی، اگر کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔274)

اگر بحالت احرام شادی کر لی اور محرم نے دخول بھی کر لیا تو مرد و عورت پر ہر ایک پر قربانی کا اونٹ ہے۔

فرمایا نہیں لائق ہے مرد کیلیئے کہ وہ بحالت احرام شادی کرے درآنحالیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے لئے حلال نہیں، میں نے کہا اگر کر لے اور محرم دخول بھی کر لے، فرمایا اگر میاں بی بی دونوں کو علم تھا تو ہر ایک پر قربانی کا اونٹ ہے اور عورت پر اگر محرمہ ہو تو اونٹ قربانی کا ہے اور اگر محرمہ نہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں مگر اس صورت میں کہ جانتی ہو کہ جس سے تزویج کی ہے وہ محرم ہے اگر جان کر تزویج کی تو اس صورت میں اس پر قربانی کا اونٹ ہو گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔275)

محرم نکاح نہیں کر سکتا۔

فرمایا محرم طلاق دے سکتا ہے، نکاح نہیں کر سکتا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔275)

درج بالا روایتوں میں محرم کو نکاح سے منع کیا گیا ہے جبکہ حدیث کی دیگر کتب میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ نے بحالت محرم نکاح فرمایا، ملاحظہ کیجئے:

حضور ﷺ نے بحالت محرم نکاح کیا

حدیث:

وحدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حدثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ"، زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ: أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انہوں نے کہا: خبر دی مجھ کو یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3451)

حضور ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا

حدیث:

وحدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: " تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3452)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3453)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے

حدیث:

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے ۱۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 2840)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 2841)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 2842)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 2843)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 2844)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

حدیث : ” عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔“

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 80 صفحہ نمبر 44}

حضور ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے دوران حج حالت احرام میں نکاح کیا اور خلوت کی

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَ كُنْتُ أَنَا الرَّسُولَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِيعَةَ، وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ حَلَالٌ " رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا، قَالَ: وَرَوَاهُ أَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ مُرْسَلًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: " تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ حَلَالٌ ". وَيَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ هُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ.

ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا اور آپ حلال تھے پھر ان کے خلوت میں گئے تب بھی آپ حلال تھے، اور میں ہی آپ دونوں کے درمیان پیغام رساں تھا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 841)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 842)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 843)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 844)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 845)

حضور ﷺ نے میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " أَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میمونہ رضی اللہ عنہا سے) حالت احرام میں نکاح کیا ۱؎۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1965)

حضور ﷺ نے حالت احرام میں شادی کی

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ "، وَفِي حَدِيثِ يَعْلَى بِسَرِفَ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے اس وقت شادی کی جب کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے ۱؎، اور یعلیٰ (راوی) کی حدیث میں «سرف» کا بھی ذکر ہے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3273)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3274)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3275)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3276)

چھوٹی بچیاں بھی احرام باندھیں۔

میں نے کہا میرے ساتھ چھوٹی بچیاں ہیں، میں ان کو ٹھنڈ لگنے سے ڈرتا ہوں، پس کہاں سے احرام بندھواؤں؟ فرمایا ان کو مقام حرج میں لاؤ اور وہاں سے احرام باندھو، جب تم عرج تک پہنچو گے تو تہامہ پہنچ گئے، پھر فرمایا اگر بچوں کے بیمار ہونے کا خوف ہو تو انہیں جحفہ لے آؤ۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔178)

سبز احرام بھی درست ہے۔

میں نے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام بحالت احرام سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔82، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔231)

محرم کو کنیزوں کی خرید وفروخت کی اجازت ہے۔

میں نے پوچھا محرم کنیزیں خرید وفروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔275)

جاہل محرم اگر بی بی سے مجامعت کرے تو کوئی کفارہ نہیں، عالم محرم مجامعت کرے تو مناسک حج ادا کرنے تک دونوں کو الگ الگ رکھا جائے گا۔

میں نے پوچھا اگر محرمہ بی بی سے مجامعت کرے فرمایا دونوں جاہل مسئلہ ہیں یا عالم، اگر جاہل ہیں تو دونوں اپنے رب سے استغفار کریں اور اپنا حج کریں ان پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر عالم مسئلہ ہیں تو ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک الگ الگ رکھا جائے اور وہ لوٹیں اس جگہ جہاں مباشرت کی تھی میں نے کہا کفارہ میں دو حج کی کیا صورت ہے فرمایا ایک تو اس واقعہ کی وجہ سے جو عمل میں آیا اور دوسرا اس عمل کی سزا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔276)

الگ الگ رکھے جانے سے مراد ہے کہ وہ خلوت نہ کر سکیں گے ایک تیسرا آدمی ان کے ساتھ رہے گا۔

اور فرمایا جدا رکھے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ خلوت نہ کر سکیں گے، ایک تیسرا آدمی ان کے ساتھ رہے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔276)

محرم اگر اپنی زوجہ سے مجامعت کرے تو اگر وہ عورت کی طرف خود بڑھا ہے تو ایک اونٹ کی قربانی اور اگلے سال پھر حج کرے۔

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو اپنی زوجہ سے مجامعت کرے، فرمایا اگر وہ عورت کی طرف خود بڑھا ہے تو اس پر اونٹ کی قربانی ہے اور اگلے سال پھر حج کرنا ہے اور اگر خود نہیں بڑھا تو اس پر بدنہ ہے اگلے سال حج نہیں اور دریافت کیا اس کے بارے میں جو بحالت احرام اپنی عورت سے جماع کرے فرمایا اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر جاہل نہیں ہے تو اس پر قربانی لے جانا ہے اگلے سال حج نہیں، پس جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں مجامعت کی تھی تو دونوں ایک خیمہ میں جمع نہ ہوں اور ان کے ساتھ ایک تیسرا آدمی رہے گا جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔276)

محرم نے اپنی زوجہ سے جماع کیا تو یہ گناہ عظیم ہے، اگر مرد نے مجبور کیا تو دو اونٹ قربان کرے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس محرم کے متعلق پوچھا جو اپنی زوجہ سے مقاربت کرے، فرمایا اس نے گناہ عظیم کیا، میں نے کہا آپ مجھے فتویٰ دیجئے، فرمایا میں سمجھتا ہوں مرد نے عورت کو مجبور کیا ہوگا، میں نے کہا دونوں کے متعلق حکم فرمایئے۔ فرمایا اگر مرد نے اسے مجبور کیا ہے تو اس پر دو قربانیاں اونٹ کی ہیں اور اگر مجبور نہیں کیا ہے تو ایک اونٹ کی قربانی مرد پر ہے اور ایک کی عورت پر۔ اور وہ دونوں اس مقام پر جدا رکھے جائیں جہاں جماع کیا تھا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچیں پھر ان دونوں کو اگلے سال حج کرنا ضروری ہوگا۔ میں نے کہا مکہ پہنچ کر عورت ویسی ہی ہو جائے گی جیسی تھی ،فرمایا ہاں جب وہ اس جگہ پہنچیں جہاں یہ واقعہ ہوا تھا تو محل ہونے تک الگ رہیں، جب وہ محل ہو جائیں تو ان دونوں کا معاملہ پورا ہو گیا میرے والد نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اگر اس پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے، ہر مسکین کو ایک مد اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو تیرہ دن روزے رکھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔277)

ایک شخص نے اپنی محرمہ کنیز سے جماع کیا، اگر کنیز کو محرمہ ہونے کا حکم دیا تو قربانی ہے ایک اونٹ کی، اگر حکم نہیں دیا تو کچھ بھی نہیں۔

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے اپنی محرمہ کنیز سے جماع کیا، فرمایا وہ مالدار ہے یا محتاج میں نے کہا دونوں کے متعلق فرمایئے، فرمایا آیا اس نے احرام کا حکم دیا تھا یا نہیں یا وہ کنیز باختیار خود محرمہ ہوئی۔ فرمایا مجھے

دونوں صورتوں میں جواب دیجئے۔ فرمایا اگر وہ مالدار ہے اور واقف مسئلہ ہے تو اسے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا اور اگر اس احرام کا حکم دیا تھا تو اس کا کفارہ ایک اونٹ کی قربانی ہے اگر چاہے تو گائے کی دے اور اگر احرام کا حکم نہیں دیا تو کوئی کفارہ نہیں چاہے مالدار ہو یا غریب اور اگر حکم دیا ہے اور غریب ہے تو اس پر ایک قربانی ہے بکری کی یا پھر روزے رکھے

۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔278)

ایک شخص نے اپنی عورت سے مباشرت کی اور وہ دونوں محرم تھے، اگر عورت نے بھی خواہش ظاہر کی تھی تو دونوں پر ایک اونٹ کفارہ ہے، اگر صرف مرد کی خواہش تھی تو عورت پر کوئی کفارہ نہیں۔

میں نے پوچھا ایک شخص نے مباشرت کی اپنی عورت سے اور وہ دونوں محرم تھے تو ان پر کیا کفارہ ہے؟ فرمایا اگر عورت نے مرد کی خواہش کے ساتھ اپنی خواہش بھی ظاہر کی تو دونوں پر ایک اونٹ کفارہ ہے اور ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک علیحدہ رکھا جائے گا جب تک وہ مقام مباشرت تک واپس آئیں اور اگر عورت نے اس خواہش میں مرد کی مدد نہیں کی اور مرد نے اسے مجبور کیا تو عورت پر کچھ نہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔279)

ایک محرم نے اپنی عورت کو دیکھا اس کی منی یا مذی نکل آئی فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن غسل کرے اور استغفار کرے اور اگر اسے بدون شہوت اٹھایا اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں، اگر از روئے شہوت اٹھایا ہو اور منی نکل آئی تو اسے قربانی کرنا ہوگی اور فرمایا جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو جائے اور اسے بھی تو اس کو ایک اونٹ قربانی دینا ہوگی۔

میں نے کہا ایک محرم نے اپنی عورت کو دیکھا، اس کی منی یا مذی نکل آئی، فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن غسل کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اگر اسے بدون شہوت اٹھایا اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر از روئے شہوت اٹھایا ہو اور منی یا مذی نکل گئی تو اسے قربانی کرنا ہو گی اور فرمایا جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو جائے اور اسے بھی تو اس کو ایک اونٹ قربانی دینا ہو گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔280)

محرم اگر اپنی عورت کو شہوت سے ہاتھ لگا دے تو بکری ذبح کرنا پڑے گی اور اگر بوسہ لے لے تو ایک اونٹ کفارہ کے طور پر ذبح کرے۔

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو بغیر شہوت اپنی عورت پر ہاتھ رکھے فرمایا ہاں اس کی اوڑھنی یا کپڑا یا محمل درست کرنے کیلئے چھو سکتا ہے۔ میں نے کہا ایسی صورت میں بھی جبکہ عورت محرمہ ہو فرمایا ہاں، میں نے کہا محرم مرد اگر شہوت کے ساتھ اپنا ہاتھ رکھے فرمایا ایک بکری زبح کرنا ہو گی، میں نے کہا اگر بوسہ لے فرمایا یہ تو زیادہ سخت ہے ایک اونٹ نحر کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔280)

محرم اگر اپنی عورت کا بوسہ لے تو ایک اونٹ نحر کرے اور اس کا گوشت بھی نہ کھائے گا۔

میں نے کہا بحالت احرام اپنی عورت کا بوسہ لے فرمایا اس پر ایک اونٹ ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور وہ اس قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔280)

محرم اپنی عورت کا بوسہ بغیر شہوت کے لے تو ایک بکری کفارہ ہے اور شہوت کے ساتھ بوسہ لے تو ایک اونٹ قربان کرنا ہو گا۔

فرمایا ابوسیار محرم کا حال تنگ ہے جو اپنی عورت کا بغیر شہوت بوسہ لے بحالت احرام تو کیا ہو فرمایا اس کا کفارہ ایک بکری کی قربانی ہے اور جو شہوت سے بوسہ لے اور منی نکل آئے تو اس کو ایک اونٹ قربان کرنا ہوگا اور اگر بدون شہوت ہے تو کچھ نہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔281)

اگر کوئی اپنے عضو تناسل پر بحالت احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو اپنی بی بی سے مجامعت کرنے کا ہے اور وہ ایک اونٹ ہے قربانی کا اور اگلے سال حج۔

میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے عضو تناسل پر بحالت احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے، فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو اپنی بی بی سے مجامعت کرنے کا ہے اور وہ ایک اونٹ ہے قربانی کا اور اگلے برس حج۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔281)

ایک شخص اپنی بی بی سے چھیڑ چھاڑ کرے اور اس کی منی نکل آئے بغیر جماع کے۔یہی عمل وہ رمضان میں کرتا ہے فرمایا ان دونوں کا کفارہ وہی ہے جو مجامعت کرنے کا ہوتا ہے۔

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ایک شخص اپنی بی بی سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے اور اس کی منی نکل آتی ہے بغیر جماع یا یہی عمل وہ رمضان میں کرتا ہے، فرمایا ان دونوں کا کفارہ وہی ہے جو مجامعت کرنے کا ہوتا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔281)

ایک شخص کسی عورت کی پنڈلی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے؟ فرمایا اگر مالدار ہے تو ایک اونٹ کفارہ میں ذبح کرے اگر درمیانی حیثیت کا ہے تو گائے اور اگر فقیر ہے تو بکری قربانی دے۔

میں نے کہا اگر ایک شخص کسی عورت کی پنڈلی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے، فرمایا اگر مالدار ہے تو ایک اونٹ کفارہ میں ذبح کرے، اگر درمیانی حیثیت کا ہے تو گائے اور فقیر ہے تو بکری قربانی دے۔ میں منی نکلنے کو وجہ قرار نہیں دیتا بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے اس عورت کی ساق کو دیکھا کیوں جو اس کیلئے حلال نہ تھی۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔281)

ایک شخص نے غیر عورت پر نگاہ ڈالی اور اسے انزال ہو گیا تو ایک قربانی دے۔

میں نے کہا ایک شخص نے غیر عورت پر نگاہ ڈالی اور اسے انزال ہو گیا، فرمایا ایک قربانی دے اس نے کیوں نامحرم عورت پر نظر کی اور انزال نہ ہو تو اللہ سے ڈرے اور پھر ایسا نہ کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔282)

ایک شخص نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی قبل طواف نسا بجالانے کے۔ فرمایا اس پر کچھ نہیں۔

میں نے کہا ایک شخص نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی قبل طواف نسا بجالانے کے، فرمایا اس پر کچھ نہیں، میں نے اپنے اصحاب سے یہ خبر بیان کی، انہوں نے کہا اپنے کو اس سے بچا یہ میسرہ موجود ہے یہی سوال اس نے کیا تھا تو فرمایا تھا تیرے اوپر ایک بدنہ ہے میں حضرت کے پاس پھر آیا اور یہ واقعہ بیان کیا، حضرت نے فرمایا اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا اس لئے ایسا حکم دیا تھا تم کو بھی معلوم تھا، میں نے کہا نہیں۔ فرمایا بس تو تم پر کوئی کفارہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔283)

ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے یوم نحر قبل طواف زیارت، فرمایا اگر یہ جماع بالشہوت تھا اور عالم مسئلہ تھا تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو ایک گائے ہے یا بکری۔

میں نے کہا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے یوم نحر قبل طواف زیارت، فرمایا اگر یہ جماع بالشہوت تھا اور عالم مسئلہ تھا تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو ایک گائے ہے، میں نے کہا یا ایک بکری، فرمایا یا بکری۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔283)

حج تمتع کرنے والے نے اپنی عورت سے جماع کیا اور طواف زیارت بجا نہ لایا فرمایا وہ اونٹ نحر کرے۔

میں نے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والے نے اپنی عورت سے جماع کیا اور طواف زیارت بجا نہ لایا، فرمایا وہ اونٹ نحر کرے اور مجھے خوف ہے اس کا کہ اگر وہ عالم تھا تو اس کا حج فاسد ہوا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر قبل طواف نسا مجامعت کی، فرمایا اس کا کفارہ موٹا تازہ اونٹ ہے اور اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو بوسہ دے اور اس نے طواف نسا کر لیا ہے مگر عورت نے نہیں کیا، فرمایا اس پر اپنے خرچ سے قربانی کرنا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔284)

ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے قبل اس کے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، فرمایا قربانی کرے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے قبل اس کے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، فرمایا قربانی کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔284)

جو محرم اپنی عورت سے جماع کرے قبل مزدلفہ میں آنے کے تو اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا۔

فرمایا جو محرم اپنی عورت سے جماع کرے قبل مزدلفہ میں آنے کے تو اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔284)

ایک شخص پر طواف نسا فقط تھا اس نے پانچ چکر لگائے کہ اس کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی، اسے خوف ہوا کہ پاخانہ نہ نکل جائے، وہ اپنے گھر آیا حاجت رفع کی پھر اسے لونڈی نے ڈھانپ دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے اور واپس ہو کر خانہ کعبہ کے باقی جو دو طواف ہیں پورے کرے اور استغفار کرے۔

میں نے کہا ایک شخص پر طواف نسا فقط تھا اس نے پانچ چکر لگائے کہ اس کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی اسے خوف ہوا کہ پاخانہ نکل نہ جائے وہ اپنے گھر آیا حاجت رفع کی، پھر اسے لونڈی نے ڈھانپ دیا، فرمایا وہ غسل کرے اور واپس ہو کر خانہ کعبہ کے باقی جو دو طواف ہیں وہ پورے کرے اور اللہ سے استغفار کرے، اعادہ نہ کرے اور اگر طواف نسا کر رہا ہو اور تین طواف کر چکا ہو اور ڈھانپ دیا جائے تو حج ناقص ہوا، اس پر ایک بدنہ ہے غسل کرے اور واپس آکر ساتواں طواف کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔285)

ایک شخص نے بیت اللہ کے سات طواف کر لئے اور صفا مروہ کے درمیان چار بار سعی کر چکا کہ رفع حاجت کی ضرورت ہوئی، وہ وہاں سے نکلا اور رفع حاجت کی، اس کی بی بی نے اس پر کپڑا ڈال دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے، پھر جائے اور باقی تین چکر لگائے اور استغفار کرے اور اس پر کچھ نہیں۔

میں نے کہا ایک شخص نے بیت اللہ کے سات طواف کر لئے اور صفا و مروہ کے درمیان چار بار سعی کر چکا تھا کہ رفع حاجت کی ضرورت ہوئی وہ وہاں سے نکلا اور رفع حاجت کی اس کی بی بی نے اس پر کپڑا ڈال دیا، فرمایا وہ غسل کرے پھر جائے اور باقی تین چکر لگائے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اس پر کچھ نہیں، میں نے کہا اگر بیت کا طواف فریضہ کر رہا ہو اور چار طواف کے بعد یہ صورت پیش آئے، فرمایا اس کا حج ناقص ہے، اس پر ایک بدنہ دینا لازم ہے پھر غسل کر کے جائے اور ساتوں طواف کرے پھر سعی کرے اور اللہ سے استغفار کرے، میں نے کہا پہلے حکم میں اور اس میں اختلاف کیوں ہے، فرمایا طواف فریضہ ہے اس میں نماز ہے اور سعی سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ میں نے کہا کیا خدا نے

یہ نہیں فرمایا کہ صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں ہے فرمایا ہاں فرمایا ہے لیکن ان کے بارے میں یہ بھی تو کہا ہے کہ جو بخوشی نیکی کرے تو اللہ شکر گزار اور جاننے والا ہے، اگر سعی فریضہ ہوتی تو یہ نہ فرماتا: و من تطوع خیراً۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔285)

میں نے کہا ایک شخص نے سر منڈانے کے بعد بغیر طواف کئے اور صفا مروہ کے درمیان بغیر سعی کئے اپنی عورت یا لونڈی سے کہا کہ کپڑے اتار اور اس کی شرمگاہ پر نظر کرے، فرمایا اگر اس کے سوا کوئی اور امر نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

میں نے کہا ایک شخص نے سر منڈوانے کے بعد بغیر طواف کئے اور صفا و مروہ کے درمیان بغیر سعی کئے اپنی عورت یا لونڈی سے کہا کہ کپڑے اتار اور اس کی شرمگاہ پر نظر کرے، فرمایا اگر اس کے سوا کوئی اور امر نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔286)

اگر ایک شخص شتر مرغ کے انڈے توڑ دے درآنحالیکہ وہ محرم ہو فرمایا جتنے انڈے توڑے ہوں اتنی ہی بار اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے۔

میں نے کہا اگر ایک شخص شتر مرغ کے انڈے توڑ دے درآنحالیکہ محرم ہو، فرمایا جتنے انڈے توڑے ہوں اتنی ہی بار اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے، میں نے کہا انڈے سب کے سب گندے بھی ہو جاتے ہیں اور اچھے بھی رہتے ہیں، فرمایا جو ہدی سے بچے پیدا ہوں وہ قربانی کیلئے کعبہ پہنچائے جائیں گے اور اگر اونٹ نہ ملے تو اس کو ہر انڈے کے بدلے ایک بکری کی قربانی دینی ہو گی، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صدقہ دے دس مسکینوں کو، ہر مسکین کو ایک مد، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تین دن روزہ رکھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔295)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔297)

اگر محرم تیتر کے انڈے کچل ڈالے تو بکری پر بکرا چھوڑے۔

میں نے کہا اگر محرم تیتر کے انڈے کچل ڈالے، فرمایا انڈوں کی تعداد کے مطابق بکری پر اس طرح چھوڑے جیسے شتر مرغ کے انڈوں کے کفارہ میں اونٹ کو چھوڑنا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔297)

فرمایا اگر عمرہ مفردہ کرنے والا اپنی بی بی سے مجامعت کرے بحالت احرام قبل طواف و سعی سے فارغ ہوئے تو اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے عمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے اور اسے لازم ہے کہ دوسرے مہینوں کے داخل ہونے تک مکہ میں قیام کرے پھر مواقیت کیلئے نکلے اور احرام کے ساتھ عمرہ کرے۔

فرمایا اگر عمرہ مفردہ کرنے والا اپنی بی بی سے مجامعت کرے بحالت احرام قبل طواف و سعی سے فارغ ہوئے تو اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے عمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے اور اسے لازم ہے کہ دوسرے مہینوں کے داخل ہونے تک مکہ میں قیام کرے پھر بعض مواقیت کیلئے نکلے اور احرام کے ساتھ عمرہ کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔519)

فرمایا جو کوئی عمرہ مفردہ کرے اور طواف فریضہ کرنے کے بعد اپنی بی بی سے مباشرت کرے سعی سے پہلے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا۔

فرمایا جو کوئی عمرہ مفردہ کرے اور طواف فریضہ کرنے کے بعد اپنی بی بی سے مباشرت کرے سعی سے پہلے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا، اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے اور وہ محل ہو کر مکہ میں رہے اور جو وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل شہر کیلئے عمرہ کا معین کیا ہے اس میں مکہ سے نکلے احرام باندھے اور عمرہ بجالائے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔519)

باب نمبر۔54

پچھنے

ابو بصیر نے کہا کہ میں نے حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے (پچھنے لگانے) کی کمائی کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اگر (نشتر لگانے کی اجرت) شرط نہ ہو۔

ابو بصیر نے کہا کہ میں نے حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے (پچھنے لگانے) کی کمائی کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اگر (نشتر لگانے کی اجرت کی) شرط نہ ہو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔147)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھنے لگواتے اور اس کی اجرت دیتے تھے۔ نسل کشی کا بکرا رکھنا اور اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔

حنان بن سدیر کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ نشتر لگانے والا بھی تھا جس کا نام فرقد تھا۔ اس نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں کہ میں ایسا کام کر رہا ہوں جس کے متعلق میں نے بہت سے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہمارے خیال میں مکروہ ہے اور میں چاہتا ہوں آپ ہی سے اس مسئلہ کا حل معلوم کروں، اگر یہ کام مکروہ ہے تو اسے ختم کر دوں گا اور دوسرا کام شروع کروں گا اس بارے میں آپ کا فرمان ہی آخری فیصلہ ہو گا۔ آنجناب نے دریافت فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے عرض کیا: میرا نشتر لگانے کا کام ہے۔ آپ نے فرمایا: اے فرزند برادر، اپنی کمائی سے کھاؤ پیو، صدقہ دو، حج کرو اور شادی کرو، اس لئے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نشتر لگواتے اور اس کی اجرت بھی دیتے تھے اگر یہ حرام ہوتا تو آپ اس کو اجرت نہ دیتے۔ پھر اس نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں کہ میرا ایک بکرا بھی ہے جس سے میں نسل کشی کا کام لیتا ہوں اور یہ بھی میری آمدنی کا ذریعہ ہے، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جتنے کام تم کرتے ہو وہ تمہارے لئے حلال ہیں خواہ لوگ ان سے کراہت کرتے

ہوں حنان نے عرض کی: جب یہ حلال ہے تو لوگ اسے ناپسند کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا محض ایک دوسرے کی عیب جوئی کیلئے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔148)

حضور ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اجرت دی۔

جابر نے حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا کہ جناب رسول خدا ﷺ نے بنی بیاضہ کے غلام سے اپنی فصد کھلوائی اور اسے اجرت بھی عطا فرمائی، اگر یہ کام حرام ہوتا تو اسے کچھ نہ دیتے۔ جب وہ فصد سے فارغ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خون کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول خدا ﷺ میں نے اسے پی لیا۔ فرمایا: ایسا کرنا تمہارے لئے مناسب نہیں تھا (البتہ) پروردگار عالم نے اسے تمہارے لئے جہنم کی آگ کا پردہ بنادیا ہے۔ آئندہ ایسا کام کبھی نہ کرنا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔148)

درج بالا روایتوں میں بتایا گیا کہ پچھنے لگوانے کی اجرت دینا جائز ہے اور حضور ﷺ نے بھی اجرت دی لیکن حدیث کی دیگر کتب میں اس موقف کی مخالفت کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

پچھنے لگانے کی مزدوری لینا بری کمائی ہے

حضور ﷺ نے پچھنے لگوانے کو بیماریوں سے بچنے کا علاج قرار دیا ہے اور اسے افضل دواؤں میں سے ایک دوا فرمایا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے اس کی مزدوری کو رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت کی مثل ٹھہرایا ہے جو کہ ایک حیران کن بات ہے۔ قارئین کرام! بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی بلکہ مسلمان اس وقت ورطہ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں جب انہی روایات میں حضور ﷺ خود پچھنے لگواتے اور پھر اس کی مزدوری دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

پچھنے لگانے کی مزدوری لینا بری کمائی ہے

حدیث:

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " شَرُّ الْكَسْبِ: مَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَ كَسْبُ الْحَجَّامِ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے واالے کی مزدوری۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4011)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4012)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4013)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر: 4014)

پچھنے لگانے کی مزدوری لینا بری کمائی ہے

حدیث:

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " شَرُّ الْكَسْبِ: مَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَ كَسْبُ الْحَجَّامِ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4011)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4012)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4013)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر: 4014)

پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے۔

حدیث : ” موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن۔۔۔ قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زانیہ کی کمائی پلید ہے۔“

{سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 27}

اجازت مانگنے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے سے منع فرمادیا۔

حدیث : " ابن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے کی اجازت مانگتے رہے لیکن آپ نے انہیں اس سے منع فرمادیا، وہ برابر سوال کرتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے اونٹوں کو چارہ کھلا دینا اور اپنے غلام کو۔"

{سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 28 صفحہ نمبر 28}

باب نمبر۔55

گانا

گانے کے متعلق صاحب اصول کافی کے دو متضاد موقف ملاحظہ کیجئے:

شادی بیاہ پر اجرت پر گلوکارہ بلانے میں کوئی حرج نہیں۔

ابو بصیر نے ابو جعفر علیہ السلام سے گانے والیوں کی کمائی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس عورت کے پاس مرد آتے ہوں تو حرام ہے اور جو عورت شادی بیاہ میں (گانے کیلئے) بلائی جائے تو اسے اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ۔(سورۃ لقمان آیت۔6)۔اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بے ہودہ باتوں کا خریدار ہے کہ لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکائے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔155)

وہ گانے والی جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے، اس کی اجرت میں کوئی حرج نہیں۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا: وہ گانے والی جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے اس کی اجرت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔155)

وہ گانے والی جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے، اس کی اجرت میں کوئی حرج نہیں۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اس گانے والی کی اجرت میں جو دولہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہے کوئی حرج نہیں مگر یہ کہ جس کے پاس مرد آتے ہوں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔155)

گانا سننا نفاق ہے۔

سعید بن محمد طاہری نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے گانے والی عورتوں کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ان کا خریدنا اور بیچنا دونوں حرام ہیں۔ ان کو گانے کے فن کی تعلیم دینا کفر اور اس کا کان لگا کے سننا نفاق ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔155)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔155)

باب نمبر۔56

بحری سفر

مسلمانوں کو کاروبار دنیا میں ذلیل ورسوا کرنے کیلیئے درج ذیل قسم کی روایتیں وضع کی گئیں اور انہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا، ملاحظہ کیجئے:

تجارت کیلیئے بحری سفر مکروہ ہے

محمد بن مسلم نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ دونوں حضرات تجارت کیلیئے بحری سفر کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔389)

تجارت کیلیئے بحری سفر اختیار کرنے میں کوئی اچھائی نہیں

علی بن ابراہیم نے اس حدیث کا بیان کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: طلب رزق میں تجارت کیلیئے بحری سفر اختیار کرنے میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔389)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلب رزق کیلیئے بحری سفر کرنا اچھا نہیں ہے۔

علی بن اسباط کا بیان ہے کہ میں سامان تجارت لے کر مکہ پہنچا لیکن خریدار کم دستیاب ہوئے تو میں مدینہ میں حضرت ابو الحسن رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: میں نے سامان تجارت اٹھایا تھا لیکن کساد بازاری کے سبب ارادہ کیا ہے کہ مصر کا سفر کروں تو خشکی کے راستے جاؤں یا بحری راستے سے؟ فرمایا مصر اموات (کا گڑھ) ہے، اس کے لوگوں کی عمریں کم کر دی گئی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: طلب رزق کیلیئے بحری سفر کرنا اچھا نہیں۔ پھر (امام نے) مجھ سے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر قبر رسول ﷺ پر جاؤ، وہاں دو رکعت نماز پڑھو پھر اللہ سے سو مرتبہ خیر طلب کرو پھر جو تم نے عزم کیا ہے اس پر عمل کرو۔ پس اگر (حیوان کی) پشت پر سوار ہو تو کہو: الحمد للہ الذی

سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔اور جب بحری سفر کرو اور کشتی میں سوار ہو تو کہو :بسم اللہ مجریھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم۔اور جب موجیں تم پر بلند ہونے لگیں تو اپنے بائیں طرف ٹیک لگا کر بیٹھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے موجوں کی طرف اشارہ کرو اور کہو:قری بقرار اللہ واسکنی بسکینۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔علی بن اسباط کا بیان ہے میں جب دریائی سفر پر روانہ ہوا اور موجیں بلند ہوئیں تو میں نے اس دعا کو پڑھا جو امام نے مجھے تعلیم دی تھی تو موج کا خاتمہ ہو گیا گویا موجیں بلند ہی نہیں ہوئی تھیں۔راوی کہتا ہے میں نے سرکار امامت میں درخواست کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں سکینہ کیا ہے؟فرمایا سکینہ جنت کی ایک ہوا ہے جس کا چہرہ انسانی چہرہ کی مانند ہے اس ہوا کی خوشبو مشک سے بھی بہتر ہے۔یہ وہ ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول خدا ﷺ پر حنین کی جنگ کے موقع پر نازل فرمایا تھا اور مشرکین شکست کھا گئے تھے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔389)

بحری تجارتی سفر انسان کو دین کے معاملے میں معرض خطر میں ڈال دیتا ہے۔

محمد بن مسلم نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تجارت کیلئے سمندری سفر کے بارے میں فرمایا: یہ انسان کو دین کے معاملے میں معرض خطر میں ڈال دیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔390)

بحری سفر دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔

معلی بن خنیس نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بحری سفر کرتا ہے پس آپ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے: بے شک یہ تمہارے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو (اپنے ملک میں) بہتر رزق اور روزی پا چکے ہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔390)

باب نمبر۔57

تصاویر

کوفہ میں واقع مسجد سہلہ میں ایک سبز پتھر ہے جس پر انبیا کی تصاویر ہیں۔

ہم حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ہم سے پوچھا: کیا تم میں سے کسی کے پاس میرے چچا زید بن علی کا علم ہے؟ ہم میں سے ایک نے کہا: ہم ان کے پاس معاذ ابن اسحاق کے گھر میں ایک رات رہے تھے جب انہوں نے ہم سے کہا: مسجد سہلہ میں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے چلو، حضرت نے فرمایا: پھر وہ گئے؟ اس نے کہا نہیں۔ ایک ایسا امر پیش آیا کہ وہ رک گئے۔ فرمایا قسم خدا کی اگر وہاں سے پناہ مانگتے تو وہ پناہ دیتا، کیا تم نہیں جانتے یہ ادریس نبی کی جگہ ہے، یہاں وہ کپڑے سیتے تھے اور یہیں سے ابراہیم عمالقہ اور داؤد جالوت سے لڑنے چلے تھے۔ اس مسجد میں ایک سبز پتھر ہے جس میں انبیا کی تصاویر ہیں اور اسی پتھر کے نیچے سے نبی کی خلقت کیلئے مٹی لی گئی تھی اور راکب کے اترنے کی جگہ ہے۔ پوچھا راکب کون ہے؟ فرمایا خضر علیہ السلام۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔347)

جبکہ تصاویر کے متعلق دیگر کتب احادیث میں لکھا ہے کہ:

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِنِّي إِنْسَانٌ، إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا، فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ"، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هَذَا الْوَاحِدَ.

ترجمہ: "سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی: اے ابوالعباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعۂ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا

ہوں۔ پس حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا یہاں تک کہ وہ اُس میں رُوح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اُس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اُس آدمی نے سرد آہ بھری اور اُس کا چہرہ زرد ہو گیا فرمایا تم پر افسوس ہے، اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنالیا کرو"۔

(صحیح بخاری جلد اول کتاب البیوع حدیث نمبر 2073 صفحہ نمبر 818، انٹر نیشنل نمبر 2225)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ، فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "مَا بَالُ هَذِهِ الْوِسَادَةِ، قَالَتْ: وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا، قَالَ: أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ".

ترجمہ: " حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں بنی ہوئیں تھیں گویا وہ چھاپی ہوئی تھیں، آپ تشریف لائے تو دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور رُخِ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی؟ فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یہ تکیہ میں نے آپ کیلئے تیار کیا ہے تاکہ اِس پر سر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی، قیامت کے روز اُسے عذاب دیا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا، اِس میں جان ڈالو۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب بداء الخلق حدیث نمبر 457 صفحہ نمبر 231، انٹر نیشنل نمبر 3224)

حدیث:

حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ".

ترجمہ: ''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتّا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔''

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب بداء الخلق حدیث نمبر 458 صفحہ نمبر 232، انٹر نیشنل نمبر 3225)

حدیث:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، قَالَ: بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ".

ترجمہ: '' ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی، ان سے بکیر بن اشج نے بیان کیا، ان سے بسر بن سعید نے بیان کیا اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے۔ ان دونوں سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو۔'' بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑے اور ہم ان کی عیادت کے لیے ان کے گھر گئے۔ گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے الگ ہے۔ کیا آپ نے

حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جی ہاں! زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب بداء الخلق حدیث نمبر 459 صفحہ نمبر 232، انٹر نیشنل نمبر 3226)

حدیث:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: "إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ".

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتّا یا تصویر ہو۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب بداء الخلق حدیث نمبر 460 صفحہ نمبر 232، انٹر نیشنل نمبر 3227)

حدیث:

حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ"، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: " ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مورتیں ہوں۔ اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی ہے۔"

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 890 صفحہ نمبر 356، انٹر نیشنل نمبر 5949)

حدیث:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ، وَقَالَ: "أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ" قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

ترجمہ: ” ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں، آپؐ نے اُس پردے کو پھاڑ دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دِن سب سے سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو تصویریں بناتے ہیں۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 895 صفحہ نمبر 358، انٹر نیشنل نمبر 5954)

حدیث:

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: "مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ؟" قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: "إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ".

ترجمہ: ” ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسے دیکھ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے جو غلطی کی ہے اس سے میں اللہ سے معافی مانگتی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان مورت کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کرکے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں مورت ہو۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 897 صفحہ نمبر 359، انٹر نیشنل نمبر 5957)

حدیث:

حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ ".

ترجمہ: ”ہم سے بسرہ بن صفوان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے قاسم نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے پردہ پکڑا اور اسے پھاڑ دیا۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا، جو یہ صورتیں بناتے ہیں۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1042 صفحہ نمبر 409، انٹرنیشنل نمبر 6109)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ،

ترجمہ: ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا، جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے اُتار دوں تو میں نے اُسے اُتار دیا۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 896 صفحہ نمبر 358، انٹرنیشنل نمبر 5955)

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟

قَالَتْ: فَقُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ".

ترجمہ: ” ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خفگی کے آثار دیکھ لیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گدا یہاں کیسے آیا؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے (بنانے والوں کو) قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تصویر سازی کی ہے اسے زندہ بھی کرو؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں ان میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب النکاح حدیث نمبر 167 صفحہ نمبر 98، انٹر نیشنل نمبر 5181)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 897 صفحہ نمبر 359، انٹر نیشنل نمبر 5957)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 892 صفحہ نمبر 357، انٹر نیشنل نمبر 5951)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 900 صفحہ نمبر 360، انٹر نیشنل نمبر 5960)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 903 صفحہ نمبر 361، انٹر نیشنل نمبر 5963)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التوحید حدیث نمبر 2402 صفحہ نمبر 975، انٹر نیشنل نمبر 7557)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التوحید حدیث نمبر 2403 صفحہ نمبر 975، انٹر نیشنل نمبر 7558)

حدیث:

حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا

فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ تَصَاوِيرُ "، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: " حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتّا اور تصویر ہو۔"

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 890 صفحہ نمبر 356، انٹر نیشنل نمبر 5949)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 898 صفحہ نمبر 359، انٹر نیشنل نمبر 5958)

حدیث:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ، فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ، فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ".

ترجمہ: " حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔"

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 891 صفحہ نمبر 357، انٹر نیشنل نمبر 5950)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ".

ترجمہ: " عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس کے اندر تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اُسے توڑ پھوڑ کر پھینک دیتے۔"

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 893 صفحہ نمبر 358، انٹر نیشنل نمبر 5952)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، فَرَأَى أَعْلاَهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً". ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ.

ترجمہ: ''ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے، کہا ہم سے عمارہ نے، کہا ہم سے ابوزرعہ نے، کہا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں (مروان بن حکم کے گھر میں) گیا تو انہوں نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر اسے یہی گھمنڈ ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک دانہ پیدا کرے، ایک چیونٹی پیدا کرے۔ پھر انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے۔ جب بغل دھونے لگے تو میں نے عرض کیا ابوہریرہ! کیا (بغل تک دھونے کے بارے میں) تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے انہوں نے کہا میں نے جہاں تک زیور پہنا جاسکتا ہے وہاں تک دھویا ہے۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 894 صفحہ نمبر 358، انٹرنیشنل نمبر 5953)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 902 صفحہ نمبر 361، انٹرنیشنل نمبر 5962)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: "إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ".

ترجمہ: ''حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وعدہ کیا لیکن اُن کے آنے میں دیر ہو گئی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر گراں گزری۔ چنانچہ آپؐ باہر تشریف لے آئے اور بوقت ملاقات اُن سے شکایت کی کہ وقت مقررہ پر کیوں نہ آئے، حضرت جبریل علیہ السلام، آپؐ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر اور کتّا ہو۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 902 صفحہ نمبر 361، انٹرنیشنل نمبر 5962)

فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔ کتوں کو قتل کر دو

حدیث:

حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قال: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي"، قَالَ: فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ لَهُ: "قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ؟"، قَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ اج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبرئیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہیں ملے۔ اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا قسم اللہ کی۔“ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات کو آنے کا۔“ انہوں نے کہا: ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا تصویر۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزينة، حدیث نمبر 5513)

فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں کتا یا تصویر ہو

حدیث:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقال الآخران: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، عن النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ".

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا تصویر ہو۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5514)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5515)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5516)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5519)

جس گھر کے کپڑوں پر تصویریں ہوں فرشتے ان میں داخل ہو جاتے ہیں

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ"، قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ، قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ.

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر تصویر ہو۔“ بسر نے کہا: زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا، جس پر تصویریں تھی۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے تصویر کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے تصویر کا) عبیداللہ نے کہا: تم نے ان سے نہیں سنا، انہوں نے یہ بھی کہا تھا: مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5517)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5518)

گھوڑے کی تصویر ناجائز ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ، فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ".

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پروار گھوڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا میں نے اسے توڑ ڈالا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5523)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5524)

مخلوق کی تصویر بنانے والے پر قیامت کو سب سے سخت عذاب ہوگا

حدیث:

حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا: ”سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5525)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5526)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5527)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5528)

جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

تصویر بنانے والے کو عذاب ہوگا

حدیث:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قال: قرأت على مالك، عن نافع، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ ". فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ ".

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے، میرا کیا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ گدا کیسا ہے؟“ میں نے کہا: اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہو گا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو۔“ پھر فرمایا: ”جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5533)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5534)

تصویر بنانے والے کو کہا جائے گا کہ اس میں جان ڈالے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ. ح وحدثنا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جميعا، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ. ح وحدثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حدثنا أبي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہو گا ان سے کہا جائے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5535)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5536)

تصویر بنانے والے کو سب سے سخت عذاب ہو گا

حدیث:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ. ح وحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قال: قال رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ"، وَلَمْ يَذْكُرْ الْأَشَجُّ إِنَّ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، حدیث نمبر 5537)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، حدیث نمبر 5538)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، حدیث نمبر 5539)

تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا

درخت بے جان ہے

حدیث:

قَالَ مُسْلِم: قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قال: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، قَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ"، وقَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ، وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ.

سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے، ایک شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئیے مجھ سے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ۔ وہ گیا، پھر انہوں نے کہا: پاس آ۔ وہ اور پاس گیا یہاں تک کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا: میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جائے گا جو تکلیف دے گا اس کو

جہنم میں۔'' اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تو نے ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5540)

تصویر بنانے والے کو قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی کہ وہ اس میں جان ڈالے

حدیث:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَجَعَلَ يُفْتِي، لَا يَقُولُ: قَالَ رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: ادْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ "

سیدنا نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا: میں مصور ہوں، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ، وہ پاس آیا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص دنیا میں تصویر بنائے اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5541)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5542)

تصویر بنانے والا ظالم ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ، فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ، فَقَالَ: سمعت رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً ".

سیدنا ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا، وہاں تصویریں تھیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ

وسلم فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے زیادہ کون قصور وار ہو گا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5543)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5544)

فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویریں ہوں (کیا موت کا فرشتہ تصویر والے گھر نہیں آتا)

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قال: قال رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5545)

تصویر بنانا اور اسے گھر میں رکھنا منع ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ"، قَالَ: وَفِي الْبَاب، عَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي طَلْحَةَ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أَيُّوب، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا اور آپ نے اس کو بنانے سے بھی منع فرمایا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1749)

اللہ تصویر بنانے والے کو عذاب دے گا

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، عَذَّبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا، يَعْنِي: الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". قَالَ: وَفِي الْبَابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي جُحَيْفَةَ، وَعَائِشَةَ، وَابْنِ عُمَرَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دیتا رہے گا یہاں تک کہ مصور اس میں روح پھونک دے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا، اور جس نے کسی قوم کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اس سے بھاگتے ہوں ۱؎، قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1751)

تصویر بنانے والوں پر عذاب

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ، وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ، يَقُولُ: إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ" ,وفي الباب عن أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ 25 الْأَعْمَشِ، عَنْ 25 عَطِيَّةَ، عَنْ 25 أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا ,وَرَوَى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ, عَنْ 25 عَطِيَّةَ ,عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور ایک زبان ہو گی جو بولے گی، وہ کہے گی: مجھے تین لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر سرکش ظالم پر، ہر اس آدمی پر جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتا ہو، اور مجسمہ بنانے والوں پر“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2574)

حضرت جبریلؑ کتے اور تصویر کی وجہ سے حضور ﷺ کے گھر میں داخل نہ ہو سکے

حدیث:

حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاق، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ، فَلْيُصَيَّرْ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ، وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ يُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَبِي طَلْحَةَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے پاس جرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا: ”کل رات میں آپ کے پاس آیا تھا لیکن مجھے آپ کے پاس گھر میں آنے سے اس بات نے روکا کہ آپ جس گھر میں تھے اس کے دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں اور گھر کے پردے پر بھی تصویریں تھیں۔اور گھر میں کتا بھی تھا، تو آپ ایسا کریں کہ دروازے کی «تماثیل» (مجسموں) کے سر کو اڑوا دیجئیے کہ وہ مجسمے پیڑ جیسے ہو جائیں، اور پردے پھڑوا کر ان کے دو تکیے بنوا دیجئیے جو پڑے رہیں اور روندے اور استعمال کیے جائیں۔اور کتے کو نکال بھگائیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔اور وہ کتا ایک پلا تھا حسن یا حسین کا ان کی چارپائی کے نیچے رہتا تھا، چنانچہ آپ نے اسے بھگا دینے کا حکم دیا اور اسے بھگا دیا گیا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2806)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو

حدیث:

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، وعبد بن حميد، وغير واحد، واللفظ للحسن بن علي، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں جاندار مجسموں کی تصویر ہو“ ۱؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2804)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں مجسمے یا تصویر ہو

حدیث:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاق بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاق أَخْبَرَهُ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ: "الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ"، شَكَّ إِسْحَاق لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مجسمے ہوں یا تصویر ہو“، (اس حدیث میں اسحاق راوی کو شک ہو گیا کہ ان کے استاد نے «تماثیل» اور «صورة» دونوں میں سے کیا کہا؟ انہیں یاد نہیں)۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2805)

تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَصْحَابَ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا جن کو تم نے بنایا ہے، ان میں جان ڈالو“ ۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔2151)

تصویر حرام

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ , حَدَّثَنَا وَكِيعٌ , عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ , عَنْ قَتَادَةَ , عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ , عَنْ عَلِيٍّ , قَالَ :" صَنَعْتُ طَعَامًا , فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ فَرَجَعَ ".

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا، آپ تشریف لائے تو آپ کی نظر گھر میں تصویروں پر پڑی، تو آپ واپس لوٹ گئے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3359)

اس گھر میں فرشتے نہیں داخل ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو

حدیث :

بْنُ عُيَيْنَةَ , عَنْ الزُّهْرِيِّ , عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ , عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ , عَنْ أَبِي طَلْحَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ :" لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس گھر میں فرشتے نہیں داخل ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو“ ۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3649)

اس گھر میں فرشتے نہیں داخل ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ , حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ , عَنْ شُعْبَةَ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ , عَنْ أَبِي زُرْعَةَ , عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ , عَنْ أَبِيهِ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ :" إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ".

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو“ ۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3650)

اس گھر میں فرشتے نہیں داخل ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو, عَنْ أَبِي سَلَمَةَ, عَنْ عَائِشَةَ, قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَرَاثَ عَلَيْهِ, فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجِبْرِيلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ, فَقَالَ: "مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ", قَالَ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا, وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے وقت میں آنے کا وعدہ کیا جس میں وہ آیا کرتے تھے، لیکن آنے میں دیر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”آپ کو اندر آنے سے کس چیز نے باز رکھا؟ فرمایا: ”گھر میں کتا ہے، اور ہم لوگ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتے اور تصویریں ہوں“۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3651)

درخت کی تصویر بنانا منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ, حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ, حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ, حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ, أَنَّ زَوْجَهَا فِي بَعْضِ الْمَغَازِي, "فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تُصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَخْلَ, فَمَنَعَهَا أَوْ نَهَاهَا".

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کو بتایا کہ اس کا شوہر کسی جنگ میں گیا ہوا ہے، اور اپنے گھر میں کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی اجازت طلب کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمادیا یا روک دیا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3652)

پردے پر تصویر بنانا منع ہے، تکیے پر جائز ہے

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا وَكِيعٌ, عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ عَائِشَةَ, قَالَتْ: سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي تَعْنِي: الدَّاخِلَ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ, فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ, فَجَعَلْتُ مِنْهُ مَنْبُوذَتَيْنِ: "فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے روشن دان پر پردہ ڈالا یعنی اندر سے، پردے میں تصویریں تھیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ نے اسے پھاڑ ڈالا، میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3653)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، کتا یا جنبی ہو

حدیث:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قال: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قال: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قال: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ".

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر، کتا یا جنبی ہو“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:262)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا مجسمہ ہو

حدیث:

أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

السَّلَام: لَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ. فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ".

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ”لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور مجسمہ (مورت) ہو“۔ اس دن جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ آپ چھوٹے چھوٹے کتوں (پلوں) کو بھی مارنے کا حکم دے رہے تھے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 4281)

ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر (مجسمہ) ہو یا کتا ہو یا جنبی (ناپاک شخص) ہو

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ، وَلَا جُنُبٌ".

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر (مجسمہ) ہو یا کتا ہو یا جنبی (ناپاک شخص) ہو“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 4286)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 4287)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 4288)

فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر (مجسمہ)

حدیث:

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ".

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر (مجسمہ)“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5349)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5350)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5352)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5353)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں

حدیث:

أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَقَالَ: كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَإِمَّا أَنْ تُقْطَعَ رُءُوسُهَا، أَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ، فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، تو آپ نے فرمایا: اندر آئیے، وہ بولے: میں کیسے اندر آؤں؟ آپ کے گھر میں تو ایسا پردہ لٹکا ہے جس میں تصویریں ہیں، لہٰذا یا تو آپ ان کے سر کاٹ دیجئیے، یا پھر ان کا بچھونا بنا دیجئیے تاکہ وہ روندا جائے۔ کیونکہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہو۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5367)

گھوڑے کی تصویر والا کپڑا ناپسند

حدیث:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاق بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ، وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنِحَةِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهُ، قَالَ: " انْزِعِيهِ ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر چلے گئے، میں نے وہاں ایک باریک رنگین کپڑا لٹکا رکھا تھا جس میں پردار گھوڑے بنے ہوئے تھے، جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ”اسے نکال دو“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5354)

چڑیا کی تصویر دیکھ کر دنیا یاد آتی ہے

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا عَائِشَةُ، حَوِّلِيهِ فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا "، قَالَتْ: وَكَانَ لَنَا قَطِيفَةٌ لَهَا عَلَمٌ، فَكُنَّا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر چڑیا کی شکل بنی ہوئی تھی جب کوئی آنے والا آتا تو وہ ٹھیک سامنے پڑتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عائشہ! اسے بدل دو، اس لیے کہ جب میں اندر آتا

ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے"، ہمارے پاس ایک چادر تھی جس میں نقش و نگار تھے، ہم اسے استعمال کیا کرتے تھے۔ لیکن اسے ہم نے کاٹا نہیں ا۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5355)

قیامت کے روز سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں

حدیث:

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ,وَقَدْ سَتَّرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ , فَنَزَعَهُ وَقَالَ: "أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے، میں نے ایک روشندان میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا، جس میں تصویریں تھیں، چنانچہ آپ نے اسے اتار دیا اور فرمایا: "قیامت کے روز سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں"۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5358)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5359)

جس نے دنیا میں کوئی صورت بنائی قیامت کے روز اسے حکم ہو گا کہ اس میں روح پھونکے

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ,قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ,قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ,فَقَالَ: إِنِّي أُصَوِّرُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ ,فَمَا تَقُولُ فِيهَا؟ فَقَالَ: ادْنُهْ ,ادْنُهْ ,سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ ,وَلَيْسَ بِنَافِخٍ".

نضر بن انس کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس اہل عراق میں سے ایک شخص آیا اور بولا: میں یہ تصویریں بناتا ہوں، آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: قریب آؤ۔ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس نے دنیا میں کوئی صورت بنائی قیامت کے روز اسے حکم ہو گا کہ اس میں روح پھونکے، حالانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا"۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5360)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5361)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5362)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5363)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5364)

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو مخلوق کی تصویر بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں

حدیث:

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: "إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو مخلوق کی تصویر بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:5365)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:5366)

ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر (مجسمہ) ہو یا کتا ہو یا جنبی (ناپاک شخص) ہو

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ، وَلَا جُنُبٌ".

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر (مجسمہ) ہو یا کتا ہو یا جنبی (ناپاک شخص) ہو“ ۲۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4286)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4287)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4288)

رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر کتا یا جنبی ہو۔

سنن ابوداؤد میں تصویر بنانے کے بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں، چند ایک ملاحظہ کیجیے :

حدیث : ”عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔“

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 227 صفحہ نمبر 132}

حدیث : ”عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیتا رہے گا جب تک اس میں جان نہ ڈال دے۔ اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔ جو جھوٹا خواب بیان کرے اس سے جو میں گانٹھ لگانے کیلئے کہا جائے گا۔ جو لوگوں

کی ایسی بات سنے جس کے باعث وہ اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"

{سنن ابو دائود جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1589 صفحہ نمبر 573}

حدیث : "نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ دیکھا لہٰذا اندر داخل نہ ہوئے حالانکہ شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اندر داخل ہوئے اور پہلے ان سے نہ ملے ہوں۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہیں مغموم دیکھا، فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تھے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات کا بڑا رنج ہوا ہے کہ آپ تشریف لائے اور ان کے پاس اندر داخل نہ ہوئے۔ فرمایا میرا دنیا سے کیا واسطہ؟ میرا نقش و نگار سے کیا تعلق؟ انہوں نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی بتایا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیجیے کہ اس کیلئے آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اسے بنی فلاں کیلئے بھیج دو۔"

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 748 صفحہ نمبر 255}

حدیث : "واصل بن عبد الاعلیٰ اسدی، ابن فضیل نے اپنے والد ماجد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ پردہ نقش و نگار والا تھا۔"

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 749 صفحہ نمبر 256}

حدیث : "حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابو زرعہ بن عمرو بن جریر، عبداللہ بن یحییٰ کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔"

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 751 صفحہ نمبر 256}

حدیث : "حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ کہا کہ ہمارے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلیے تاکہ ان سے اس کے متعلق پوچھیں۔ پس ہم جا کر عرض گزار ہوئے کہ اے ام المومنین! حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث اس طرح بیان کی ہے، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس

کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے اور میں واپسی کی منتظر تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر دروازے کی لکڑی سے لٹکا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ کو بزرگی دی۔ آپ نے گھر کی طرف نظر کی اور پردہ دیکھا تو مجھے کوئی جواب نہ دیا، میں نے پر نور چہرے پر ناراضگی دیکھی اور پردے کے پاس آکر اسے اُتار دیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں فرمایا کہ اس کی روزی میں سے پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہنائیں وہ فرماتی ہیں کہ اسے کاٹ کر میں نے دو سرہانے بنا لئے اور ان میں کھجور کے ریشے بھر دیئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے ناراض نہ ہوئے۔"

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 752 صفحہ نمبر 257}

حدیث : "حضرت زید بن خالد نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر بن سعید نے کہا کہ پھر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار پڑ گئے اور ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے دروازے پر پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پروردہ تھے کہ کیا حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصویروں کے متعلق پہلے ہمیں حدیث نہیں بتائی تھی؟ عبید اللہ نے کہا کہ جب انہوں نے وہ کہا تو کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ " کپڑوں کے نقش و نگار کے سوا۔"

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 754 صفحہ نمبر 257}

حدیث : "ابن سباق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک جبرائیل علیہ السلام نے اس رات میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہ کی پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے کتے کا پلا تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے نکال دیا گیا۔ پھر اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ چھڑکا، جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرما دیا، یہاں تک کہ چھوٹے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کا بھی، کہ بڑے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو چھوڑ دیا جائے۔"

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 756 صفحہ نمبر 258}

حدیث : ''مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو مجھ سے کہا میں گزشتہ رات بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، میرے اندر داخل ہونے میں اس کے سوا کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں نقش و نگار والا رنگین کپڑا تھا اور گھر کے اندر کتا تھا۔ لہٰذا حکم فرمایئے کہ گھر کے اندر جو تصویریں ہیں ان کے سر کاٹ دیئے جائیں تاکہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کے متعلق حکم فرمایئے کہ اسے کاٹ کر دو گدے بنالئے جائیں تاکہ وہ (تصویریں) پیروں سے روندی جائیں اور کتے کے نکالنے کا حکم فرمادیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا ہی کیا جب کہ پلا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے بھی نکال دیا گیا۔''

{سنن ابو دائو جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 757 صفحہ نمبر 259}

باب نمبر۔58

ٹڈی دریائی شکار ہے

ٹڈی دریائی شکار ہے۔

فرمایا حجرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو بحالت احرام ٹڈیاں کھا رہے تھے، فرمایا سبحان اللہ تم محرم ہو یہ تو دریائی شکار ہے، ان کو پانی میں ڈال دو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔111، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔302)

حدیث کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ:

ٹڈی کیا ہے؟ سمندر میں مچھلی کی چھینک ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: " اللَّهُمَّ أَهْلِكِ الْجَرَادَ اقْتُلْ كِبَارَهُ وَأَهْلِكْ صِغَارَهُ وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ "، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّهَا نَثْرَةُ حُوتٍ فِي الْبَحْرِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَمُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيرِ، وَأَبُوهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثِقَةٌ وَهُوَ مَدَنِيٌّ.

جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈیوں پر بد دعا کرتے تو کہتے «اللهم أهلك الجراد اقتل كباره وأهلك صغاره وأفسد بيضه واقطع دابره وخذ بأفواههم عن معاشنا وأرزاقنا إنك سميع الدعاء» ”اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کر دے، بڑوں کو مار دے، چھوٹوں کو تباہ کر دے، ان کے انڈوں کو خراب کر دے، ان کا جڑ سے خاتمہ کر دے، اور ہمارے معاش اور رزق تباہ کرنے سے ان کے منہ روک لے، بیشک تو دعا کو سننے والا ہے“، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر کو جڑ سے

ختم کرنے کی بد دعا کیسے کر رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ سمندر میں مچھلی کی چھینک ہے“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1823)

باب نمبر۔59

دس ہزار کا لشکر چار ہزار کے لشکر پر غالب نہیں آسکتا۔

درج ذیل حدیث پر تبصرہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں، صرف ایک دفعہ اس کو پڑھ لیں:

عمرو بن ابی نصر نے کہا کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین سرایا چار سو ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے لیکن دس ہزار افراد کا لشکر چار ہزار افراد کے لشکر پر باوجود ان کی قلت کے غالب نہیں آئے گا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔20)

دس ہزار کا لشکر چار ہزار کے لشکر پر غالب نہیں آسکتا۔

فضیل بن خیثم نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس ہزار کا لشکر، لشکرِ قلیل (چار ہزار) کو شکست نہیں دے سکتا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔21)

باب نمبر۔60

مہنگائی

اللہ تعالیٰ نے (مال تجارت کے) نرخ پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے کہ وہ اذن خدا سے اس کا انتظام وانصرام کرتا ہے۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (مال تجارت کے) نرخ پر ایک فرشتہ کا مقرر کیا ہے کہ وہ اذن خدا سے اس کا انتظام وانصرام کرتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔229)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔229)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔229)

بیوی سے مباشرت ایک کھیل ہے

مومن کا ہر کھیل باطل ہے سوائے (۱) گھوڑے کی تربیت (۲) تیر اندازی (۳) اور اپنی رفیقہ کے ساتھ صحبت کیونکہ یہ تینوں چیزیں حق ہیں۔

علی بن اسماعیل سند مرفوع کے ساتھ کہتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ یا تیر اندازی کرو مگر تمہاری تیر اندازی میرے نزدیک گھوڑ دوڑ سے زیادہ پسندیدہ ہے، اس کے بعد فرمایا: مومن کا ہر کھیل باطل ہے مگر تین چیزوں میں (۱) گھوڑے کی تربیت (۲) تیر اندازی (۳) اور اپنی رفیقہ کے ساتھ صحبت، کیونکہ یہ تینوں چیزیں حق ہیں۔ خبردار آگاہ رہو یقیناً خداوند عالم ایک ہی حصہ سے تین اشخاص کو داخل جنت کر دیتا ہے (۱) ایک لکڑی کا کام کرنے والا (یعنی تیر بنانے والا (۲) راہ خدا میں اسلام کو تقویت دینے والا (۳) جہاد فی سبیل اللہ میں تیر اندازی کرنے والا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔29)

باب نمبر۔62

فضلہ بیچنا جائز ہے

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا فضلہ بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

محمد بن مضارب سے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: فضلہ کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔337)

باب نمبر۔63

مومن

صحابہ کرامؓ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا کون ہو سکتا ہے، تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے کتنی مصیبتوں کا سامنا کیا، اس کے برعکس فروع کافی کا دعویٰ ملاحظہ کیجئے:

دورانِ ذکرِ خدا مومن کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے، وہ ڈوب کر مرتا ہے، مکان گرنے سے مرتا ہے ، درندے کے پھاڑ کھانے سے مرتا ہے، بجلی گرنے سے مرتا ہے مگر ذکر خدا کرنے کی حالت میں کوئی مصیبت اسے نہیں پہنچتی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔178)

مومن سلب عقل کی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر طرح کی موت دیتا ہے لیکن سلب عقل کی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔ ایوب علیہ السلام کے مال، اولاد اور اہل و عیال ہر شے پر شیطان کا تسلط ہوا لیکن ان کی عقل پر تسلط نہ پا سکا کیونکہ وہ اس سے اللہ کی توحید کا یقین رکھتے تھے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔178)

باب نمبر۔64

وضو

وضو میں بسم اللہ پڑھنے سے کل جسم طاہر ہو جائے گا، نہ پڑھنے سے صرف وہی عضو طاہر ہوں گے جن پر پانی ٹھہرے گا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے وضو میں بسم اللہ کہہ لو تو تمہارا کل جسم طاہر ہو جائے گا اور اگر نہ پڑھو گے تو طاہر ہوں گے وہی اعضا جن پر پانی ٹھہرے گا۔(علامہ مجلسی فرماتے ہیں یہاں وضو سے مراد استنجا ہے اور طہارت کل کل جسم سے طہارت کامل)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔44)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں سر اور پیر کا مسح کیا۔

راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو بتایا، ایک قدح میں پانی منگایا اور اس سے ایک چلو لے کر چہرہ کے اوپر ڈالا اور دونوں طرف ہاتھ پھیرا، پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنے ہاتھ پر ڈالا اور سب طرف سے اسے ملا، پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور جس طرح داہنے ہاتھ کو دھویا تھا اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا پھر بقیہ تری سے سر اور پاؤں کا مسح کیا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔56)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔56)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔56)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔56)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔56)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔56)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔56)

اعضائے وضو دو سے زائد بار دھونا گناہ ہے، اس کا وضو ہی نہ ہوگا۔

میں نے صادق آل محمد ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا، فرمایا: علی علیہ السلام ایک ایک بار ہی دھوتے تھے۔ یہ دلیل ہے کہ وضو میں ایک ایک بار ہی دھونا چاہیے۔ جب حضرت رسول خدا ﷺ کو دو امر طاعت خدا کے متعلق پیش آتے تھے تو دونوں میں جو احوط اور بدن کو زیادہ سخت معلوم ہوتا وہ اختیار کرتے تھے، یہی طریقہ ائمہ کا رہا۔ حضرت نے فرمایا وہ دو بار دھوئے جو ایک بار پر قناعت نہ کرے اور جو دو سے زیادہ بار دھوئے اس کا اجر نہ ہوگا۔ دو بار دھونا وضو کی آخری حد ہے، اس سے تجاوز کرنا گناہ ہے، اس کا وضو ہی نہ ہوگا اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لے۔ اگر حضرت دو بار آخری حد نہ بتاتے تو تین کی اجازت ہو سکتی تھی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔61)

ستر سال کے بوڑھے کی نماز قبول نہ ہوئی، وجہ یہ تھی کہ وہ مسح کی بجائے عضو کو دھوتا تھا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے پاس ساٹھ یا ستر سال کی عمر کا ایک ایسا شخص آیا جس کی نماز مقبول نہ تھی، میں نے پوچھا: یہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ خدا نے جس کے مسح کا حکم دیا تھا وہ اسے دھوتا تھا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔67)

مقعد سے کدو دانے نکلیں تو وضو نہیں، اگر پاخانہ سے لتھڑے ہوں تو وضو کا اعادہ کرے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کی مقعد سے کدو دانے نکلیں تو اس پر وضو نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ پاخانہ میں لتھڑے ہوئے ہوں تو وضو کا اعادہ کرے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔74)

بوس و کنار یا عورت کی شرمگاہ کو مسح کرنے یا اس کے پاس لیٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بوس و کنار یا عورت کی شرمگاہ کو مسح کرنے یا اس کے پاس لیٹ رہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔76)

جب آنکھیں سوتی ہوں اور کان نہ سوئیں تو وضو نہیں ٹوٹتا، جب دونوں سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے دو کان ہیں اور دو آنکھیں، جب آنکھیں سوتی ہوں اور کان نہ سوئیں تو وضو نہیں ٹوٹتا لیکن جب دونوں سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔77)

مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا نہ کپڑا یا بدن دھونے کی ضرورت ہے۔

حضرت نے فرمایا مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ کپڑا یا بدن دھونے کی ضرورت ہے، وہ رینٹھ یا تھوک جیسی چیز ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔80)

اگر مذی ران تک بہہ کر آجائے تو بھی نماز قطع نہ کرو، نہ ران دھونے کی ضرورت ہے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر مذی ران تک بہہ کر آجائے تو بھی نماز قطع نہ کرو اور نہ ران دھونے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ مجریٰ منی سے نہیں نکلتی بلکہ بمنزلہ رینٹھ یا بلغم کے ہے۔

(حسب تصریح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں ہے کہ مذی وہ رطوبت ہے جو عورت سے بوس و کنار کے وقت خارج ہوتی ہے اور ودی وہ ہے جو استبرا کے بعد مقام سے نکلے۔ منی وہ رطوبت ہے جو انزال کے بعد نکلے، وہ پتلی اور چپکتی رطوبت ہوتی ہے جو شہوت کے بعد نکلتی ہے۔)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔81)

مذی میں نہ وضو کی ضرورت ہے نہ غسل کی

فرمایا ہم مذی میں نہ وضو کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ غسل کی، ہاں اگر منی ہو تو ضرورت ہو گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔102)

مومن کو کوئی شے نجس نہیں کرتی اس کو اتنا ہی کافی ہے جتنا تیل ملنے کیلئے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے: وضو ایک حد ہے حدودِ خدا سے تاکہ اللہ یہ جان لے کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی اور مومن کو کوئی شے نجس نہیں کرتی، اس کو اتنا ہی کافی ہے جتنا تیل ملنے کیلئے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔51)

جو وضو کے دوران یہ دعائیں پڑھے تو اللہ اس کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تسبیح و تقدیس و تکبیر و تہلیل کرتا ہے اور اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے فرزند محمد بن حنفیہ نے فرمایا: اے محمد پانی لاؤ، وہ لے آئے، آپ نے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا، پھر فرمایا حمد ہے اس خدا کیلئے جس نے پانی کو طاہر بنایا اور نجس نہ قرار دیا۔ پھر فرمایا اللہ محفوظ رکھ میری شرمگاہ کو اور میری ستر پوشی کر اور ان دونوں پر آتش دوزخ کو حرام کر، پھر ناک میں پانی ڈال کر فرمایا یا اللہ میرے اوپر جنت کی خوشبو کو حرام نہ کرنا اور مجھے ان لوگوں میں جو جنت کی خوشبو سونگھنے والے ہوں۔ پھر کلی کی اور فرمایا یا اللہ اپنے ذکر سے میری زبان کو ناطق کر، اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن سے تو راضی ہے، پھر چہرہ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ جس دن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا اور میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا جس دن لوگوں کے چہرے سفید ہوں، پھر داہنا ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ روز قیامت میرا نامہ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں ہو اور خلد میرے بائیں ہاتھ میں، پھر بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آتش دوزخ کے شعلوں سے، پھر سر کا مسح کرتے ہوئے

فرمایا یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی رحمت، عفو و برکت مجھ پر نازل فرما، پھر پیروں کا مسح کرتے ہوئے فرمایا یا اللہ صرط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جبکہ اس روز لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں اور میری سعی کو ایسا قرار دے جس سے تو راضی ہو۔ پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے اور جو میں نے کہا ہے وہ کہے تو خدا اس کے وضو کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تسبیح و تقدیس و تکبیر و تہلیل کرتا ہے اور اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔45، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔123)

باب نمبر۔65

رفع حاجت

دین کے ساتھ کیسی کیسی باتیں منسوب کی گئیں؟ ملاحظہ کیجئے:

دوران رفع حاجت کس طرف رُخ ہو؟

کسی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا پاخانہ کیلئے کیا حکم ہے؟ فرمایا قبلہ کی طرف منہ نہ ہو نہ پشت اور نہ ہوا رخ آگے ہو نہ پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورج اور چاند کا بھی سامنا نہ ہو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔42)

ہوا کے رُخ پر پیشاب کرنا منع ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے پیشاب کرنے کو کسی ایسی جگہ جو ہوا کے رخ پر جو سطح پر یا بلند جگہ پر ہو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔43)

قبلہ رو رفع حاجت کرنا منع ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مل کر جب ابو حنیفہ نکلے تو دروازہ پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو بہت کم سن تھے کھڑے تھے۔ ابو حنیفہ نے کہا: اے لڑکے! تمہارے شہر میں مرد مسافر رفع حاجت کہاں کرے؟ فرمایا مسجدوں کے چبوتروں، نہروں کے کناروں، پھل والے درختوں کے نیچے اور گزرگاہوں پر نہ کرے اور قبلہ رو ہو کر پیشاب یا پاخانہ نہ کرے اور اپنے لباس کو اٹھائے رکھے پھر جہاں موقع ہو رفع حاجت کر لے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔43)

انسان کا پاخانہ شیطان ہے۔

فرمایا صادق آل محمد ﷺ نے جب بیت الخلا میں داخل ہو تو کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور پناہ چاہتا ہوں اس سخت نجاست سے جو شیطان رجیم ہے اور نکلتے وقت کہو: حمد ہے اللہ کیلئے جس نے نجات دی اس خباثت سے اور میری اذیت کو دور کیا اور وضو کرتے وقت کہو: گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک قرار دے اور رب العالمین ہی حمد کا سزاوار ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔44)

باب نمبر۔66

استنجا

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا شقاوت ہے اور بائیں ہاتھ سے کرنا بیماری ہے۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا شقاوت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کرنا بیماری ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔45)

پاخانہ کے بعد دبر کے ظاہری حصہ کو دھوئے، اندر انگلی نہ ڈالے

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ پاخانہ کے بعد دبر کے ظاہری حصہ کو دھوئے، اندر انگلی نہ ڈالے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔45)

جب آدمی پاخانہ کی طہارت پانی سے کرے تو مقعد سے ابتدا کرے اور بعد میں ذکر دھوئے۔

راوی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: جب آدمی پاخانہ کی طہارت پانی سے کرے تو مقعد سے ابتدا کرے یا ذکر سے؟ فرمایا پہلے مقعد کو دھوئے پھر ذکر کو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔45)

پوچھا اگر کوئی پیشاب کے بعد طہارت بھول جائے اور نماز کیلئے وضو، فرمایا عضو تناسل کی طہارت کرے، اعادہ وضو کی ضرورت نہیں۔

علی بن یقطین نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: اگر کوئی پیشاب کے بعد طہارت بھول جائے اور نماز کیلئے وضو، فرمایا عضو تناسل کی طہارت کرے، اعادہ وضو کی ضرورت نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔47)

ذکر پر تھوک مل دو

ایک شخص نے کہا اکثر ہوتا ہے کہ میں پیشاب کر لیتا ہوں اور طہارت کیلئے پانی نہیں لیتا لیکن طہارت نہ ہونا مجھ پر شاق ہوتا ہے فرمایا تم ذکر پر تھوک مل دو اگر بعد میں پانی مل جائے تو سمجھو یہ اس کا بدلہ تھا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔49)

استنجا کیلئے اتنا پانی کافی ہے جو داہنے ہاتھ کے چلو میں آجائے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے تیرے لئے دھونے اور استنجا کیلئے اتنا پانی جو تیرے داہنے ہاتھ کے چُلو میں آجائے یعنی آبِ قلیل۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔52)

پیشاب کو ہاتھ سے صاف کرنا درست ہے

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں صبح ہی بازار کو جاتا ہوں اور مجھے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور میرے پاس پانی نہیں ہوتا میں ہاتھ سے صاف کر کے پھر ہاتھ دیوار یا زمین سے رگڑتا ہوں اور پھر بدن کو رگڑتا ہوں ،فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔104)

باب نمبر۔67

مجامعت کے مسائل

جو عورت کی فرج کے اوپر ہی اوپر مجامعت کرے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو عورت سے فرج کے اوپر ہی اوپر مجامعت کرے اور دونوں کو انزال نہ ہو تو آیا غسل واجب ہے؟ فرمایا جب دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں۔ میں نے کہا دونوں کی شرمگاہیں ملنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جب مرد کے عضو کا اگلا حصہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔90)

جو باکرہ عورت سے اتصال کرے مگر ازالہ بکارت نہ ہو۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو باکرہ لڑکی سے اتصال کرے مگر ازالہ بکارت نہ ہو اور اس لڑکی کو انزال بھی نہ ہو تو لڑکی پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اگر باکرہ نہ ہو اور یہی صورت پیش آئے تو فرمایا دخول حشفہ کے بعد دونوں پر غسل واجب ہو گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔90)

جو عورت کی ران پر مساس کرے۔

میں نے پوچھا جو شخص عورت کی ران پر مساس کرے کیا اس پر غسل واجب ہے؟ فرمایا ہاں اگر انزال ہو جائے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔90)

جو کنیز کی فرج کو مساس کرے (انگلی مارے) اور اسی سے عورت کو انزال ہو جائے۔

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی کنیز کی فرج کو مس کرتا ہے اور بغیر مباشرت عورت کو انزال ہو جاتا ہے تو کیا اس عورت پر غسل واجب ہو گا؟ فرمایا اگر شہوت کے ساتھ انزال ہوا ہے تو غسل واجب ہو گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔90)

جو عورت کی فرج کے اوپر مجامعت کرے اور عورت کو انزال ہو جائے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عورت کی فرج کے اوپر مجامعت کرے اور عورت کو انزال ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہو گا؟ فرمایا ہاں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔90)

جو عورت اپنے شوہر کے پیچھے سے بغلگیر ہو اور اس سے اسے شہوت پیدا ہو کر انزال ہو جائے۔

فرمایا اس عورت کے متعلق جو بغلگیر ہو اپنے شوہر سے پیچھے کی طرف سے اور اس کی پشت سے سینہ ملے اور شہوت پیدا ہو کر انزال ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہو گا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔90)

اگر مرد عورت کی دبر کی طرف سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب نہ ہو گا اور اگر انزال ہو جائے تو مرد پر ہو گا عورت پر نہیں۔

فرمایا اگر مرد عورت کی دبر کی طرف سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب نہ ہو گا اور اگر انزال ہو جائے تو مرد پر ہو گا عورت پر نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔90)

باب نمبر۔68

لباس

کپڑے بحالت جنابت بارش میں تر ہو گئے اور وہ اس حصہ جسم پر لگے جہاں منی لگی تھی، کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا ہاں۔

میں نے کہا کپڑے بحالت جنابت بارش میں تر ہو گئے اور وہ اس حصہ جسم پر لگے جہاں منی لگی تھی، کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا ہاں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطھارت، باب نمبر۔33، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔99)

میں نے پوچھا جس کپڑے میں جنابت ہو اور بارش کے پانی میں تر بتر ہو جاؤں، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

میں نے پوچھا جس کپڑے میں جنابت ہو اور بارش کے پانی میں تر بتر ہو جاؤں، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطھارت، باب نمبر۔33، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔100)

میں نے کہا ایک شخص پیشاب کرے اور درآنحالیکہ وہ جنب ہو اور وہ استنجا کرے تو اس کا کپڑا اتر جسم سے مل جائے، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

میں نے کہا ایک شخص پیشاب کرے اور درآنحالیکہ وہ جنب ہو اور وہ استنجا کرے تو اس کا کپڑا اتر جسم سے مل جائے، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطھارت، باب نمبر۔33، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔100)

اگر کپڑے کو مذی لگی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

فرمایا اگر کپڑے کو مذی لگی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔102)

باب نمبر۔69

شرمگاہ کے مسئلے

عورت کیسے طاہر ہوتی ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس عورت کے متعلق جس کا خون آنا بند ہو گیا ہو لیکن وہ نہ جانے کہ طاہر ہو گئی یا نہیں فرمایا وہ اپنا شکم دیوار سے لگا کر کھڑی ہو اور سفید روئی اپنی فرج میں داخل کرے اور داہنا پاؤں اٹھائے اور پھر روئی نکال کر دیکھے اگر روئی پر گاڑھا خون مکھی کے سر کے برابر ہو تو وہ طاہر نہیں ہوئی اور اگر نہ نکلے تو وہ طاہر ہے غسل کر کے نماز پڑھے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الحیض، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔136)

عورت کیسے طاہر ہوتی ہے

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے جب عورت غسل کرنا چاہے تو پہلے روئی فرج میں داخل کرے، اگر خون دکھائی دے تو غسل نہ کرے ورنہ غسل کرے، اگر بعد میں زردی نظر آئے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الحیض، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔136)

عورت کیسے طاہر ہوتی ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عورت طہر معلوم کرنے کیلئے بایاں پاؤں دیوار سے لگائے اور اپنے داہنے ہاتھ سے فرج میں روئی داخل کرے، اگر مکھی کے سر کے برابر خون ظاہر ہو تو پاک نہیں ہوئی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الحیض، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔136)

دیوار کی جڑ میں کتے کی طرح کھڑی ہو

میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا کہ شہاب کی بیٹی چند روز حائض رہی پھر اس نے غسل کیا تو اس نے دیکھا قطرہ قطرہ۔ فرمایا اس سے کہو کہ وہ دیوار کی جڑ میں کتے کی طرح کھڑی ہو پھر کسی عورت سے کہے کہ دونوں کولہوں کے

درمیان سختی سے ملے تاکہ وہ چیز برآمد ہو جائے جو رحم کے اندر رہ جاتی ہے اور جس کو "اراقہ" کہتے ہیں، وہ سب نکل جاتی ہے ایسی باتوں کا ذکر عورتوں سے نہ کرو اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو، ان کی بیماری نجاست کی ہے، اس عورت نے ایسا ہی کیا اور اس کا خون منقطع ہو گیا اور مرتے دم تک اس نے عود نہ کیا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الحیض، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔137)

یہ خون حیض کا ہے یا زخم کا؟ عورت چت لیٹے اور دونوں پیر اٹھا کر اپنی بیچ کی انگلی داخل کرے، اگر خون داہنی طرف سے نکلتا ہو تو حیض ہے، بائیں طرف سے نکلے تو زخم کا خون ہے۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: ہماری ایک جوان عورت کی فرج میں زخم ہے جس سے خون جاری وہ نہیں جانتی کہ یہ خون حیض ہے یا زخم کا خون ہے، فرمایا اس سے کہو چت لیٹے اور دونوں پیر اٹھا کر اپنی بیچ کی انگلی داخل کرے ، اگر خون داہنی طرف سے نکلتا معلوم ہو تو حیض ہے اور اگر بائیں طرف سے نکلے تو خون زخم ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الحیض، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔156)

باب نمبر۔70

نماز

نماز فریضہ حج سے بہتر ہے۔

فرمایا نماز فریضہ حج سے بہتر ہے اور ایک حج بہتر ہے اس گھر سے جو سونے سے بھرا ہوا ہو اور وہ سب راہ خدا میں دے دیا جائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔3)

وقت کی شناخت کے باوجود اگر ایک وقت میں ادا کرے گا دونوں نمازیں (ظہر و عصر) تو اس کی گردن پکڑی جائے گی۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب سورج ڈھل جائے تو دونوں نمازوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے مگر نماز عصر سے پہلے ظہر کا وقت ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔4(الف)، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔21)

مومن کا اکیلے نماز پڑھنا بھی جماعت سے پڑھنا ہے۔

میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سنا کہ ایک جہنمی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں جنگل میں رہتا ہوں اور میرے ساتھ میری بی بی اور میری اولاد اور میرے غلام رہتے ہیں۔ میں اذان دیتا ہوں اور اقامت کہہ کر ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں، کیا ہم جماعت کا ثواب پاتے ہیں؟ فرمایا: بے شک۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے غلام ہلکی بوندوں میں چل دیتے ہیں میری بی بی اور بچے رہ جاتے ہیں، میں اذان و اقامت کے بعد نماز پڑھتا ہوں تو یہ ہماری جماعت ہو جاتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا لڑکے بھی چل دیتے ہیں اور میں اور میری بی بی رہ جاتے ہیں، میں ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں، کیا جماعت ہو گی؟ فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عورت بھی اپنے کام کاج میں لگ جاتی ہے تو اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتا ہوں؟ فرمایا ہاں مومن اکیلا بھی جماعت ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔165)

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے جب نماز کو کھڑے ہو تو رغبات باطنی و ظاہری سے آزاد ہو کر پوری توجہ سے پڑھو، اس توجہ کے متعلق محاسبہ ہوگا۔ اور نماز میں اپنے ہاتھ سے عبث کام نہ کرو، سر یا داڑھی پر بار بار ہاتھ نہ پھیرو، انگڑائی نہ لو، جماہی نہ لو، داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھو کیونکہ یہ افعال مجوس ہیں۔ ڈھاٹا نہ باندھو، حبس بول نہ کرو اور اونٹ کا سا بیٹھنا بیٹھو (یعنی بیٹھتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر لے جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو سجدہ میں پھیلاؤ نہیں اور نہ انگلیاں چٹخاؤ، یہ سب باتیں نماز میں نقص پیدا کرنے والی ہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔53)

جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہو تو جب امام سورۃ الحمد قرأت کرتا ہے تو کہو الحمد للہ رب العالمین اور آمین نہ کہو کیونکہ یہ اہل سنت کا طریقہ ہے۔

فرمایا جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہو تو جب امام سورۃ الحمد قرأت کرے تو کہو الحمد للہ رب العالمین اور آمین نہ کہو کیونکہ یہ اہل سنت کا طریقہ ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔74)

حضرت نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعن کرتے تھے۔

حضرت نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر نام لے لے کر لعن کرتے تھے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔118)

لالہ زار میں نماز پڑھنا منع ہے۔

حضرت نے فرمایا لالہ زار میں نماز پڑھنا منع ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔192)

دوران نماز سامنے چراغ ہو تو

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے سامنے قبلہ رخ پر چراغ جل رہا ہو، فرمایا یہ اچھا نہیں کہ اس کے سامنے آگ ہو اور ایک روایت میں ہے کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ جس کی نماز پڑھی جاتی ہے وہ اس سے بہت زیادہ قریب ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔193)

فرش پر بنی ہوئی تصویر کی اگر ایک آنکھ ہے تو نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر دونوں آنکھیں ہیں تو نماز نہ پڑھی جائے۔

فرمایا ان تصویروں کے متعلق جو فرش پر بنی ہوں اور تمہاری نظر بحالت نماز ان پر پڑتی ہو تو اگر تصویر کی ایک آنکھ ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر دونوں آنکھیں ہیں تو نماز نہ پڑھی جائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر۔195)

ایک شخص جنگل میں ہو اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا ہو اور پانی موجود نہ ہو تو؟ تیمم کرے اور برہنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔

میں نے کہا ایک شخص جنگل میں ہے اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا ہے اور وہ جنب ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا تیمم کرے، برہنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اشارہ سے ارکان بجالائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔200)

کشتی میں کسی نے کپڑے چھین لئے تو کیا کرے؟ عورت اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔

اگر کشتی سے کوئی اس طرح نکلے کہ اس کے کپڑے چھین لئے گئے ہوں؟ فرمایا اشارہ سے پڑھے، اگر عورت ہے تو اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھے اور اگر مرد ہے تو اپنی شرمگاہ پر بیٹھ کر پڑھے، رکوع اور سجدہ نہ کرے، ان کی نماز سر کے اشارہ سے

ہو گی اور اگر پانی میں ہے یا گہرے دریا میں ہے تو ان پر سجدہ نہیں، صرف اشارہ کافی ہے، اشارہ ہی سے سر اٹھائے اور رکھے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔201)

ریشم پہن کر نماز جائز نہیں۔

میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ خز (دریائی جانور) والا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: کیا خز کی پوستین پر نماز درست ہے؟ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر اس پر نماز پڑھی جائے، اس نے کہا اگر وہ مر گیا ہو اور میں پہچانتا ہوں کہ وہ خرابی ہے، حضرت نے فرمایا: تجھ سے زیادہ میں واقف ہوں۔ اس نے کہا یہ خرابی ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی اس کا جاننے والا نہیں، یہ سن کر حضرت مسکرائے اور فرمایا کیا تم یہ کہتے ہو کہ وہ چوپایہ ہے؟ اور پانی سے نکلا ہے، پانی سے شکار ہوا ہے، جب وہ پانی سے باہر نکلتا ہے تو مر جاتا ہے، اس نے کہا ایسا ہی ہے، خدا کی قسم میں بھی یہی کہتا ہوں، تم کہتے ہو وہ چوپایہ ہے اور مچھلی جیسا نہیں تو پھر بغیر ذبح کے اس کی کھال پر نماز کیسے ہو گی، فرمایا اس کا پانی سے نکلنا ہی اس کا ذبح ہونا ہے، اس نے کہا خدا کی قسم میں بھی یہی کہتا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے اور اس کی موت اس کا پاک ہونا ہے جیسے مچھلی کو حلال کیا ہے، اس کی موت اس کا ذبح ہونا ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔206)

لوہے کی کسی چیز پر نماز جائز نہیں۔

میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو سفر میں ہو اور اس کے موزہ کے اندر چاقو ہو جس کا رکھنا ضروری ہو یا اس کے ازار بند میں بندھا ہو یا کنجی جس کے ضائع ہونے کا خوف ہو یا کمر کے پٹکے میں لوہا ہو، فرمایا وقت ضرورت یا پٹکے میں گھرس لینے میں کوئی حرج نہیں، ایسے ہی جب کنجی کھو جانے کا خوف ہو، اسی طرح لڑائی کے وقت آلات حرب یا تلوار رکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نماز جائز نہیں کی کسی چیز پر کیونکہ وہ نجس اور ممسوخ ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔207)

کالے کپڑوں میں نماز نہ پڑھو، لیکن موزہ، چادر اور عمامہ ہو تو حرج نہیں۔

کالے کپڑوں میں نماز نہ پڑھو لیکن موزہ، چادر، عمامہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر۔209)

سیاہ کھالوں سے بنائے گئے موزے پہن کر نماز مت پڑھو، ان کی دباغت کتے کے فضلے سے ہوتی ہے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا سیاہ کھالوں کے متعلق، جن سے موزے بنائے جاتے ہیں، فرمایا: ان میں نماز نہ پڑھو، ان کی دباغت کتے کے فضلہ سے ہوتی ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔24، صفحہ نمبر۔209)

جس پر غشی طاری ہو کیا وہ اس حالت میں نماز پڑھے؟ فرمایا نہیں (سوال کرنے والے کی عقل کا اندازہ لگائیں)

میں نے پوچھا اس مریض کے متعلق جس پر غشی طاری ہو جاتی ہو کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھے؟ فرمایا: نہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔223)

زوال کے وقت نماز پڑھنا خدا کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ زوال کے وقت نماز پڑھنا خدا کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔83، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔271)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا نمازوں میں کل کتنی رکعات ہیں؟ فرمایا اکیاون۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا نمازوں میں کل کتنی رکعات ہیں؟ فرمایا اکیاون۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔83، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔275)

جو منہ سے نکلا وہی قنوت

میں نے قنوت اور اس کے ذکر کے متعلق پوچھا تو فرمایا جو بحکم خدا تمہاری زبان پر جاری ہو جائے، میں کوئی معین چیز نہیں جانتا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔114)

امام باقر علیہ السلام ہر رات بیس وتر نمازیں پڑھتے تھے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام ہر رات میں بیس وتر نمازیں پڑھتے تھے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔283)

نماز جعفر طیار۔

فرمایا حضرت نے جو کسی کام میں مستعجل ہو وہ نماز جعفر طیار پڑھے، پھر تسبیح پڑھتا ہوا کسی حاجت کیلئے جائے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔303)

نماز جعفر طیار۔

میں نے پوچھا کیا اجر ہے نماز جعفر طیار پڑھنے کا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ وہی اجر اس کو دے گا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اس کا بیان پہلی حدیث میں آچکا) خدا کی قسم وہی اجر دے گا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔304)

باب نمبر۔71

جمعہ

جمعہ کا نام جمعہ اس لئے ہے کہ اس دن اللہ نے اپنی مخلوق کو ولایت محمد ﷺ اور وصی محمد (علیؑ) کیلئے جمع کیا تھا۔

کسی نے پوچھا جمعہ کا نام جمعہ کیوں ہوا؟ فرمایا اس دن اللہ نے جمع کیا تھا اپنی مخلوق کو ولایت محمد ﷺ و وصی محمد کیلئے، اس لئے جمعہ کا نام رکھا گیا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔227)

روز جمعہ مونچھیں اور ناخن کٹوانے سے فقر دور ہوتا ہے اور رزق بڑھتا ہے۔

فرمایا روز جمعہ مونچھیں اور ناخن کٹواؤ اور خطمی سے اپنا سر دھوؤ، یہ باعث ہوگا فقر دور کرنے اور رزق کو بڑھانے کا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔231)

جو نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون نہ پڑھے اس کی نماز نہیں، اعادہ کرے، سفر میں ہو یا حضر میں۔

فرمایا جو کوئی نماز جمعہ بغیر سورۃ جمعہ اور منافقون کے پڑھے تو وہ نماز کا اعادہ کرے، سفر میں ہو یا حضر میں اور ایک روایت میں ہے کہ بحالت سفر اگر دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔70، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔244)

باب نمبر۔72

معراج

حضور ﷺ معراج پر گئے تو فرشتوں نے پوچھا اے محمد! آپ کے بھائی (علیؑ) کیسے ہیں؟ زمین پر جا کر انہیں ہمارا سلام کہنا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا، فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے۔) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی ﷺ کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا، ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی، ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی، باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے، اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں، پھر اور اوپر گئے، اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس، یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انہوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم انہیں جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم کیسے نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علی علیہ السلام کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کیلئے عہد لیا گیا ہے، ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے ہیں، پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور زنجیروں کو۔ پھر مجھے دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔ پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدوں میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے، پھر جبریل علیہ السلام نے دوبار کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ آپ کے ساتھ

کون ہے ؟انہوں نے کہا: یہ محمد ﷺ ہیں، ملائکہ نے پوچھا: یہ مبعوث ہو گئے ؟ کہا: ہاں۔ حضرت نے فرمایا: پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے، مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے ہمارا سلام کہیے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو ؟انہوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے ۔ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی پانچوں نمازوں کے بعد۔ حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ نہ تھا پہلے نوروں سے۔ پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوح قدوس رب الملاکۃ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے نور سے۔ جبریل علیہ السلام نے اشھد ان محمد اًرسول اللہ دو بار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمد ﷺ! اے سب نبیوں سے بہتر اور اے علی علیہ السلام سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا: پھر انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو ؟انہوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن وحسین اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے زیادہ کیے۔ پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا، میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبریل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلوٰۃ دو بار اور حی علی الفلاح دو بار، پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا: آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ میں نے کہا کیا ان کو جانتے ہو ؟انہوں نے کہا: ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں، وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں۔ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے، اس پر لکھے ہیں نام محمد، علی، حسن وحسین کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے نہ ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔ اور یہ ہمارا میثاق ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں، پردے اٹھ گئے ہیں، پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے ؟ میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے ،اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمد! صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہ ﷺ صاد کے قریب آئے اور ایک چشمہ ہے جو عرش

کے داہنی جانب بہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا، اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے، پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو، میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی اے محمد! استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو، اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو، اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جوان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار رہا۔ کیونکہ افتتاح حجب تین بار رہا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار رہا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً۔ پس خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو ازراہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین، پھر خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہٰذا پھر میرا نام لو، اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی: اے محمد! اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، پھر وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی: اے محمد! اپنے رب کو سجدہ کرو، پس رسول سجدہ میں گئے، خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ، حضرت نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو۔ حضرت نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا، جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت وجلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کیلئے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی۔ پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت کھڑے ہوئے، اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا اس لئے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی: پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہل بیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا ۔جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا۔ پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب

ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! سر اٹھاؤ، تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنادیا ۔جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو۔ پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ و باللہ ولا الہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں، پھر وحی کی: اے محمد! اپنے اوپر اور اپنے اہل بیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہل بیت پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیا و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا اے محمد! ان پر سلام کرو، حضرت نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، پھر خدا نے وحی کی سلام و تحیت و رحمت و برکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لئے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اوّل ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔331)

فرشتے حضور ﷺ اور علی علیہ السلام پر ہر نماز کے وقت درود بھیجتے ہیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا، فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے۔) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی ﷺ کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا، ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی، ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی، باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے، اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں، پھر اوراوپر گئے، اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس، یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انہوں نے جوق در جوق

حضرت کو سلام کیا اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب زمین پر جانا تو ہمارا اسلام کہنا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم انہیں جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم کیسے نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علی علیہ السلام کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کیلئے عہد لیا گیا ہے، ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے ہیں، پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور زنجیروں کو۔ پھر مجھے دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔ پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدوں میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے، پھر جبریل علیہ السلام نے دوبار کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، ملائکہ نے پوچھا: یہ مبعوث ہو گئے؟ کہا: ہاں۔ حضرت نے فرمایا: پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے، مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے ہمارا اسلام کہیے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی پانچوں نمازوں کے بعد۔ حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ نہ تھا پہلے نوروں سے۔ پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے نور سے۔ جبریل علیہ السلام نے اشھد ان محمداً رسول اللہ دوبار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے سب نبیوں سے بہتر اور اے علی علیہ السلام سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا: پھر انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن و حسین اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے زیادہ کیے۔ پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا، میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبریل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلوٰۃ دوبار اور حی علی الفلاح دوبار، پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا: آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ میں

نے کہا کیا ان کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں، وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں۔ ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے، اس پر لکھے ہیں نام محمد، علی، حسن و حسین کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے نہ ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔ اور یہ ہمارا میثاق ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں، پردے اٹھ گئے ہیں، پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے؟ میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے، اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمد! صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کر و اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاد کے قریب آئے اور ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب بہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا، اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے، پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو، میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی اے محمد! استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو، اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو، اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جو ان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار ہوا۔ کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار ہوا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً۔ پس خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو از راہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین، پھر خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہذا پھر میرا نام لو، اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی: اے محمد! اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، پھر وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع

کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی: اے محمد! اپنے رب کو سجدہ کرو، پس رسول سجدہ میں گئے، خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ، حضرت نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو۔ حضرت نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا، جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت وجلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کیلئے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی۔ پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت کھڑے ہوئے، اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا اس لئے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی: پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہل بیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا ۔جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا۔ پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! سر اٹھاؤ، تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنا دیا ۔جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو۔ پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ و باللہ ولا الہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں، پھر وحی کی: اے محمد! اپنے اوپر اور اپنے اہل بیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہل بیت پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا اے محمد! ان پر سلام کرو، حضرت نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر خدا نے وحی کی سلام وتحیت ورحمت وبرکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لئے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اوّل ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔331)

دوسرے آسمان کے فرشتوں نے بھی علی علیہ السلام کو سلام بھجوایا، تیسرے آسمان پر بھی علی علیہ السلام کا پوچھا گیا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا، فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے۔) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی ﷺ کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا، ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی، ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی، باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے، اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں، پھر اوراوپر گئے، اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس، یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انہوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم انہیں جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم کیسے نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علی علیہ السلام کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کیلئے عہد لیا گیا ہے، ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے ہیں، پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور زنجیروں کو۔ پھر مجھے دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔ پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدوں میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے، پھر جبریل علیہ السلام نے دوبار کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد ﷺ ہیں، ملائکہ نے پوچھا: یہ مبعوث ہو گئے؟ کہا: ہاں۔ حضرت نے فرمایا: پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے، مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے ہمارا سلام کہیے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی پانچوں نمازوں کے بعد۔ حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ نہ تھا پہلے نوروں سے۔ پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے نور سے۔ جبریل علیہ السلام

نے اشھد ان محمداًرسول اللہ دو بار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہوگئے اور انہوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمد ﷺ! اے سب نبیوں سے بہتر اور اے علی علیہ السلام سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا: پھر انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن و حسین اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے زیادہ کیے۔ پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا، میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبریل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلوٰۃ دو بار اور حی علی الفلاح دو بار، پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا: آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ میں نے کہا کیا ان کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں، وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں۔ ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے، اس پر لکھے ہیں نام محمد، علی، حسن و حسین کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے نہ ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔ اور یہ بار ایثاق ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں، پردے اٹھ گئے ہیں، پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے؟ میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے، اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمد! صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہ ﷺ صاد کے قریب آئے اور ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب بہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا، اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے، پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو، میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی اے محمد! استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو، اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو، اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جو ان کے درمیان

ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار ہوا۔ کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار ہوا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً۔ پس خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو از راہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین، پھر خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہٰذا پھر میرا نام لو، اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی: اے محمد! اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، پھر وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی: اے محمد! اپنے رب کو سجدہ کرو، پس رسول سجدہ میں گئے، خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ، حضرت نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو۔ حضرت نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا، جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت وجلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کیلئے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی۔ پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت کھڑے ہوئے، اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا اس لئے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی: پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہل بیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا۔ پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! سر اٹھاؤ، تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنا دیا۔ جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو۔ پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ وباللہ ولا الہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں، پھر وحی کی: اے محمد! اپنے اوپر اور اپنے اہل بیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہل بیت پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا اے محمد! ان پر سلام کرو، حضرت نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر خدا نے وحی کی سلام وتحیت ورحمت وبرکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف

نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لئے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اوّل ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔331)

ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن، حسین۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا، فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے۔) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی ﷺ کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا، ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی، ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی، باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے، اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں، پھر اوپر گئے، اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس، یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انہوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم انہیں جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم کیسے نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علی علیہ السلام کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کیلئے عہد لیا گیا ہے، ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے ہیں، پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور زنجیروں کو۔ پھر مجھے

دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔ پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدوں میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے، پھر جبریل علیہ السلام نے دوبار کہا اشھد ان لاالہ الااللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد ﷺ ہیں، ملائکہ نے پوچھا: یہ مبعوث ہو گئے؟ کہا: ہاں۔ حضرت نے فرمایا: پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے، مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے ہمارا سلام کہیے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی پانچوں نمازوں کے بعد۔ حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ نہ تھا پہلے نوروں سے۔ پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے نور سے۔ جبریل علیہ السلام نے اشھد ان محمداً رسول اللہ دوبار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمد ﷺ! اے سب نبیوں سے بہتر اور اے علی علیہ السلام سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا: پھر انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن و حسین اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے زیادہ کیے۔ پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا، میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبریل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلوٰۃ دوبار اور حی علی الفلاح دوبار، پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا: آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ میں نے کہا کیا ان کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں، وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں۔ ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے، اس پر لکھے ہیں نام محمد، علی، حسن و حسین کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے نہ ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔ اور یہ بار ایثاق ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں، پردے اٹھ گئے ہیں، پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے؟ میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے

،اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمد! صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہ ﷺ صاد کے قریب آئے اور ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب بہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا، اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے، پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو، میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی اے محمد! استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو، اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو، اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جوان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار ہوا۔ کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار ہوا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً۔ پس خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو از راہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین، پھر خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہذا پھر میرا نام لو، اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی: اے محمد! اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، پھر وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی: اے محمد! اپنے رب کو سجدہ کرو، پس رسول سجدہ میں گئے، خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ، حضرت نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو۔ حضرت نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا، جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت و جلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کیلئے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی۔ پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت کھڑے ہوئے، اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے

پہلے دیکھا تھا اس لئے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی: پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہلبیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا ۔جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا۔ پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! سر اٹھاؤ، تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنادیا ۔جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو۔ پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ و باللہ ولا الہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں، پھر وحی کی: اے محمد! اپنے اوپر اور اپنے اہلبیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہلبیت پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا اے محمد! ان پر سلام کرو، حضرت نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر خدا نے وحی کی سلام و تحیت و رحمت و برکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لئے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اوّل ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔331)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج پر جو وضو کیا اس میں سر اور پیر کا مسح کیا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا، فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے۔) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا، ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی، ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی، باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے، اس محمل

میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں، پھر اور اوپر گئے، اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس، یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انہوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم انہیں جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم کیسے نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علی علیہ السلام کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کیلئے عہد لیا گیا ہے، ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے ہیں، پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور زنجیروں کو۔ پھر مجھے دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔ پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدوں میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے، پھر جبریل علیہ السلام نے دوبار کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد ﷺ ہیں، ملائکہ نے پوچھا: یہ مبعوث ہو گئے؟ کہا: ہاں۔ حضرت نے فرمایا: پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے، مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے ہمارا سلام کہیے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی پانچوں نمازوں کے بعد۔ حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ نہ تھا پہلے نوروں سے۔ پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے نور سے۔ جبریل علیہ السلام نے اشھد ان محمداً رسول اللہ دوبار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمد ﷺ! اے سب نبیوں سے بہتر اور اے علی علیہ السلام سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا: پھر انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن و حسین اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے

مشابہ نہ تھے زیادہ کیے۔ پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا، میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبریل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلوٰۃ دو بار اور حی علی الفلاح دو بار، پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا: آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ میں نے کہا کیا ان کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں، وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں۔ ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے، اس پر لکھے ہیں نام محمد، علی، حسن و حسین کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے نہ ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔ اور یہ بار ایثاق ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں، پردے اٹھ گئے ہیں، پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے؟ میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے ، اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمد! صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاد کے قریب آئے اور ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب بہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا، اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے، پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو، میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی اے محمد! استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو، اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو، اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جو ان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار ہوا۔ کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار ہوا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً۔ پس خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو از راہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین، پھر خدا نے وحی کی : اے محمد! تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہٰذا پھر میرا نام لو، اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی: اے محمد! اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ

الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، پھر وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی: اے محمد! اپنے رب کو سجدہ کرو، پس رسول سجدہ میں گئے، خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ، حضرت نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو۔ حضرت نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا، جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت و جلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کیلئے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی۔ پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت کھڑے ہوئے، اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا اس لئے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی: پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہل بیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا ۔جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا۔ پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! سر اٹھاؤ، تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنا دیا ۔جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو۔ پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ و باللہ ولا الہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں، پھر وحی کی: اے محمد! اپنے اوپر اور اپنے اہل بیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہل بیت پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا اے محمد! ان پر سلام کرو، حضرت نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، پھر خدا نے وحی کی سلام و تحیت ورحمت و برکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لئے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اوّل ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔331)

حضور ﷺ کو حکم ملا کہ اپنے اہل بیت پر درود بھیجیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا، فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے۔) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی ﷺ کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا، ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی، ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی، باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے، اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں، پھر اوپر گئے، اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس، یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انہوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ ! آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم انہیں جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم کیسے نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علی علیہ السلام کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کیلئے عہد لیا گیا ہے، ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے ہیں، پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور زنجیروں کو۔ پھر مجھے دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔ پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدوں میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے، پھر جبریل علیہ السلام نے دوبار کہا اشھد ان لاالہ الااللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد ﷺ ہیں، ملائکہ نے پوچھا: یہ مبعوث ہو گئے؟ کہا: ہاں۔ حضرت نے فرمایا: پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے، مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے ہمارا سلام کہیے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی پانچوں نمازوں کے بعد۔ حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ نہ تھا پہلے نوروں سے۔ پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور سجدہ میں گر

پڑے اور کہا سبوح قدوس رب الملاکتہ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے نور سے۔ جبریل علیہ السلام نے اشھد ان محمداًرسول اللہ دو بار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمد ﷺ! اے سب نبیوں سے بہتر اور اے علی علیہ السلام سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا: پھر انہوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے محمد، علی، حسن و حسین اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے زیادہ کیے۔ پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا، میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبریل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلوٰۃ دو بار اور حی علی الفلاح دو بار، پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا: آپ کے بھائی کیسے ہیں؟ میں نے کہا کیا ان کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں، وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں۔ ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے، اس پر لکھے ہیں نام محمد، علی، حسن و حسین کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے نہ ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔ اور یہ بار ایثاق ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں، پردے اٹھ گئے ہیں، پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے؟ میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے، اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد ﷺ! یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمد! صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہ ﷺ صاد کے قریب آئے اور ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب بہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا، اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے، پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو، میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی اے محمد! استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو، اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب

سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو، اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جوان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار ہوا۔ کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار ہوا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا: الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً۔ پس خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو از راہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین، پھر خدا نے وحی کی: اے محمد! تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہٰذا پھر میرا نام لو، اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی: اے محمد! اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، پھر وحی رک گئی۔ حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی: اے محمد! اپنے رب کو سجدہ کرو، پس رسول سجدہ میں گئے، خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ، حضرت نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو۔ حضرت نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا، جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت و جلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کیلئے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی۔ پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت کھڑے ہوئے، اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا اس لئے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی: پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہل بیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا ۔جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا۔ پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! سر اٹھاؤ، تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنا دیا ۔جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو۔ پھر اللہ نے وحی کی: اے محمد! چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ و باللہ ولا الہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں، پھر وحی کی: اے محمد! اپنے اوپر اور اپنے اہل بیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہل بیت پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیا و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا اے محمد! ان پر سلام کرو، حضرت نے فرمایا: السلام علیکم

ورحمۃاللہ وبرکاتہ، پھر خدانے وحی کی سلام وتحیت ورحمت وبرکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھواللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لئے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اوّل ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا)

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔331)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے واپس آئے تو دس رکعات نماز دو دو کرکے فرض تھی۔ جب حسن و حسین پیدا ہوئے تو سات رکعتیں شکریہ میں اضافہ کیں، اللہ نے اس کی اجازت دی۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی، جب آپ آئے تو دس رکعت نماز دو دو رکعت کرکے فرض تھی۔ جب حسن و حسینؑ پیدا ہوئے تو سات رکعتیں شکریہ میں اضافہ کیں۔ اللہ نے اس کی اجازت دی۔ لیکن نماز صبح کی رکعات میں زیادتی نہ کی ضیق وقت کی وجہ سے کیونکہ دن اور رات کے فرشتے اس وقت آپ کے پاس آتے ہیں۔ جب خدا نے سفر میں نماز میں قصر کا حکم دیا تو آپ کی امت پر سے چھ رکعت کو کم کیا گیا لیکن مغرب کی نماز میں کمی نہ ہوئی۔ سہو کا تدارک ان رکعتوں میں ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ کی ہیں، ان میں نہیں جو پہلی دو رکعتیں ہیں ان میں شک ہوگا تو نماز میں اعادہ کرنا ہوگا۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔99، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔336)

باب نمبر۔73

صدقہ

ناصبی کو صدقہ مت دینا۔

میں نے حضرت سے کہا کیا میں ایسے سائل کو کھانا دوں جس کو مسلمان نہیں جانتا؟ فرمایا ہاں دے دو اس شخص کو جس کے متعلق تم نہیں جانتے کہ وہ حق سے محبت رکھتا ہے یا دشمنی، خدا فرماتا ہے اس سے نرمی سے بات کرو، ہاں ناصبی کو نہ دو اور نہ اس کو جو دعوت باطل دے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔56، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔150)

یہودی، عیسائی، مجوسی اگر باعث ایذا بھی ہوں تو ان کو صدقہ دو۔

میں نے حضرت سے کہا اہل شہر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے لئے باعث ایذا ہیں، ان میں یہودی بھی ہیں نصاریٰ بھی اور مجوسی بھی، کیا انہیں صدقہ دیں؟ فرمایا ہاں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔151)

قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی سید ضرورتمند ہو تو اس کی مدد مت کرو لیکن فروع کافی کی درج ذیل روایات میں سید کی مدد کرنے سے منع کیا جا رہا ہے:

صدقہ بنی ہاشم پر حلال نہیں۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے میں نے پوچھا: کیا صدقہ بنی ہاشم پر حلال ہے؟ فرمایا یہ صدقہ واجبہ جو لوگوں پر ہے ہمارے لئے حلال نہیں، جو اس کے ماسوا ہے اس کے لینے میں مضائقہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔221)

صدقہ بنی عبدالمطلب کیلئے حلال نہیں۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حضرت رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ہمیں مویشیوں کے صدقات وصول کرنے کیلئے عامل بنا دیجئے اور اللہ نے عاملوں کیلئے جو حصہ معین کیا ہے وہ ہم کو بھی دیا کیجئے کیونکہ ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ حضرت نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب ! صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے نہ تمہارے لئے، اللہ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا اللہ نے رسول سے وعدہ کیا ہے تو اے بنی عبدالمطلب کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جب میں باب جنت پر ہوں گا تو تمہارے غیر کو تم پر ترجیح دوں گا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔220)

صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے، اللہ نے میرے اوپر حرام کیا ہے اور غیر پر نہیں، صدقہ بنی عبدالمطلب کیلئے حلال نہیں پھر فرمایا واللہ جب میں کھڑا ہوں گا باب جنت پر اور زنجیر در پکڑے ہوں گا تو تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں تم پر دوسروں کو ترجیح نہ دوں گا، پس جس پر اللہ رسول راضی ہیں تم بھی راضی ہو جاؤ، انہوں نے کہا ہم راضی ہیں۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔221)

باب نمبر۔74

حج

آدم نے حج میں سر کیسے منڈوایا؟ فرمایا جبریل جنت کا ایک یاقوت لائے، اسے آدم کے سر پر پھیرا جس سے ان کے بال منڈ گئے۔

میں نے پوچھا آدم نے حج میں سر کیسے منڈوایا۔ فرمایا جبریل جنت کا ایک یاقوت لائے اسے آدم کے سر پر پھیرا جس سے ان کے بال منڈ گئے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔19)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس حج کئے، سب کے سب چھپ کر۔ آپ لوگوں کے ساتھ پہاڑوں کے تنگ راستوں سے گزرتے تھے، منزلوں پر اترتے تھے اور پیشاب کرتے تھے۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس حج کئے، سب کے سب چھپ کر، آپ لوگوں کے ساتھ پہاڑوں کے تنگ راستوں سے گزرتے تھے، منزلوں پر اترتے تھے اور پیشاب کرتے تھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔93)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس حج کئے تھے۔

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس حج کئے تھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔93)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل اکیس حج کئے۔

میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے علاوہ کوئی اور بھی حج کیا تھا؟ فرمایا بیس حج اور کئے تھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔104)

رسول اللہ ﷺ نے چھپ کر بیس حج کئے۔

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپ کر بیس حج کئے، آپ پتھریلے مقاموں سے گزرتے تھے اور صرف بول کیلئے اترتے تھے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔104)

رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے کئے۔

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے متفرق کئے، ایک ذی قعدہ میں احرام باندھا عسقان سے جو عمرہ حدیبیہ کہلاتا ہے، دوسرے کا احرام باندھا جحفہ سے جو عمرہ قضا تھا اور ایک کا احرام باندھا جعرانہ سے جبکہ آپ طائف سے غزوہ حنین کے بعد لوٹے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔103)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔104)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔104)

غلام آزاد کرنے سے حج کرنا بہتر ہے۔

راوی کہتا ہے میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ ایک شخص کیلئے حج افضل ہے یا غلام آزاد کرنا ،انہوں نے کہا غلام آزاد کرنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹا ہے وہ اور وہ یہ کہہ کر گنہگار ہوا، بے شک حج افضل ہے غلام آزاد کرنے سے غلام آزاد کرنے سے، غلام آزاد کرنے سے، یہاں تک کہ آپ نے دس تک گنا پھر فرمایا وائے ہو اس پر کون سا غلام برابر ہے طواف بیت کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے عرفہ اور حلق راس کے اگر ایسا ہوتا جیسا اس نے کہا اگر لوگ ایسا ہی کریں تو لوگ حج کرنا ہی چھوڑ دیں اس صورت میں امام کو لازم ہے ان سے جبراً حج کرائے، اگر وہ انکار کریں تو کہے کہ یہ گھر تو حج کیلئے ہی بنایا گیا ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔30، صفحہ نمبر۔115)

ستر غلام آزاد کرنے سے حج کرنا بہتر ہے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا حج افضل ہے ستر غلام آزاد کرنے سے، میں نے کہا حج کے بدلہ کی بھی کوئی چیز ہے فرمایا کوئی چیز اس کا عوض نہیں، ایک درہم جو حج میں خرچ کیا جائے وہ لاکھوں ان درہموں سے جو حج کے علاوہ راہ خدا میں خرچ کئے جائیں، پھر فرمایا حج کیلئے چلا تو ستر سے زیادہ کچھ اونٹ ساتھ تھے اور تقریباً دس گھوڑے اور میں نے بہت سے غلام خریدے تھے ایسی حالت میں کہ سرکہ اور زیتون کا تیل مجھے نقصان دیتا تھا میں کھا رہا تھا (تا کہ حج کے خرچ میں کمی نہ ہو) میری تکلیف دیکھ کر حمیدہ نے مرغی پکائی جس سے میری حالت درست ہوئی۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔31، صفحہ نمبر۔116)

جو بغیر کسی عذر کے حج کئے بغیر مر جائے وہ یہودی اور نصرانی کی موت مرے گا۔

فرمایا جو بغیر حج کئے مر جائے اور کوئی ضرورت ایسی نہ ہو جو اسے حج کرنے سے روکے یا ایسی بیماری جس کی وجہ سے حج کی طاقت نہ رکھتا ہو یا کوئی بادشاہ اسے روکنے والا بھی نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔129)

جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حج پر جانے میں ٹال مٹول کرتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔

میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے اور گم کردہ راہ ہے ؟ فرمایا اس سے مراد وہ ہے جو حج میں ٹال مٹول کرتا ہے یہاں تک کہ موت اسے آجاتی ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔129)

جو صحت و مالداری کے باوجود حج نہ کرے، قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

فرمایا جو بغیر حج کئے بحالت صحت ومالداری مر جائے گا تو اس کو روز قیامت طریق سے اندھا اٹھایا جائے گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔130)

حج پر جاتے ہوئے اگر کوئی راستے میں مر جائے تو اس کے ولی کو حج کرنا پڑے گا۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو حج کیلئے نکلے اور راستہ میں مر جائے، فرمایا اگر حرم میں مرا ہے تو اس کا حج ہو گیا اور اگر حرم سے باہر مرا ہے تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے حج کرنا چاہیے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔138)

اگر بندے پر قرضہ ہو اور کچھ روپیہ ہاتھ آئے جو اتنا ہو کہ اگر قرضہ چکائے تو حج کیلئے کچھ نہ بچے تو وہ حج کرے یا قرضہ چکائے؟ فرمایا: حج کرے۔

میں نے کہا اگر میرے اوپر قرضہ ہو اور میرے ہاتھ میں کچھ روپیہ آئے جو اتنا ہو کہ اگر قرضہ چکاؤں تو حج کیلئے کچھ نہ بچے تو میں حج کروں یا قرضداروں کو نمٹاؤں، فرمایا اس سے حج کر اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تیرا قرضہ ادا کرے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔143)

جو مکہ سے اس نیت سے نکلے کہ اگلے سال پھر حج کو آئے گا تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

جو مکہ سے اس نیت سے لوٹے کہ اگلے سال پھر حج کو آئے گا تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔42، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔146)

جو مکہ سے اس ارادہ سے نکلے کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو تو سمجھو اس کی موت قریب ہے اور عذاب نزدیک ہے۔

فرمایا جو مکہ سے اس ارادہ سے نکلے کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو تو سمجھو اس کی موت قریب ہے اور عذاب نزدیک ہے۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔131)

باب نمبر۔75

سب سے بڑی عید

حرمت کے لحاظ سے سب سے بڑی عید 18 ذی الحجہ ہے جس دن رسول خدا ﷺ نے علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔اور فرمایا تھا من کنت مولیٰ فعلی مولیٰ۔رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کو وصیت کی کہ اس دن کو عید قرار دیں، سابقہ انبیا بھی اس دن عید مناتے تھے۔

میں نے پوچھا کیا جمعہ اور عیدین کے سوا مسلمانوں کیلئے کوئی اور بھی عید ہے؟ فرمایا ان سے از روئے حرمت بہت زیادہ بڑی۔میں نے پوچھا وہ کون سی عید ہے؟ فرمایا اس دن جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ بنایا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولیٰ ہیں۔میں نے کہا وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا وہ ۱۸ ذی الحجہ ہے۔میں نے کہا ہم کو اس دن کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا اللہ کا ذکر کرو، روزہ رکھو، محمد وآل محمد کا ذکر کرو۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو وصیت کی تھی کہ اس دن کو عید قرار دیں اور انبیا بھی ایسا ہی کرتے تھے، وہ اپنے اوصیا کو اس دن عید منانے کی وصیت کرتے تھے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔353)

باب نمبر۔76

حضرت علیؑ

حضرت علی علیہ السلام نے مرتدین کو آگ کے دھویں سے قتل کر دیا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب النوادر، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔405)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر اٹھا کر فرمایا حمد ہے اس کی جس نے مجھے نبی اور علیؑ کو امام بنایا۔

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا، جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر اٹھا کر فرمایا حمد ہے اس کی جس نے مجھے نبی اور علی کو امام بنایا، یا اللہ اس کی طرف نیک بندوں کو بھیج اور شریر بندوں سے اسے بچا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر۔331)

باب نمبر۔77

زیارت قبور

زیارت قبر رسول ﷺ ، قبور شہدا اور قبر امام حسینؑ کا ثواب برابر ہے اس حج کے ثواب کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو۔

زیارت قبر رسول ﷺ ، قبور شہدا اور قبر امام حسینؑ کا ثواب برابر ہے اس حج کے ثواب کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔212، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔533)

فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے جو میری قبر کی زیارت کو آئے تو میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔

فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے جو میری قبر کی زیارت کو آئے تو میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔212، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔533)

حضرت امام حسینؑ نے حضرت رسول خدا ﷺ سے پوچھا جو آپ کی زیارت کرے؟ فرمایا اے فرزند! جو زندگی یا مرنے پر میری زیارت کرے یا تمہارے باپ، بھائی اور تمہاری زیارت کرے تو روز قیامت میں اس سے ملوں گا اور گناہوں سے اسے نجات دلاؤں گا۔

حضرت امام حسینؑ نے حضرت رسول خدا ﷺ سے پوچھا جو آپ کی زیارت کرے؟ فرمایا اے فرزند! جو زندگی یا مرنے پر میری زیارت کرے یا تمہارے باپ، بھائی اور تمہاری زیارت کرے تو روز قیامت میں اس سے ملوں گا اور گناہوں سے اسے نجات دلاؤں گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔212، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔534)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے گا تو میری شفاعت اس کیلئے واجب ہو گی اور میری شفاعت پر اس کیلئے جنت واجب ہو گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج کرنے مکہ آئے اور مدینہ آکر میری زیارت نہ کرے تو میں روز قیامت اس سے الگ رہوں گا اور جو میری زیارت کو آئے گا تو میری شفاعت اس کیلئے واجب ہو گی اور میری شفاعت پر اس کیلئے جنت واجب ہو گی اور جو حرمین میں کسی جگہ مکہ یا مدینہ میں مرے گا تو روز قیامت اس سے محاسبہ نہ ہو گا اور جو راہ خدا میں ہجرت کر کے آئے گا وہ اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہو گا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔212، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔534)

باب نمبر۔78

ذخیرہ اندوزی

ذخیرہ اندوزی نہیں ہے سوائے گندم، جو، انگور اور گھی میں۔

غیاث بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی نہیں ہے سوائے گندم، جو، کھجور، انگور اور گھی میں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔231)

باب نمبر۔79

حضرت رقیہؓ بنت رسول ﷺ

فرمایا جب رقیہ بنت رسول کا انتقال ہوا(ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی فاطمہؓ کے علاوہ بھی بیٹیاں تھیں)

فرمایا جب رقیہ بنت رسول ﷺ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: یااللہ! اس کو ہمارے نیک لوگوں سے ملا دے، عثمان بن مظعون اور اس کے اصحاب کے ساتھ اور فاطمہ علیہا السلام رو رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ قبر پر کپڑا ڈالے ہوئے دعا کر رہے تھے: یااللہ! میں اس کی کمزوریوں کا جانتا ہوں اس کو فشار قبر سے پناہ دے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر۔359)

رقیہؓ بنت رسول تھیں۔

کسی نے کہا کیا عورتیں جنازہ کے ساتھ نکل سکتی ہیں؟ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، سیدھے ہوئے اور فرمایا سنو! جب عثمانؓ نے اپنے چچا مغیرہ بن العاص کو جس کا خون رسول اللہ ﷺ نے بدر کر دیا تھا تو اپنے گھر میں پناہ دی تو اپنی بی بی بنت رسول ﷺ سے کہا خبردار اس کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو نہ دینا گویا ان کو رسول اللہ ﷺ پر وحی آنے کا اعتبار نہ تھا، انہوں نے کہا کیا میں رسول ﷺ کے دشمن کو اپنے گھر میں چھپا رکھوں؟ الغرض مغیرہ کو میت کا سا گہوارہ بنا کر چھپا دیا اور اس کے اوپر لحاف ڈال دیا۔ وحی نے رسول ﷺ کو خبر دے دی۔ آپ نے امیر المومنین سے فرمایا: تلوار لے کر جاؤ اور مغیرہ مل جائے تو اسے قتل کر ڈالو، حضرتؑ وہاں گئے اور مغیرہ کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو آکر خبر دی، فرمایا: وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ لحاف کے اندر ایک ڈھانچہ میں ہے۔ جب حضرت علیؑ خانۂ عثمان سے نکل آئے تو عثمانؓ اپنے چچا کا ہاتھ پکڑے رسول خدا ﷺ کے پاس آئے۔ جب حضرت نے اسے دیکھا تو منہ پھیر لیا تو توجہ نہ کی۔ حضرت حیادار اور کریم تھے، خاموش رہے۔ عثمانؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا چچا مغیرہ بن العاص ہے اور اس پر جو اسے پناہ دے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے پلائے اور جو اسے سامان دے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے جوتا دے اور لباس دے یا کوئی ظرف دے، وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر گنتا رہا، عثمانؓ اپنے ساتھ اسے لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرت نے فرمایا تھا۔ پھر چوتھے روز اسے بازار کی طرف نکال دیا ابھی مدینہ

کی حدود سے باہر بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اللہ نے اس کی سواری کو ہلاک کر دیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا اور اس کے پیروں سے خون بہنے لگا، اب اس نے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا اور اس کا سامان اس کیلئے بھاری بوجھ بن گیا اور وہ خوفزدہ ہو گیا۔ اسی حالت میں وہ ایک درخت کے پاس آیا تا کہ وہ اس کے سایہ میں دم لے اور کوئی آجائے تو مدد لے۔ باوجود کمی مسافت وہ کافی تھک گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی آئی اور اس واقعہ کی خبر دی۔ حضرت نے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا تلوار لو اور تم اور عمار وہاں جاؤ، مغیرہ فلاں درخت کے نیچے ہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ حضرت نے اسے قتل کر دیا۔ عثمانؓ نے اپنی بی بی (بنت رسول ﷺ) کو مارا کہ تو نے اپنے باپ کو یہ حال بتایا ہے۔ رقیہؓ نے کسی کو حضرت کے پاس بھیجا اور اس ظلم کی شکایت کی، حضور ﷺ نے کہلا کر بھیجا کہ تم نے اپنی حیا کھو دی، ایک شریف اور دیندار عورت کیلئے کتنی معیوب بات ہے کہ وہ ہر روز اپنے شوہر کی شکایت کرے، اس نے بار بار حضور ﷺ کے پاس آدمی بھیجے اور ان سب باتوں کی اطلاع دی جو شوہر نے کہی تھیں۔ حضرت ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور رقیہؓ کا ہاتھ پکڑ کر لے آؤ اور اگر کوئی مانع آئے تو تلوار سے اس کی خبر لو۔ پھر حضرتؐ بے تابانہ خانۂ عثمانؓ کی طرف چلے اور پھر علی علیہ السلام وہاں پہنچے، رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر رقیہؓ نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور آپ روئے اور رقیہؓ کو اپنے گھر لے آئے۔ جب پیٹھ کھول کر زخم دیکھے تو تین بار فرمایا: مار ڈالا تجھے، اللہ اسے قتل کرے۔ یہ یکشنبہ کا دن تھا اور عثمانؓ اس رات ایک کنیز کے ساتھ شب باش تھے، دوشنبہ اور سہ شنبہ کو یہی حال رہا، چوتھے روز انتقال ہوا۔ جب جنازہ تیار ہوا تو حضور ﷺ نے فاطمہؓ کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ وہ نسا مومنین کے ساتھ چلیں۔ جنازہ کی مشایعت عثمانؓ بھی کر رہے تھے، جب حضرت نے دیکھا تو فرمایا: جو کل رات اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کر چکا ہو اور کنیزوں کے جھرمٹ میں رہا ہو وہ جنازہ کے ساتھ نہ چلے۔ یہ حضور ﷺ نے تین بار فرمایا مگر وہ پلٹے نہیں۔ چوتھی بار فرمایا اگر واپس نہ جائے گا تو میں اس کا نام لے کر کہوں گا، تب عثمانؓ ایک غلام پر تکیہ کئے ہوئے حضور ﷺ کے سامنے آئے اور کہنے لگے میرے پیٹ میں درد ہے اجازت ہو تو واپس جاؤں؟ فرمایا جاؤ جاؤ۔ جب وہ چلے گئے تو جناب فاطمہؑ اور زنان مومنین و مہاجرین نے نماز جنازہ پڑھی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔375)

عثمانؓ نے اپنے چچا مغیرہ بن العاص کو اپنے گھر چھپایا اور اپنی بیوی (بنت رسول ﷺ) کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو مت بتانا۔ حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے علم ہوا چنانچہ علیؓ کو بھیجا کہ اس کو قتل کر دے لیکن علیؓ کو وہ نہ ملا۔ اس کے بعد عثمان اپنے چچا کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یہ میرا چچا مغیرہ بن العاص ہے۔ حضور ﷺ کی ایما پر عثمانؓ نے چچا کی خدمت کی اور چوتھے روز اسے بازار کی طرف نکال دیا، ابھی وہ مدینہ کی حدود سے باہر بھی نہ گیا کہ اس کی سواری ہلاک ہو گئی، جوتا پھٹ گیا، پیروں سے خون بہنے لگا، اسی حالت میں وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ کو وحی ہوئی تو آپ نے علی اور عمار کو بھیج کر اسے قتل کرا دیا۔ عثمانؓ نے اپنی بیوی (بنت رسول ﷺ) کو مارا اس شک پر کہ اس نے حضور ﷺ کو چچا کی خبر دی ہو گی، رقیہؓ نے حضور ﷺ کو شکایت بھیجی، حضور ﷺ نے علیؓ کو تلوار دے کر بھیجا اور فرمایا کہ رقیہؓ کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے آنا اور اگر کوئی روکنے کیلئے مزاحمت کرے تو اسے قتل کر دینا، چوتھے روز رقیہؓ فوت ہو گئیں، حضور ﷺ نے عثمانؓ کو اس کے جنازے سے باہر نکال دیا۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔375)

باب نمبر۔80

غسل

جمعہ کے دن غسل واجب ہے ہر مرد، عورت، غلام وآزاد پر۔

فرمایاامام رضاعلیہ السلام نے غسل روز جمعہ واجب ہے، ہر مرد عورت اور غلام وآزاد پر۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔83)

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔83)

جو جمعہ کے روز غسل کرلیتاہے وہ اگلے جمعہ تک طاہر رہتاہے۔

اصبغ سے مروی ہے امیر المومنین علیہ السلام جب کسی رجزورونیخ کرتے تو فرماتے واللہ تو روز جمعہ کے تارک غسل سے بھی زیادہ عاجز ہے جو غسل کرلیتاہے اگلے جمعہ تک طاہر رہتاہے۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔84)

روز جمعہ غسل کرناضروری ہے خواہ سفر ہو یا حضر۔

فرمایاامام محمد باقرعلیہ السلام نے روز جمعہ غسل کرناضروری ہے خواہ سفر میں ہو یاحضر میں، جو شخص بھول جائے تو وہ اگلے روز کرے۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔85)

اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرلے اور بعد میں پھر کچھ منی ظاہر ہو تو فرمایاوہ دوبارہ غسل کرے اگریہی صورت عورت کو پیش آئے تو فرمایادوبارہ غسل نہیں۔وجہ یہ ہے کہ عورت سے جو خارج ہو گی وہ مرد کی منی ہو گی۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرلے اور بعد میں پھر کچھ منی ظاہر ہو؟ فرمایا دوبارہ غسل کرے۔ میں نے کہا اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے؟ فرمایا اس پر دوبارہ غسل نہیں، میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ فرمایا عورت سے جو خارج ہوگی وہ مرد کی منی ہوگی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔94)

جس نے غسل سے پہلے پیشاب کرلیا ہو وہ بعد غسل رطوبت دیکھے تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے غسل سے پہلے پیشاب کرلیا ہو وہ بعد غسل رطوبت دیکھے تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔95)

جنب آدمی کو تیل مل کر نہانا منع ہے۔

میں نے پوچھا کیا جنب آدمی تیل مل کر نہا لے؟ فرمایا نہیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔97)

احتلام

اگر کوئی خواب میں محتلم ہو جائے اور جاگنے پر تری دیکھے تو یہ کوئی چیز نہیں مگر ایسی حالت میں کہ وہ مریض ہو اس پر غسل واجب ہے۔

فرمایا اگر کوئی خواب میں محتلم ہو جائے اور جاگنے پر تری دیکھے تو یہ کوئی چیز نہیں مگر ایسی حالت میں کہ وہ مریض ہو اس پر غسل واجب ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔93)

جو اپنے کو خواب میں شہوت بھرا دیکھے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی اثر نہ پائے تھوڑی دیر بعد رطوبت نکلے تو فرمایا اگر مریض ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے، مریض نہیں تو غسل نہیں۔

میں نے کہا ایک شخص جو اپنے کو خواب میں شہوت بھرا دیکھتا ہے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی اثر نہیں پاتا تھوڑی دیر بعد رطوبت نکلتی ہے؟ فرمایا اگر مریض ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے اور اگر مریض نہیں تو غسل نہیں۔ میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ فرمایا اگر تندرست ہے تو منی ایک ہی دفعہ قوت کے ساتھ نکلے گی اور اگر مریض ہے تو دیر کے بعد نکلے گی، یہی فرق ہے مریض اور تندرست میں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔93)

خواب میں اگر عورت وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو فرمایا اگر انزال ہو گیا تو غسل ہے ورنہ نہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ ان پر غسل ہے تو لیکن ان سے بیان نہ کرو ورنہ وہ اس سے حمام جانے کا بہانہ بنالیں گی۔

میں نے پوچھا خواب میں عورت اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ فرمایا اگر انزال ہو گیا ہے تو غسل کرے ورنہ نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان پر غسل ہے تو لیکن ان سے بیان نہ کرو ورنہ وہ اس سے حمام جانے کا بہانہ بنا لیں گی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔93)

ایک عورت خواب میں دیکھے کہ مرد اس سے جماع کر رہا ہے اور اسی حالت میں انزال ہو جائے۔

ایک عورت خواب میں دیکھے کہ مرد اس سے جماع کر رہا ہے اور اسی حالت میں انزال ہو جائے؟ فرمایا غسل کرے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطہارت، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔94)

باب نمبر۔82

گدھا

گدھوں کی لید میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کا پیشاب دھو ڈالو۔

فرمایا گدھوں کی لید میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کا پیشاب دھو ڈالو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الطھارت، باب نمبر۔36، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔106)

جنگلی گدھا حلال ہے۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے پوچھا کہ جنگلی گدھے کی پوستین پر نماز ہو سکتی ہے؟ فرمایا اس پر نماز نہ پڑھو جب تک کہ باقاعدہ ذبح نہ ہو، میں نے کہا کیا ذبیحہ کیلئے لوہے سے ذبح کرنا ضروری ہے، فرمایا: ہاں، جبکہ اس کا گوشت حلال ہو۔ میں نے کہا بکری کے علاوہ جس کا گوشت کھایا جاتا ہو، فرمایا ایک سنجاب ایسا جانور ہے کہ باوجود ماکول اللحم نہ ہونے کے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق منع نہیں فرمایا حالانکہ ہر دانت اور پنجہ والے جانور کی کھال پر نماز کو منع فرمایا ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔203)

وحشی گدھا حلال ہے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا: میں تلواروں کی نیام مردار گدھوں کی کھالوں سے بناتا ہوں وہ میرے کپڑوں سے لگ جاتے ہیں، انہی کپڑوں سے نماز پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ نماز کے وقت وہ کپڑے اتار دیا کرو ۔میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو لکھا کہ میں نے آپ کے والد کو ایسا ایسا لکھا تھا، انہوں نے جو جواب دیا اس کی تعمیل میرے لئے دشوار ہوئی لہٰذا میں نے ذبح کئے ہوئے وحشی گدھوں کی کھالوں سے بنانے شروع کر دیئے، حضرت نے لکھا پورا پورا عمل نیک صبر ہے، اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر تم مذبوح وحشیوں کی کھالوں سے بناتے ہو تو حرج نہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔60، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر۔216)

باب نمبر۔83

نماز جنازہ

نماز جنازہ بے وضو پڑھنا بھی درست ہے۔

میں نے حضرت سے پوچھا: کیا نماز جنازہ بے وضو پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں، وہ تکبیر و تسبیح و تحمید و تہلیل ہے، جیسے تم اپنے گھر میں بے وضو پڑھ لیا کرتے ہو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔270)

حائض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے لیکن صف میں کھڑی نہ ہو بلکہ علیحدہ کھڑی ہو۔

حائض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے لیکن صف میں کھڑی نہ ہو بلکہ علیحدہ کھڑی ہو۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔272)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔272)

عبداللہ بن ابی کے جنازہ میں حضور ﷺ کی شرکت، عمرؓ نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ کو اللہ نے اس کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع نہیں کیا؟ حضرت نے فرمایا! وائے ہو تم پر، تم کیا جانو میں نے کیا کہا، میں نے کہا ہے یا اللہ! اس کے شکم کو، اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کو واصل جہنم کر۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو حضرت رسول خدا ﷺ اس کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ عمرؓ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ! کیا آپ کو اللہ نے اس کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع نہیں کیا؟ حضرت نے فرمایا: وائے ہو تم پر، تم کیا جانو میں نے کیا کہا، میں نے کہا ہے یا اللہ اس کے شکم کو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کو واصل جہنم کر۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔56، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔284)

امام حسین علیہ السلام نے ایک جنازے میں شرکت کر کے میت پر لعنتیں بھیجیں۔

فرمایاابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک منافق مر گیا،امام حسین علیہ السلام اس کے جنازے کے ساتھ چلے،آپ نے اس غلام سے پوچھاتو کہاں جارہاہے،اس نے کہامیں اس منافق کے جنازے سے بھاگ رہاہوں تاکہ نماز جنازہ نہ پڑھوں،امام علیہ السلام نے فرمایاتومیری داہنی طرف کھڑاہواور جو میں کہوں کہتاجا۔جب میت کے ولی نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا:اللہ اکبریااللہ اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کرایک ساتھ مختلف طور سے نہیں۔یااللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل کراوراس کوآتش جہنم کے سپرد کراور سخت عذاب کامزاچکھاکیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتاتھااور تیرے دوستوں کادشمن تھااوراہل بیت نبی سے بغض رکھتاتھا۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔56، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔285)

امام محمد باقر علیہ السلام کے والد بھی نماز جنازہ میں میت پر لعنتیں بھیجتے تھے۔

فرمایاابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک منافق مر گیا،امام حسین علیہ السلام اس کے جنازہ کے ساتھ چلے آپ نے اس غلام سے پوچھاتو کہاں جارہاہے؟اس نے کہامیں اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہاہوں تاکہ نماز جنازہ نہ پڑھوں،امام علیہ السلام نے فرمایاتومیری داہنی طرف کھڑاہواور جو میں کہوں کہتاجا،جب میت کے ولی نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا ،اللہ اکبریااللہ !اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کرایک ساتھ،مختلف طور سے نہیں،یااللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اوراپنے شہروں میں ذلیل کراوراس کوآتش جہنم کے سپرد کراور سخت عذاب کامزاچکھاکیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھااور تیرے دوستوں کادشمن تھااوراہل بیت نبی سے بغض رکھتاتھا۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔56، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔286)

حضرت علی علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کرادیتے تھے۔

زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کاایک لڑکاتھاجس کانام عبداللہ قطیم تھا،وہ چلنے پھرنے لگاتھا،میں نے کہا:یہ تمہارے پہلومیں کیاہے؟کیایہ میراغلام ہے؟غلام نے ازروئے مزاح کہا:میں تمہاراغلام نہیں ہوں،لڑکے نے کہا:یہ تیرے لئے بدبختی ہے۔غلام نے غصہ میں نیزہ ماراجس سے لڑکامر گیا،کسی چیز پر رکھ کراسے بقیع میں لائے

۔امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح گھر سے نکلے کہ زرد جبہ پہنے تھے اور زرد ریشمی عمامہ اور چادر تھی، پاپیادہ، مجھ پر سہارا دیتے ہوئے بقیع کی طرف چلے۔لوگ حجرت کے پوتے کی تعزیت کرتے جاتے تھے۔بقیع پہنچ کر آپ نے اس بچہ پر چار تکبیر سے نماز پڑھی پھر دفن کر دیا، میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور فرمایا میں بچوں پر نماز نہیں پڑھا کرتا، حضرت علی علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کرا دیتے تھے۔میں نے کراہتاً اہل مدینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے نماز پڑھی ہے تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ اپنے بچوں پر نماز نہیں پڑھتے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔312)

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔

زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبداللہ قطیم تھا، وہ چلنے پھرنے لگا تھا، میں نے کہا: یہ تمہارے پہلو میں کیا ہے؟ کیا یہ میرا غلام ہے؟ غلام نے از روئے مزاح کہا: میں تمہارا غلام نہیں ہوں، لڑکے نے کہا: یہ تیرے لئے بد بختی ہے۔غلام نے غصہ میں نیزہ مارا جس سے لڑکا مر گیا، کسی چیز پر رکھ کر اسے بقیع میں لائے ۔امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح گھر سے نکلے کہ زرد جبہ پہنے تھے اور زرد ریشمی عمامہ اور چادر تھی، پاپیادہ، مجھ پر سہارا دیتے ہوئے بقیع کی طرف چلے۔لوگ حجرت کے پوتے کی تعزیت کرتے جاتے تھے۔بقیع پہنچ کر آپ نے اس بچہ پر چار تکبیر سے نماز پڑھی پھر دفن کر دیا، میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور فرمایا میں بچوں پر نماز نہیں پڑھا کرتا، حضرت علی علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کرا دیتے تھے۔میں نے کراہتاً اہل مدینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے نماز پڑھی ہے تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ اپنے بچوں پر نماز نہیں پڑھتے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔312)

نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہیں۔

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: پانچ تکبیریں کیوں ہیں؟ فرمایا ہر نماز پنجگانہ کے بدلہ کی ایک تکبیر۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔274)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔274)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔275)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔275)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔313)

چھ سال سے کم عمر بچوں کی موت پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ نے انتقال کیا۔ حضرت کو اس کی موت کی خبر دی گئی، آپ نے حکم دیا غسل و کفن دیا جائے، آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی، میں نے چٹائی کا مصلہ بچھا دیا، آپ اس پر کھڑے ہو گئے، بعد دفن قبر کر پاس آئے، اس کے بعد واپس ہوئے، میں آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، مجھ سے فرمایا: ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی، میرا بچہ تین سال کا تھا لیکن لوگوں نے اپنی طرف سے اس میں تصرف کر لیا، یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے، ہم کو مجبوراً ان کا ساعمل کرنا پڑا۔ میں نے پوچھا کتنی عمر کے بچہ پر نماز پڑھی جائے؟ فرمایا: جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے، میں نے کہا: آپ لڑکوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں پوچھا گیا، اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے ہوں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔313)

حضور ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

فرمایا امام موسیٰ علیہ السلام نے کہ جب ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو تین چیزیں ظاہر ہوئیں۔ ایک یہ ہے کہ وقت انتقال سورج کو گرہن لگا اور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ ایسا فرزند رسول ﷺ کے مرنے کی وجہ سے ہوا ہے یہ سن کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: لوگو! سورج اور چاند خدا کی آیتوں میں سے ہیں یہ دونوں حکم خدا سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع و فرماں ہیں، اگر ان میں سے ایک یا دونوں کو گہن لگے تو نماز پڑھو، پھر منبر سے اتر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی، ختم نماز کے بعد فرمایا: اے علیؑ! اٹھو اور تجہیز و تکفین کا بندوبست کرو۔ حضرت علیؑ نے غسل دیا، حنوط کیا اور کفن پہنایا اور میت کو لے کر نکلے، رسول اللہ ﷺ قبر تک ساتھ رہے، لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ آپ اس کی موت پر رنجیدہ ہیں۔ آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو! جو کچھ تم نے کہا ہے جبریلؑ نے اس کی مجھے خبر دی ہے۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ میں

نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ میں اس غم میں مضطرب ہوں، آگاہ ہو ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے۔ خدائے لطیف و خبیر نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے بدلے مردوں پر پانچ تکبیریں ہیں۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز جنازہ اس پر پڑھوں جو نماز پڑھتا ہو، پھر فرمایا: اے علیؑ! قبر میں اترو اور ابراہیم کو لحد میں رکھو چنانچہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے کہا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں کیا لہٰذا کسی کو اپنے بیٹے کی قبر میں اترنا نہیں چاہیے۔ حضرت نے فرمایا: تمہارے لئے اولاد کی قبروں میں اترنا حرام نہیں مگر مجھے خوف ہے کہ باپ قبر میں کفن ہٹا کر جب اپنے بیٹے کا منہ دیکھے گا تو شیطان اپنے کرتوت دکھا کر کہیں تمہارے دلوں میں ایسی بے قراری پیدا نہ کر دے جس سے تمہارے اعمال حبط نہ ہو جائیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔315)

نماز جنازہ اس کیلئے ہے جو نماز پڑھتا ہو۔

فرمایا امام موسیٰ علیہ السلام نے کہ جب ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو تین چیزیں ظاہر ہوئیں۔ ایک یہ ہے کہ وقت انتقال سورج کو گرہن لگا اور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ ایسا فرزند رسول ﷺ کے مرنے کی وجہ سے ہوا ہے یہ سن کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: لوگو! سورج اور چاند خدا کی آیتوں میں سے ہیں یہ دونوں حکم خدا سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع و فرماں ہیں، اگر ان میں سے ایک یا دونوں کو گہن لگے تو نماز پڑھو، پھر منبر سے اتر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی، ختم نماز کے بعد فرمایا: اے علیؑ! اٹھو اور تجہیز و تکفین کا بندوبست کرو۔ حضرت علیؑ نے غسل دیا، حنوط کیا اور کفن پہنایا اور میت کو لے کر نکلے، رسول اللہ ﷺ قبر تک ساتھ رہے، لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ آپ اس کی موت پر رنجیدہ ہیں۔ آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو! جو کچھ تم نے کہا ہے جبریلؑ نے اس کی مجھے خبر دی ہے۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ میں اس غم میں مضطرب ہوں، آگاہ ہو ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے۔ خدائے لطیف و خبیر نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے بدلے مردوں پر پانچ تکبیریں ہیں۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز جنازہ اس پر پڑھوں جو نماز پڑھتا ہو، پھر فرمایا: اے علیؑ! قبر میں اترو اور ابراہیم کو لحد میں رکھو چنانچہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے کہا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں کیا لہٰذا کسی کو اپنے بیٹے کی قبر میں اترنا نہیں چاہیے۔ حضرت نے فرمایا: تمہارے لئے اولاد کی قبروں میں اترنا حرام نہیں مگر مجھے خوف ہے کہ باپ قبر میں کفن ہٹا کر

جب اپنے بیٹے کا منہ دیکھے گا تو شیطان اپنے کرتوت دکھا کر کہیں تمہارے دلوں میں ایسی بے قراری پیدا نہ کردے جس سے تمہارے اعمال حبط نہ ہو جائیں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔315)

رجم کئے ہوئے مرد و عورت کو غسل دیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی۔

فرمایا حضرت نے: رجم کیا ہوا مرد ہو یا عورت، ان دونوں کو غسل دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا۔ رجم سے پہلے ان کو کفن پہنایا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی اور قصں کئے ہوئے کی بھی یہی صورت ہے، غسل دیا جائے، حنوط کیا جائے اور کفن پہنایا جائے اور نماز پڑھی جائے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔76، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔323)

باب نمبر۔84

قبر

بیٹا باپ کی قبر میں اترے لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔

فرمایا حضرت نے بیٹا باپ کی قبر میں اترے لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔291)

بیٹے کی قبر میں اترنا مکروہ ہے۔

فرمایا مرد کیلئے مکروہ ہے کہ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔291)

بیٹا باپ کی قبر میں نہ اترے۔

میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا جب ان کے فرزند اسماعیل کا انتقال ہوا، آپ قبر میں اترے پھر (قبر سے نکل کر) قبلہ رخ ہو کر اپنے کو زمین پر گرا دیا پھر فرمایا: رسول خدا ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا اپنے فرزند اسماعیل کی وفات پر اور فرمایا بیٹا باپ کی قبر میں نہ اترے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔292)

میت کے باپ اور رشتہ داروں کو میت کی قبر پر مٹی ڈالنا منع ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا لڑکا مر گیا، دفن کے بعد وہ مٹی ڈالنے لگا، حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: تم مٹی نہ ڈالو اور نہ وہ لوگ جو قریبی رشتہ دار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے باپ اور رشتہ داروں کو مٹی ڈالنے سے۔ راوی نے کہا: یابن رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے اسی میت پر مٹی ڈالنے سے روکا ہے؟ فرمایا میں تو رشتہ داروں کی قبر پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں اس لئے کہ اس سے دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے اور جس کے دل میں سختی پیدا ہو جائے وہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔301)

قبر پر پانی چھڑکنے کا فائدہ، جب تک مٹی میں تری رہتی ہے صاحب قبر سے عذاب دور رہتا ہے۔

میں نے حضرت سے قبر پر پانی چھڑکنے کے متعلق پوچھا، فرمایا جب تک مٹی میں تری رہتی ہے صاحب قبر سے عذاب دور رہتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔303)

دفن کے بعد قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ پڑھو۔۔۔یہ سن کر منکر نکیر کہتا ہے چھوڑ واسے حجت کی تلقین ہو گئی۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اپنی میت کو قبر میں منکر نکیر کے آنے تک تنہا نہ چھوڑو، میں نے کہا پھر کیا کیا جائے؟ فرمایا ایک بہتر آدمی کو جب اور سب چلے جائیں قبر کے پاس چھوڑا جائے، وہ اپنا منہ قبر کے سرہانے رکھ کر بلند آواز سے کہے: اے فلاں بن فلاں، اے فلانہ بنت فلانہ هل انت علی العهد الذی فارقتنا علیه من شهادة ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله سید النبیین وان علیا امیر المومنین وسید الوصیین وان ما جا به محمد ﷺ حق وان الموت حق وان البعث حق وان الله یبعث من فی القبور۔

یہ سن کر منکر نکیر کہتا ہے چھوڑ واسے حجت کی تلقین ہو گئی۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔304)

قبر میں دو فرشتے اور ایک شیطان آتا ہے۔

دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں، ایک داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے دوسرا بائیں پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں، اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے بارے میں جو ہدایت کیلئے آیا تھا وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے، اگر مومن ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھ سے محمد ﷺ کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے

سوئے۔اور نو ہاتھ قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنے جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو قول ثابت پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں اور اگر کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس کو جانتا ہے جو تیری ہدایت کیلئے آیا تھا، وہ کہتا ہے، نہیں، پس اس کو اور شیطان کو خلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔354)

قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دفن ہونے کے بعد دو فرشتے منکر و نکیر میت کے پاس آتے ہیں، ان کی آواز میں رعد کی سی کڑک اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک ہوتی ہے، وہ اپنے دانتوں سے زمین پر خط دیتے جاتے ہیں اور اپنے بالوں پر چلتے ہیں ، وہ میت سے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، اگر مومن ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے، پھر وہ کہتے ہیں وہ کون ہے جو تیرے پاس ہدایت کو آیا، وہ کہتا ہے کیا تم رسول کے متعلق پوچھتے ہو؟ وہ کہیں گے کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟، وہ کہتے ہیں اچھا تو اب تو چین کی نیند سو اور اس کی قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ اس میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔352)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔353)

قبر نو ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے۔

دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں، ایک داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے دوسرا بائیں پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں، اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے بارے میں جو ہدایت کیلئے آیا تھا وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے، اگر مومن ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھ سے محمد ﷺ کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے سوئے۔اور نو ہاتھ قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنے جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو قول ثابت پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں اور اگر کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس کو جانتا ہے جو تیری ہدایت کیلئے آیا تھا، وہ کہتا ہے، نہیں، پس اس کو اور شیطان کو خلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔354)

مومن کی قبر حد نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کوئی قبر کی جگہ ایسی نہیں جو ہر روز تین مرتبہ یہ نہ کہتی ہو: میں مٹی کا گھر ہوں، میں مصیبتوں کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا جب بندہ مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے خوش آمدید ،واللہ میں خوش ہوتی تھی جب تو میری پشت پر چلتا تھا اور کیا ذکر ہے اس خوشی کا جب تو میرے اندر داخل ہوا، تو بہت جلد دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں، پھر حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے، وہ اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔359)

باب نمبر۔85

دفن

جو بجلی سے جل کر مرے یا ڈوب کر مرے اسے تین دن بعد دفن کیا جائے گا۔

حضرت نے فرمایا جو کوئی بجلی سے جل کر مرا ہو یا ڈوب گیا ہو، اگر اس کا جسم تغیر پذیر نہ ہو تو تین دن انتظار کے بعد دفن کریں۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔72، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔316)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔72، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔317)

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔72، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔316)

برق زدہ کو دو روز روکا جائے گا پھر غسل و کفن دیا جائے۔

فرمایا غریق کو روکا جائے جب تک اس کے جسم میں تغیر ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ مر گیا، پھر غسل و کفن دیا جائے اور برق زدہ کیلئے فرمایا دو روز روکا جائے پھر غسل و کفن دیا جائے۔

(فروع کافی، جلد اوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔72، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔317)

باب نمبر۔86

سجدہ

سجدہ کرنا منع ہے روئی پر، روئی کے کپڑے پر، اون پر، بالوں اور پروں پر۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا میں رال پر سجدہ کروں؟ فرمایا نہ روئی پر، نہ روئی کے کپڑے پر، نہ اون پر، نہ حیوان کے کسی حصہ پر، نہ کھانے کی چیز پر، نہ پھلوں پر اور نہ بالوں اور پروں پر۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔101)

بالوں پر سجدہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

فرمایا حضرت نے: اگر جائے نماز بالوں یا اون کی بنی ہوئی ہو تو اس پر کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ سجدہ زمین پر ہو اور مصلیٰ نباتات کا ہو تو اس پر کھڑے بھی ہو سکتے ہیں اور سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔101)

دوران سجدہ الٹ بازیاں

جب زین العابدین علیہ السلام سجدہ میں جا کر تکبیر کہتے تو ایسی محویت ہوتی کہ الٹ جاتے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔108)

باب نمبر۔87

نماز چاشت

رسول اللہ ﷺ نے صرف فتح مکہ کے موقع پر نماز چاشت پڑھی۔

راوی کہتا ہے یوم فتح مکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک سیاہ رنگ کا خیمہ نصب کیا، اس پر ایسے پیالہ سے پانی چھڑکا گیا جس پر خمیر کا اثر تھا، پس حضرت نے روبقبلہ ہو کر وقت چاشت آٹھ رکعت نماز پڑھی، نہ اس سے پہلے پڑھی نہ بعد میں۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔281)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز چاشت بدعت ہے۔

فرمایا دونوں حضرات نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز چاشت بدعت ہے۔

(فروع کافی، جلد دوم، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔283)

باب نمبر۔88

سکینہ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا سکینہ ایک خوشبودار ہوا ہے جو جنت سے نکلتی ہے، اس کی صورت آدمی کے چہرے جیسی ہوتی ہے۔

حسن بن جہم سے امام رضا علیہ السلام نے کہا تمہارے نزدیک سکینہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا آپ بتائیے وہ کیا ہے فرمایا وہ ایک خوشبودار ہوا ہے جو جنت سے نکلتی ہے اس کی صورت آدمی کے چہرے جیسی ہوتی ہے کعبہ کی تعمیر کے وقت وہی ابراہیم پر نازل ہوئی اور بتایا کہ ایسا ایسا کرو چنانچہ اس طرح خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔36)

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔36)

اسماعیلؑ کا ذبیحہ اور مینڈھا

ابراہیم نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ذبح کرنے کی غرض سے ان کے حلق پر چھری رکھی تو جبریل نے چھری کو پلٹا دیا۔ ابراہیم نے اسے سیدھا کیا تو جبریل نے پھر پلٹا دیا، ایسا بار بار ہوا۔ اسماعیل ابراہیم کے نیچے سے نکل گئے اور جبریل نے جلد ایک مینڈھے کو اٹھا کر ابراہیم کے نیچے رکھ دیا۔

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ حضرت ابراہیم نے جمرۂ وسطیٰ کے قریب بیٹے کو لٹایا اور چھری کو ان کی حلق پر رکھا پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا پھر اسمٰعیل پر جھکے، جبریل نے چھری کو پلٹا دیا حلق پر سے، حضرت ابراہیم نے دیکھا تو اسے الٹا ہوا پایا، آپ نے پھر سیدھا کیا جبریل نے پھر پلٹ دیا چند بار ایسا ہی ہوا پھر مسجد خیف کے بائیں طرف سے آواز آئی اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اسمٰعیل حضرت ابراہیم کے نیچے سے نکل گئے اور جبریل نے جلد ایک مینڈھے کو اٹھا کر ابراہیم کے نیچے رکھ دیا وہ شیخ خبیث وہاں سے ہاجرہ کے پاس پہنچا ان کا گھر وسط وادی میں تھا اس نے ان سے کہا میں نے منیٰ میں ایک بزرگ کو دیکھا، پھر حضرت ابراہیم کا حلیہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے شوہر ہیں اس نے کہا میں نے ایک لڑکے کو دیکھا اور اسمٰعیل کا حلیہ بیان کیا انہوں نے کہا یہ میرا لڑکا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ اس لڑکے کو زمین پر لٹایا اور ذبح کرنے کو چھری ہاتھ میں لی، ہاجرہ نے کہا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابراہیم تو بڑے رحم دل آدمی ہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر دیں، شیطان نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے اور اس گھر کے مالک کی قسم کھائی کہ میں نے ان کو اسی طرح دیکھا ہے، انہوں نے کہا ایسا کیوں کر رہے ہیں، اس نے کہا انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے خدا نے ان کو ایسا حکم دیا ہے انہوں نے کہا اگر خدا کا حکم ہے تو ان کو بجا لانا چاہیے، جب وہ عبادت سے فارغ ہوئیں تو ان کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور سوچیں کہ ممکن ہے ان کے فرزند پر کوئی مصیبت آئی ہو، میں جلدی سے دیکھوں تو، وہ وادی میں آئیں سر کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتی جاتی تھیں یا اللہ امام اسمٰعیل سے اگر کوئی عمل ہوا ہے تو اس کا مواخذہ نہ کر، جب چل رہی تھیں تو ان کو خبر ملی، جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئیں اور گردن پر چھری کا نشان دیکھا تو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ بیمار پڑ گئیں اور اسی مرض میں انتقال کر گئیں اور فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ

حضرت ابراہیم نے ذبح کا ارادہ کیا ان مقامات پر جہاں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں جمرۂ وسطیٰ کے پاس اور یہ مقام نسلاً بعد نسل ان کے شجر اگانے کی جگہ قرار پایا آخر میں اس سے ارتحال کرنے والے علی بن الحسین تھے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے درمیان کسی بات پر نزع ہونے سے آپ نے بجائے وہاں کے عرین میں خیمہ لگایا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔39)

حضرت ابراہیم کیلئے مینڈھا آسمان سے جبل ایمن پر اترا تھا جہاں مسجد منیٰ ہے۔

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہاں ذبح کرنا چاہا تھا فرمایا جمرۂ وسطیٰ پر میں نے اس مینڈھے کے متعلق پوچھا کہ اس کا رنگ کیا تھا اور کہاں اترا تھا فرمایا اس میں سیاہی سے زیادہ سفیدی تھی اور سینگ والا تھا آسمان سے جبل ایمن پر جہاں مسجد منیٰ ہے اترا تھا اور وہ سایہ میں چلتا اور سایہ میں کھاتا تھا اور سایہ ہی میں دیکھتا ،مینگنیاں کرتا اور پیشاب کرتا تھا۔

(فروع کافی، جلد چہارم، کتاب الحج، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔41)

باب نمبر۔90

گندم،آٹااور روٹی کی خرید کا مسئلہ

گندم خریدنے سے فقر دور ہوتا ہے،آٹا خریدنے سے فلاکت وافلاس پیدا ہوتے ہیں اور روٹی خرید ناتباہی و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔

عباد بن حبیب کہتا ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: گندم خریدنے سے فقر دور ہوتا ہے،آٹا خریدنے سے فلاکت وافلاس پیدا ہوتے ہیں اور روٹی خرید ناتباہی اور بربادی کا باعث ہوتا ہے تو میں نے عرض کیا : خداوند عالم آپ کو سلامت رکھے اگر کوئی گندم خریدنے پر قادر نہ ہو؟ فرمایا (تباہی) اس کیلئے ہے جو گندم خریدنے پر قادر ہو اور نہ خریدے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔234)

جب تمہارے پاس ایک درہم ہو تو اس سے گندم خریدلو، اس لئے کہ تباہی آٹا خریدنے میں ہے۔

فرمایا حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے محمد بن فضیل سے: جب تمہارے پاس ایک درہم ہو تو اس سے گندم خریدلو اس لئے کہ تباہی آٹا خریدنے میں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔234)

آٹا خریدنے میں ذلت ہے، گندم خریدنے میں عزت ہے اور روٹی خریدنے میں فقرو افلاس ہے، پس ہم اللہ سے فقر سے پناہ مانگتے ہیں۔

ابی الصباح کنانی کہتا ہے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالصباح! آٹا خریدنے میں ذلت ہے ،گندم خریدنے میں عزت ہے اور روٹی خریدنے میں فقر وافلاس ہے پس ہم اللہ تعالیٰ سے فقر سے پناہ مانگتے ہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔66، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔234)

باب نمبر۔91

دھوبی کی چوری کا مسئلہ

دھوبی چوری کا ذمہ دار نہیں

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے دھوبی کے بارے میں پوچھا کہ میں نے اسے دھونے کیلئے کپڑے دیئے، اس نے گمان کیا کہ میرے کپڑے اس کے سامان کے درمیان سے چوری ہو گئے، فرمایا: اگر دھوبی دلیل سے ثابت کرے کہ کپڑے سامان کے درمیان سے چوری ہو گئے تو دھوبی ذمہ دار نہیں ہے اور اگر اس کا سارا سامان چوری ہو گیا ہو تب بھی دھوبی ذمہ دار نہیں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔113، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔365)

اگر دھوبی وقت مقررہ پر کپڑے نہ دے اور کپڑے ضائع ہو جائیں تو دھوبی کپڑے کا ذمہ دار ہے (کہ ان کا بدلہ دے)۔

کاہلی نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے دھوبی کے بارے میں پوچھا کہ لوگ اسے کپڑے دیتے ہیں اس شرط پر کہ فلاں وقت انہیں کپڑے دے دیئے جائیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر دھوبی وقت مقررہ پر کپڑے نہ دے اور کپڑے ضائع ہو جائیں تو دھوبی کپڑے کا ذمہ دار ہے (کہ ان کا بدلہ دے)۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔113، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔365)

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔113، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔365)

باب نمبر۔92

دو دینار کی کہانی

اہل صفہ میں ایک مومن بنام سعد غربت اور شدید تنگی میں رہتا تھا۔ حضور ﷺ کو اس کی حالت پر بڑا دکھ تھا۔ اللہ نے بذریعہ جبریلؑ دو دینار حضور ﷺ کو بھیجے کہ یہ سعد کو دے دیں تاکہ وہ اس سے تجارت کر کے اپنی غربت دور کر لے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے وہ دو دینار سعد کو دے کر تجارت کی ہدایت کر دی۔ سعد نے کاروبار کیا جس میں خوب منافع ہوا لیکن اس کا ایک تاریک پہلو یہ تھا کہ سعد اپنے کاروبار کی وجہ سے نماز میں حاضر نہ ہوتا تھا لہٰذا حضور ﷺ دوبارہ غمزدہ ہو گئے، اتنے میں جبریلؑ حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا سعد کی دنیا نے اس کی آخرت کنارے لگا دی ہے لہٰذا اسے پہلی حالت میں واپس آجانا چاہیے۔ جبریلؑ نے کہا کہ اس سے وہ دو دینار واپس لے لیں، حضور ﷺ نے سعد سے دو دینار واپس لئے جس سے سعد کا کاروبار تباہ ہو گیا اور وہ دوبارہ غریب ہو گیا۔

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل صفہ میں ایک مومن غربت اور شدید تنگی میں رہتا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر نماز کے وقت موجود رہتا تھا اور اس سے کبھی کچھ نہیں چھوٹا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر ترس کھایا کرتے تھے اور اس کی غربت اور حاجت کو دیکھ کر کہتے تھے: اے سعد! اگر میرے پاس کوئی چیز آئی تو تجھے مالدار کر دوں گا۔ لیکن یہ معاملہ موخر ہوتا رہا اور رسول اللہ ﷺ کا غم سعد کے بارے میں شدید ہوتا گیا۔ اللہ سبحانہ نے جب سعد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے اس غم واندوہ کو دیکھا تو جبریل علیہ السلام کو دو درہم دے کر نازل کیا۔ انہوں نے عرض کیا: اے محمد ﷺ! اللہ کو اس غم کا علم ہے جو سعد کے بارے میں آپ کو ہے۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ وہ مالدار ہو جائے؟ فرمایا ہاں۔ کہا یہ دو درہم اسے دے دیجئے اور اسے حکم دیجئے کہ اس سے تجارت کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ درہم لئے اور ظہر کی نماز کیلئے باہر نکلے۔ سعد رسول اللہ ﷺ کے حجرات کے دروازہ پر کھڑا آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اے سعد! کیا تم تجارت کرنا پسند کرتے ہو؟ سعد نے آپ سے عرض کیا: قسم بخدا! اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں تجارت کرتا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے دو درہم دیئے اور فرمایا: ان سے تجارت کرو اور اللہ کی طرف سے جو رزق ملے اسے مصرف میں لاؤ۔ پس سعد نے انہیں لیا اور نبی ﷺ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھ لیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا اٹھو اور روزی کیلئے کوشش کرو۔ میں تمہاری حالت پر بہت مغموم رہا

ہوں۔ پس سعد نے کام شروع کیا۔ وہ کوئی چیز ایک درہم میں خرید تا تھا تو اسے دو درہم میں فروخت کر دیتا تھا اور کوئی چیز دو درہم میں خرید تا تھا اور اسے چار درہم میں بیچ دیتا تھا اس طرح دنیا اس کی طرف متوجہ ہو گئی اس کا مال و متاع کثیر ہو گیا اور تجارت بہت بڑھ گئی۔ اس نے مسجد کے دروازے پر ایک جگہ لے لی اور اس پر بیٹھ گیا اور اپنی تجارت میں مصروف ہو گیا۔ جس وقت بلالؓ اقامت کہتے تو رسول اللہ ﷺ برآمد ہوتے تھے اور اس وقت سعد دنیا کمانے میں مشغول رہتا تھا، نہ وضو کرتا اور نہ نماز کیلئے آتا جس طرح کہ وہ پہلے آتا تھا جب وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوا تھا۔ پس نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تیری دنیا کی مشغولیت نے تجھے نماز سے روک دیا ہے۔ اس نے کہا میں کیا کروں کہ میرا مال ضائع نہ ہو؟ یہ شخص ہے جس سے میں نے خریدا ہے یہ چاہتا ہے کہ اس کی ادائیگی کر دوں اور یہ شخص ہے جس نے مجھ سے خریدا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ مجھے ادائیگی کر دے۔ پس رسول اللہ ﷺ سعد کے بارے میں ایک مرتبہ پھر غم میں مبتلا ہوئے اور یہ غم اس غم سے شدید تھا جب سعد کسمپرسی میں گزر بسر کر رہا تھا پس جبریل نازل ہوئے اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ سعد کے بارے میں آپ کے غم کو دیکھ رہا ہے تو آپ اس کی کون سی حالت کو پسند کرتے ہیں؟ سابقہ حالت یا موجودہ حالت؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ پہلی ہی حالت۔ کیونکہ اس کی دنیا نے اس کی آخرت کو کنارے لگا دیا ہے۔ پس جبریل نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: بے شک دنیا اور اموال کی محبت فتنہ ہیں اور آخرت سے روک دیتی ہے۔ آپ سعد سے کہیں کہ وہ دو دینار آپ کو واپس کر دے جو آپ نے اسے دیئے تھے تو یہ کام اس کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے اور سعد سے فرمایا: کیا تم مجھے وہ دو درہم واپس کر دو گے جو میں نے تمہیں دیئے تھے؟ سعد نے کہا: جی ہاں (بلکہ) دو سو درہم۔ آپ نے اس سے فرمایا: میں تم سے ان دو درہموں کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتا۔ چنانچہ سعد نے دو درہم واپس کر دیئے اس کے بعد سعد کی دنیا پر ادبار آ گیا یہاں تک کہ وہ سب کچھ اس کے پاس سے چلا گیا جو اس نے جمع کیا تھا اور اسی حالت پر لوٹ گیا جس پر وہ پہلے تھا۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔159، حدیث نمبر۔38، صفحہ نمبر۔494)

باب نمبر۔93

ماتم

روناپیٹنا، منہ پر طمانچے مارنا، سینہ کوٹنا، سر کے بال نوچنااور نوحہ کرناہے۔یہ صورت ترک صبر کی ہے

فرمایاحضرت نے جب میں نے پوچھاجزع کیاہے؟اشد جزع روناپیٹنا، منہ پر طمانچے مارنا، سینہ کوٹنا، سر کے بال نوچنااور نوحہ کرناہے۔یہ صورت ترک صبر کی ہے اور صحیح طریقہ کو چھوڑناہے اور جس نے صبر کیااور انااللہ وناالیہ راجعون کہا اور اللہ کی حمد کی تو وہ اللہ کی مشیت پر راضی ہوااور اپنااجر اللہ پر رکھااور جس نے ایسانہ کیاتواللہ کاحکم توبغیر جاری ہوئے رہ نہیں سکتا،اس کااجر حبط ہو جائے گا۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔80،حدیث نمبر۔1،صفحہ نمبر۔332)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایاہے کہ مصیبت کے وقت مسلمان کاران پر ہاتھ مارنااس کے اجر کو کھودیتاہے۔

فرمایاحضرت نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاہے کہ مصیبت کے وقت مسلمان کاران پر ہاتھ مارنااس کے اجر کو کھو دیتاہے۔

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔80،حدیث نمبر۔3،صفحہ نمبر۔333)

(فروع کافی، جلداوّل، کتاب الجنائز، باب نمبر۔80،حدیث نمبر۔8،صفحہ نمبر۔334)

مقام حدیث

مقام حدیث: یہ روایت تم نے کس سے نقل کی تو میں نے کہا حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے نقل کی ہے تو حوشب نے کہا: گمراہ ہوا قسم بخدا جو غیر خدا کی راہ پر چلتا ہو۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ مجھ سے شہر بن حوشب نے بیان کیا اس نے کہا مجھ سے حجاج بن یوسف نے کہا کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میدان جنگ میں نکلنے کے بارے میں پوچھا گیا تو میں نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سو تیرہ مسلمانوں کی فوج کے ساتھ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں چھ سو کے لشکر کی معیت میں شریک ہوئے اور غزوہ خندق میں نو سو کے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے میدان میں تشریف لائے، پھر مجھ سے پوچھا: یہ روایت تم نے کس سے نقل کی تو میں نے کہا: حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام سے نقل کی ہے۔ تو حوشب نے کہا: گمراہ ہوا قسم بخدا جو غیر خدا کی راہ پر چلتا ہو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔21)

باب نمبر۔95

باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے کھا سکتا ہے لیکن ماں کو اس کی اجازت نہیں۔

محمد بن مسلم نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے بیٹے کا مال ہے اور باپ کو مال کی ضرورت پیش آگئی فرمایا: باپ بیٹے کے مال سے کھا سکتا ہے لیکن ماں بیٹے کے مال سے نہ کھائے مگر یہ کہ قرض لے لے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔181)

باب نمبر۔96

متفرق

تم چیزوں کو خریدنے کیلئے بازاروں اور منڈیوں میں گشت نہ کیا کرو اور نہ چھوٹی چھوٹی معمولی چیزوں کی خاطر خود بازاروں میں جایا کرو اس لئے کہ اچھے بزرگ، خاندانی، دیندار مسلم شخص کیلئے اشیا کی خریداری کیلئے جانا سوائے ان چیزوں کے مناسب نہیں (۱) زمین و جائداد (۲) غلام و کنیز (۳) اور اونٹ کی خریداری۔

ارقط نے کہا کہ حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم چیزوں کو خریدنے کیلئے بازاروں اور منڈیوں میں گشت نہ کیا کرو اور نہ چھوٹی چھوٹی معمولی چیزوں کی خاطر خود بازاروں میں جایا کرو اس لئے کہ اچھے بزرگ، خاندانی، دیندار مسلم شخص کیلئے اشیا کی خریداری کیلئے جانا سوائے ان چیزوں کے مناسب نہیں (۱) زمین و جائداد (۲) غلام و کنیز (۳) اور اونٹ کی خریداری۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔103)

حیوان کے شکم سے درہم یا دینار ملیں تو

عبداللہ بن جعفر کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں اس بارے میں خط لکھا کہ ایک شخص نے قربانی کیلئے گائے یا دوسرا حیوان خریدا۔ جب حیوان کو ذبح کیا تو اس کے شکم سے ایک تھیلی ملی جس میں درہم یا دینار تھے یا قیمتی موتی ملے تو پیٹ سے ملنے والی چیزیں کس کی ہوں گی؟ فرمایا بیچنے والے کا پتا لگاؤ اور اگر اسے نہ پاؤ تو یہ شے تمہاری ہو گی، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خوشگوار قرار دے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔189)

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور کافر حربی کے درمیان سود نہیں کہ ان سے ایک درہم کے بدلے ایک ہزار درہم لے لیں اوران سے لے لیں (مگر) ان کو دیں نہیں۔

انہی اسناد کے ساتھ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور کافر حربی کے درمیان سود نہیں کہ ان سے ایک درہم کے بدلے ایک ہزار درہم لے لیں اوران سے لے لیں (مگر) ان کو دیں نہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔52، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔202)

کُرد جنوں کی ایک قوم ہے۔

ابو ربیع شامی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں کردوں کی قوم ہے اور وہ ہمیشہ کاروبار کرنے کیلئے آتے ہیں تو ہم ان سے گھل مل جائیں اوران کے ساتھ لین دین کریں؟ آنجنابؑ نے فرمایا: اے ابی الربیع! ان کے ساتھ مت گھلو ملو کیونکہ کردی جنوں کی ایک قوم ہے، پروردگار عالم نے ان کا پردہ اٹھالیا ہے پس ان کے ساتھ مت گھلو ملو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔220)

برفانی علاقے میں تجارت مت کرو اس لئے کہ وہاں برف کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

حسین بن ابی علاء نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: ہم ان پہاڑوں میں تجارت کرتے ہیں اور بعض اوقات ایسے مقامات پر پہنچتے ہیں جہاں برف کے علاوہ کسی اور چیز پر نماز نہیں پڑھ سکتے، آنجناب نے فرمایا تم اس کی طرح کیوں نہیں ہوتے جو کم (منافع) پر راضی رہتا ہے اور ایسی تجارت کی طلب میں نہیں رہتا جو برف کے علاوہ سے کہیں نماز نہ پڑھا سکے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔390)

اونٹ میں نحوست ہے۔

سکونی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے اچھی کمائی کون سی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: زراعت جسے تم کاشت کرتے ہو اس کی اصلاح کرتے ہو اور فصل کی کٹائی کے وقت اس کا حق ادا کرتے ہو۔ دریافت کیا گیا کہ زراعت کے بعد کون سی کمائی بہتر ہے؟ فرمایا اس شخص کی کمائی جو بھیڑ بکریوں کے ساتھ چراگاہ اور پانی کے قریب گزارہ کرتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو۔ سوال کیا گیا بھیڑ بکریوں کے بعد کون سی کمائی بہتر ہے؟ فرمایا: گائے کہ خیر کے ساتھ صبح جاتی ہے اور خیر کے ساتھ شام کو لوٹتی ہے۔ سوال کیا گیا کہ گائے کے بعد کون سی کمائی بہتر ہے؟ فرمایا کھجور جو کم پانی میں بھی پھل دیتی ہے اور بارش نہ ہونے کے باوجود خوراک فراہم کرتی ہے۔ کھجور کتنی اچھی چیز ہے کہ جو اسے بیچے تو اس کی قیمت اس راکھ کی مانند ہے جو کسی بلندی کے اوپر ہو اس پر آندھی والے دن تیز ہوا چلے مگر یہ کہ اس نے اپنی جگہ بدل دی ہو۔ کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کھجور کے بعد کون سی کمائی اچھی ہے؟ آنحضرت ﷺ خاموش رہے تب ایک شخص کھڑا ہوا اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: اونٹ کیا ہوئے؟ فرمایا ان میں شقاوت ہے، جفا ہے، ذلت ہے اور وطن سے دوری ہے۔ صبح پیٹھ پھرائے رہتا ہے اور شام کو بھی پیٹھ پھرائے رہتا ہے اس سے خیر نہیں حاصل ہوتی سوائے نحوست کے لیکن شقی افراد اس کے ذریعے کاروبار کرنے سے باز نہیں آتے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔397)

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کھجور کا درخت کاٹنا مکروہ ہے۔

عمار بن موسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کھجور کے درخت کا کاٹنا مکروہ ہے۔ پوچھنے والے نے عام درخت کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: پھر بیری کا درخت تو ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ اس بیری کا درخت کاٹنے کی کراہت مخصوص ہے جو کہ صحرا میں موجود ہو اس لئے کہ دشت و صحرا میں بیر کے درخت کا پایا جانا شاذ و نادر ہوتا ہے لیکن یہاں (باغ) میں اس کا کاٹنا مکروہ نہیں۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔126، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔402)

حضور ﷺ نے فرمایا: مصر سے روزی کماؤ لیکن وہاں قیام نہ کرو۔

علی بن اسباط نے اس شخص س روایت کی جس نے روایت کی حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ میں نے مصر کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: وہاں سے روزی کماؤ لیکن وہاں قیام نہ کرو۔ پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: (یہ) دیار اموات ہے کہ عمروں کو کم کرنے کا سبب بنتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔159، حدیث نمبر۔58، صفحہ نمبر۔498)

مجوسی اہل کتاب ہیں، ان کی کتاب بارہ ہزار اوراق پر بیل کی جلد پر لکھی ہوئی تھی۔

حضرت سے مجوس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان کا کوئی نبی تھا؟ فرمایا کیا حضرت کے اس خط کی تمہیں خبر نہیں جو آپ نے اہل مکہ کو لکھا تھا کہ تم اسلام قبول کرو ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا، انہوں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو لکھا کہ آپ ہم سے جزیہ لے لیں اور ہم کو بتوں کی عبادت کیلئے چھوڑ دیں۔ حضرت نے لکھا میں جزیہ صرف اہل کتاب سے لیتا ہوں۔ انہوں نے حضرت کو جھٹلانے کیلئے لکھا: آپ لکھتے ہیں کہ آپ صرف اہل کتاب سے جزیہ لیتے ہیں حالانکہ آپ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ حضرت نے لکھا کہ مجوسیوں کا نبی تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا اور اس کی کتاب کو جلا دیا، ان کے نبی نے ان کو جو کتاب دی تھی وہ بارہ ہزار اوراق پر بیل کی جلد پر لکھی ہوئی تھی۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔127)

اللہ نے موسیٰ کو وحی کی کہ سامری کو قتل مت کرو کیونکہ وہ سخی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ سامری کو قتل مت کرو، وہ سخی ہے۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الزکوۃ، باب نمبر۔81، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔194)

صدقہ فطر اس بچے کا بھی ہے جو ماں کے پیٹ میں ہو۔

فرمایا جاؤ اور اپنے عیال کا فطرہ دو اور اس بچہ کا جو ماں کے پیٹ میں ہے اور سب کا اور دونوں میں سے کسی کو نہ چھوڑو اور اگر ان کو چھوڑ دیا تو موت کا خوف اس کیلئے باقی رہا۔

(فروع کافی، جلد سوئم، کتاب الصوم، باب نمبر۔75، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر۔393)

اگر تمہارا خچر یا گھوڑا دشمن کی زمین میں یا (جہاد) فی سبیل اللہ کے دوران اَڑ جائے تو اس کو ذبح کر دو

سکونی کی روایت میں حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا خچر یا گھوڑا دشمن کی زمین میں یا (جہاد) فی سبیل اللہ کے دوران اڑ جائے تو اس کو ذبح کر دو اور اس کی کونچیں نہ کاٹو۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب الجہاد، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔28)

خداوند عالم بیکار اور زیادہ سونے والے شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔

بشیر دھان نے کہا: میں نے حضرت ابی الحسن موسیٰ (امام محمد کاظم) علیہ السلام سے یہ ارشاد سنا کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم بے کار اور زیادہ سونے والے شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔93)

خداوند عالم زیادہ سونے والے اور بہت بیکار رہنے والے سے بغض رکھتا ہے۔

ابی بصیر نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم زیادہ سونے والے اور بہت بے کار رہنے والے سے بغض رکھتا ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔93)